RARE BOOK ۲۳۶۸

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنہ کہ یہ قصہ عاقل و نظر بند جسکے ایک زمانہ دراز سے لوگ مشتاق تھے لہذا اس
عاجزہ نے خریداران و تاجران کتب کی خواہش بموجب زر کثیر و مبلغ خطیر خرچ کرکے
مذکورہ کتاب کو حلیۂ طبع سے آراستہ کیا۔

قصہ عاقل و نظر بند

باہتمام مریم بی صاحبہ زوجہ محمد اکبر صاحب مرحوم مالک مطبع منوری
محلہ جام بازار اندرون کماندروازہ در سنہ ۱۳۲۵ھ مطبوع گردید

در مطبع منوری مدراس مطبوع گردید

محرر حافظ محمد عبد القادر

CHECKED

Checked
19

CHECKED 1995

۸۲۶۲
۳۶۸
۲۵۱ ح
۵۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع مین کیا ہون بنام کریم
کہ ہیگا وہ بیشک علی العظیم
وہ واحد ہے یکتا وہ خلاق ہے
وہ معبود برحق وہ رزاق ہے
رسانندۂ روزی بندگان
کشایندۂ کاروا ماندگان
وہ ہیگا کریم اور وہ ہے رحیم
وہ ہیگا قدیم اور ہے حکیم
وہ ہی بادشاہِ زمین و زمان
وہ سب اپنے بندون پہ ہی مہربان
وہی ہے علی کل شئ قدیر
نہین کوئی اوس سا وہ ہی بے نظ
وہ ستار ہیگا وہ غفار ہے
وہ قدوس و مومن وہ جبار
وہی ہیگا قادر وہی بے نیاز
وہ سب اپنے بندونکا ہی کارسا
زوال اُسکو نہین ہے وہ ایسا ہے شاہ
بہانہ طلب ہے عفو گنا
عجب ہیگا وہ اکرم الاکرمین
عجب ہیگا وہ ارحم الراحمین

عجب مالک الملک ہے لاشریک
کہین بھی نہین ہیگا اسکا شریک
وہ اللہ ہیگا رحیم و حلیم
وہ بھیجا نبیون کو ز لطف عمیم

در نعت حضرت محمد مصطفے سلطان انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نبیون مین ہے خاتم محمد نبی
دیا اپنے حق نعت اوسکو سبھی
وہ ہے نعمت حق جہان پر تمام
دیا اوسکتین رب نے عالی مقام
یقین وہ عرب ہے بلا عین کا
بلاشک وہ جد ہیگا حسنین کا
وہ احمد بلا میم کا ہے یقین
ہے سب مرسلین جسکی خدمت کرین
وہ سالار ہے انبیا کا تمام
علیہ الصلوۃ و علیہ السلام
کیا ہیگا حق شاہ کونین اوسے
کہ ہے رتبہ قاب و قوسین اوسے
عجب اسکو پیدا کیا ہے کریم
وہیگا مجسم ز خلق عظیم
محمد بعز و بقدر و بجاہ
برون از تصور چو ذات اله
ہزارون درود و ہزاران سلام
ز ما بر محمد علیہ السلام
کہ بر آل پاکش ہزار آفرین
کہ ہم طیبین از وہم طاہرین
کہان لگ ثنا اوسکی مین کرسکون
یہی شکر حق ہے جو امت مین ہون

در مدح حضرت سید اوصیا امیر المومنین صلوۃ اللہ علیہ و اولادہ وسلم

محمد کے بعد از علی کی ثنا
سزاوار نہین پھر کسیکی ثنا
علی ہیگا بیشک وصی رسول
کہ داماد ہے اور اخی رسول

بحق جانشین رسول خدا
دیا رب نے اسکو تو یہہ مرتبا

امیر عرب جفت پاک بتول
کہ از تیغ او کفر را شد نزول

کہ نفس نبی خواند او را خدا
کہ وہ افضل است از ہمہ انبیا

نبی کے سوا افضل انبیا
وصی نبی اکمل انبیا

محمد نبی کو علی سا وصی
نہ ایسا نبی کہین نہ ایسا وصی

نماز اوسکے تا کہین نہووے قضا
دیا رب نے خورشید کتین پھرا

نفاق علی میکند دل سیاہ
بود منکرش کافر ژاژ خواہ

محبت علی کی خوش آئین ہے
عدوے علی خاین دین ہے

مجھے کب زبان ہے جو بولون ثنا
مین اوسکا غلام ہون وہ ہے بادشاہ

در مدح حضرت سیدة النساء حضرت فاطمة الزہرا صلوٰة اللہ علیہ

کہون بعد اوسکے ثنائے بتول
کہ بیشک ہے وہ نور چشم رسول

اوسے بضعتہ نبی کا ہے خطاب
خدا دوست اوسکا ہے نبی اوسکا باپ

اوسے زوج ہے شاہ مردان علی
پسر اوسکے حسنین حقکے ولی

یہان فاطمہ جس ستی شاد ہے
سدا او تو جگ مین وہ آباد ہے

سنو فاطمہ جس سے بیزار ہے
جہنم اوسیکو سزاوار ہے

خدا و نبی اوسپہ ہے در غضب
یقین ہیگا سو وہ کافر بے ادب

بود بس یقین موذئے فاطمہ
سزاوار آن دوزخ حاطمہ

مجھے اوسکے تعریف کو نہین زبان
خدا و نبیؐ اوسکے ہے مدح خوان

در مدح یازدہ پیشوایان دین متین یعنے حضرت آئمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام

کہون اب ثنائے دہ و یک امام
جنہون سے ہوا دین کیتین انتظام
ہمہ چون محمدؐ ہمہ چون علےؑ
ہمہ وارث علم دین نبیؐ
جہان قائم ہے انکے ہی ذات سے
قضا و قدر انکے ہی بات سے
نبیؐ کے وصی ہین یہہ گیارا امام
انہون پر درود و انہون پر سلام
کہ من نام ایشان بیان میکنم
چو بر ہر دو عالم عیان میکنم
حسنؑ ابن حیدر حسینؑ سے علےؑ
یہہ دو نو ہین بیشک امام ولی
کہ ہے بعد سجادؑ ابن حسینؑ
ہی باقرؑ ہے سجاد کا نور عین
پچھے اوسکے صادق علیہ السلام
ہے کاظمؑ شہنشاہ عالیمقام
علے ابن موسیٰ رضا بعد ازین
تقی و نقی ہین شہنشاہ دین
حسن عسکری ہے نقی کا خلف
ہی ہے مہدی دین شہ باشرف
جہان مین سلامت ہے میرا امام
نبیؐ و علیؑ کا وہ قائم مقام

در بیان دعائے خروج حضرت صاحب الزمان صلوٰت اللہ الملک المنان

امام زمان حجت کردگار
فروزندہ گوہر ہشت و چار

کہ وہ حال غیب مین ہے شاہدین خدا اسکو بھیجیگا وقت معین
جہان کے طرح اب ہوی ہی خراب اے میرے شہنشاہ آ تو شتاب
جہان مین بہت شور و غل ہے مچا محبون پہ تیرے بہت ہے جفا
تو اپنے قدم سے جہان پاک کر میرے تئین تیرے پاؤنکی خاک کر
مجھے اپنے ہمراہ رکھ اے امام تو میرا ہے مولا مین تیرا غلام
یھہ خادم کو تیری ہے اب آرزو میری آرزو بر لے آ جلد تو

در صفت ازواج مطہرات و صحابہ خاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

نبیؐ کے سب ازواج و اصحاب پر ہزاران سلام ہو یجو احباب پر
نبیؐ پر کیے جب کہ یہہ جان فدا رضی اللہ عنہم کہا ہے خدا

در مناجات پروردگار گوید

مین بندہ گنہگار ہون اے کریم مجھے بخش دے اے غفور الرحیم
مین عاجز ہون مضطر ہون حیران ہون گناہون سے اپنے پریشان ہون
الٰہی منم بندۂ عاصیت ہمہ عمر من گشت در معصیت
الٰہی توئی خالق کارساز بکن عفو اے قادر بے نیاز
الٰہی کرم کر میرے حال پر اس ایام گردش کے جنجال پر
الٰہی بحق محمدؐ رسول بحق علیؓ و بحق بتولؓ

الٰہی بحق حسینؑ و حسنؑ بہ سجاد و باقر شہ مومن
بصادق بکاظم رضا و تقی بحق نقی و شہ عسکری
بحق محمد امام زمان کہ نامش بود مہدی اوراعیان
الٰہی بحق ہمہ انبیا بحق ہمہ اوصیا اولیا
میرے فکر و آزار کو اے کریم دفع کر میرے سے امی میرے حکیم
میرے دلکی خطرات کو رفع کر میرے دشمنون کو توسب دفع کر
میرے دین و دنیا کے مطلب تمام تو برلا بحق نبیؐ و امام
الٰہی دعا کو میرے کر قبول بحق رسولؐ و بہ آل رسولؐ

در تعریف بادشاہ اسلام و امرائے زمان خلد اللہ ملکہم

اور اسلام کے اب جو ہین بادشاہ سلامت رکھے وہ جہانین سدا
خدا دین احمد کو غالب رکھے سبھی خلق کو اوسکا طالب رکھے
جو اسلام کے ہین امیر زمان خدا اونکو جیتے رکھے درجہان
خدایا سدا اونکو تو شاد رکھہ دونو جگ مین تو اونکو آباد رکھہ
رہے تیز شمشیر اون کی مدام جو کفار پر تا بروز قیام
پھر آل نبیؐ کے جو ہین دوستدار رہین شاد و خرم میرے کردگار
جہان مین جو ہے مسلم و مومنین سدا شاد رکھہ ارحم الراحمین
میرے ماکتین شاد رکھہ اے خدا سدا اوسکو آباد رکھہ اے خدا

تو کر خضر سے عمر اوسکو عطا
بحق محمد رسول خدا
میرے اقربا و نپہ نت کر کرم
کبھی اونکیتین کو نہ تبلا تو غم
میرے دوستون کو تو آباد رکھہ
عدو کو سب اونکے تو برباد رکھہ
جہانمین جو ہے شیعہ و سنی و مومنین
کرم سے تو رکھہ شاد اونکے تئین
انہون کے طرف سے مجہی رکھہ تو شاد
میرے دو جہان کے تو برلا مراد

در تضمین ابیات باذل علیہ السلام

یہ نسخہ مین باذل کے ابیات ہین
کیا درج اوسکو خوشی سات مین
وہ بیتان ہی درجلہ جلدری
ہوے جس سے باذل کتین برتری
ہے باذل تو مداح شاہ نجف
جو پائے دونو جہانمین شرف

در سبب تالیف این نسخہ گوید

تفکر میرے دلپہ تہے ایک روز
مین یہ نقل یک سے سنے دلفروز
میرے دلمین ایا کہ اسکو تمام
جو ابیات ہندیمین دیون نظام
زن و مرد اس سے ہوین بہرور
اسے پڑہینگے خوش ہون مجہسے مگر
اسی واسطے مین بنایا اسے
سبہی خلق پر اب سنایا اسے
یہہ قصہ سے باقی ہے میرا نام
بحق محمد علیہ السلام
ذرا شعر مین میرے تین راہ نین
کہ اس بات سی سارے آگاہ ہین
غرض نام اسکا ہے اسرار عشق
شروع اب ہوا یہان سے تومار عشق

آغاز داستان قصہ شاہ روم یعنی فیروزشاہ کا

خوشی سے پلا مجھکو ساقی شراب
کہ تا مین کہون ایک کہانی شتاب
خوشی سے پلا تو مئے پر خمار
کرون مین رقم ایک قصہ نگار
کہ تہا روم کے ملک مین ایک شاہ
بہت خوبی و خلق کا بادشاہ
تہے کل بادشاہ اسکے زیر خراج
سہاتا اوسے روم کا تخت و تاج
شجیع اور عادل تھا مرد و سخی
بہی صائم نمازی بڑا متقی
اوسے خلق کہتی تہی فیروزشاہ
بہت عدل و انصاف کا بادشاہ
رعیت سپاہ اور پیر و جوان
سبہی اوس سے خرسند تہے خرد و کلان
پر ایک بات سے شاہ دلشاد تھا
مگر ایک غم تھا سو اولاد کا
اسی فکر سے غم مین تھا بادشاہ
کہ مجھہ بعد وارث نہین کوئی مرا
اسیطرح کئے روز گذرے مگر
یہی فکر مین تھا وہ شام و سحر
سو ایک دن شہنشاہ بہت غم ستی
بصد آہ و زاری مناجات کی
لگا کہنے اے قادر بے نیاز
تجہے سب ممکن ہے تو ہی کارساز
مرے پر کرم کر اے میرے کریم
عطا مجہکو اولاد کر اے رحیم
کیا بیقراری سے شاہ نے دعا
خدا سے اجابت ہوی مدعا
کئے روز بعد از سنا شاہ خبر
کہ شاہزادی تو گہر مین ہے بارور

یہہ سنکر بہت خوش ہوا بادشاہ
کیا شکر حق اور دوگانہ پڑہا
دعائین فقیرون سے لینے لگا
زر و مال فقرا کو دینے لگا
غرض نو مہینے گئے جب گذر
کہا شہ نے بیگم سے نزد آن کر
مین کہتا ہون تجویز تیرے سے ایک
چھپا دل مین رکہہ کسکو مت بول دیکھ
تولد کے دن کس کو نہ کر خبر
ترے پاس ایک دائی رکہہ معتبر
اگر ہووے دختر تو کہنا پسر
میرے تئین کرے کان مین آ خبر
اگر ہووے بیٹا بہت خوب ہے
نہین تو یہی فکر محبوب ہے

بیان تولد ہونا نظر بند کا ملکہ فیروز شاہ سے اور دختر کو چھپا کر فرزند مشہور کرنا اور خوشی کرنا بادشاہ وغیرہ کا

ایساقی مجھے اب تو دے جام بھر
ہوئی ایک دختر بتائین پسر
مجھے مے پلا تا کہ مین از خمار
کرون جشن مین عیش کا کاروبار
کئی دن گئے جب اسی فکر مین
اسی گفتگو اور اسی ذکر مین
عجب ایسا ہوا ہے سنو مجھ سے یہہ
اوٹھا شاہزادی کو جب درد زہ
وہین شاہ کو جا کے بولے خبر
دیا بھیج یک دائی شاہ معتبر
بزان گھر کے اندر گیا بادشاہ
سو پوچھا وہ دایا کے نزدیک جا
کہا اوسنے بیٹی ہوئی تجھکو شاہ
غرض شاہ نے دیکھہ اوسے غش کیا

ولیکن ہے صورت مین مانند ماہ
بہت خوش ہوا دل مین عش عش کیا
اوسی دم شہر مین منادی کیا
وزیرون کو بلوا کے شادی کیا
سبھی آکے نذرین دیے شاہ کو
کہ بیٹا مبارک شہنشاہ کو
خزانے سبھی شاہ کھلوا دیا
غریبون فقیرون پہ رلوا دیا
منجم نے آ زائچہ جو لکھے
سبھی شاہ کتین مبارک کہے
نظر بند رکھا شاہزادے کا نام
لگا تربیت کرنے کو صبح و شام
وہ بیٹے کی شہرت دیا اوسکتین
تعین کیا چند سہیلیون کتین
سہیلیان رہین اوسکے نت گرد و پیش
نہ مرد اوس کے نزدیک جاوے نہ خویش
وہ کمے دنمین سب علم مین طاق ہوئی
یہی شہرت مین یکتائے آفاق ہوئی
سنی یہ خبر جب نظر بند کی ما
جسے خلق کہتی تھی زیب النسا
بلا اوسکے اوستادونکو بادشاہ
کیا سب کو جاگیر و منصب عطا

بیان انتقال کرنا فیروز شاہ و زیب النسا کا اور تخت شاہی پر نظر بند کا جلوس فرمانا اور نذرین گذرانا جملہ وزرا و امراء کا

نظر بند کو جب ہوے سات سال
ہوا اوسکے ماں باپ کا انتقال
سو شاہ وقت آخر وزیرونکتین
نصیحت کیا یون امیرون کتین
میرے بعد رحلت تمہین ل کام
نظر بند کو دیو شاہی کا کام

موافق نصیحت کے سارے وزیر
بجالائے فرمان سارے امیر
نظربند کتنین کئے بادشاہ
سبھی خلق نذرین وہین لی آ
خوشی سے شہر مین منادی کئے
سبھی خلق سن اوسکو شادی کئے
نظربند نے عدل و انصاف سے
کیا نام نیک اپنا اوصاف سے
سخاوت عدالت شجاعت کے ساتھ
لگا سب سے چلنے مروت کے ساتھ
لگا جاکے ہر روز کرنے شکار
ممالک مین اوس کا ہوا اشتہار
کہ ہے شاہ فیروز کا ایک پسر
بہت خوبی و عدل سے نامور
اوسے تخت شاہی سزاوار ہے
پدر سے زیادہ وہ ہشیار ہے
خدا دے اوسے عمر و دولت زیاد
لگی کہنے اسطرح ہو خلق شاد
ہمیشہ اسیطرح رہنے لگا
بہت عدل و انصاف کرنے لگا
یہان تو یہہ قصہ کو بالفعل چھوڑ
سوئے شہر گریال باگ اپنی موڑ

بیان شہر مگریال اور مسعود شاہ وہان کے بادشاہ کا

مجھے ساقیا جلد دے جام بھر
کہ میرا ہے مگریال پر اب گذر
پلا میرے تئین تو شراب طہور
کہ جس سے ہمیشہ اوبلتا ہے نور
تھا مگریال مین ایک صاحب کلاہ
جسے خلق کہتی تھی مسعود شاہ
سبھی اوس سے خوش تھی رعیت سپاہ
تھا سب اپنے لوگون کا پشت و پناہ
سبھی ملک اوس شاہ سے آباد تھا
کہ سب شاہ سے خلق دلشاد تھا

تہا نگر پال اوس شہر کا خوب نام
گل مونیا کا تہا وہان اژدہام

تہی سب بات سے شاہ کتئین خوشی
نہین تہی سو اولاد تہی ناخوشی

اسی غم سے رہتا تہا ہو دلفگار
گزرتا تہا اسطرح سے روزگار

کئے روز بعد از سنا شاہ خبر
کہ رہتا ہے کہین ایک صاحب ہنر

فقیر ایک رہتا ہے صاحب کمال
جہان مین نہین کوئی اوسکے مثال

یہہ سن شاہ نے دلمین رکھہ اپنی آس
بہی افتان و خیزان گیا اوسکے پاس

کہا جاکے احوال اپنا تمام
اونے سنکے بولا کہ اے نیکنام

تجہے ایک دیتا ہے اللہ پسر
بہت عقل و فرہنگ سے بہرہ ور

دیا شاہ کو ایک مہرہ نکال
کہا اوسکتین رکھہ تو اے خوشخصال

عطا جب کرے تیرے تئین رب پسر
یہہ مہرے کو تو باندھہ بازو اوپر

یہہ ہے خاصیت اوسکے بندنے مین
پہنچانیگا وہ جانور کا سخن

یہہ سن شاہ خوشحال ہو کر گیا
خوشی سے بہت دل مین وہ بہر گیا

اوسی سال شاہ کے ہوئی گہر امید
ہر اک دن ہوا شاہ پر مثل عید

بیان تولد ہونا شاہزادہ عاقل کا اور خوشی کرنا پادشاہ کا

پلا ساقیا میرے تئین جام بہر
کہ شاہ کو ہوا ہے تولد پسر

گزر گئے ہین جب نو مہینے تمام
تولد ہوا شاہ عالی مقام

بہت خوبصورت تہا جون آفتاب
کوئی دیکھہ اوسکو نہ لاتے تہے تاب

مبارک خبر شاہ نے جب سنا
بہت ہو گئے خوشحال شادی کیا
منجم و وزرا و امرائے تمام
ہے عاقل رکھے شاہزادیکا نام
وزیر اور امیر آکے سب در حضور
مبارک کہے اور دئے سب نذور
شہنشاہ اوس دن بہت شاد تھا
خوشی ساتھ گھر اوس کا آباد تہا
غرض خوش ہوئی خلق سب خاص و عام
وزیر و امیر اور رعیت تمام
وہ شاہزادیکے دیکھے طالع کتین
نجومیون نے شاہ سے کئی عرض مین
ہے خطرہ اوسے چودھوین سالمین
مگر خیریت ہوگا سب حال مین
نجومیون سے شاہ سن ہوا گبہرا
بہت باخبر پالنے کو لگا
کہا میرا ہے وہ خدائے کریم
مجھے کیا ہے پروا میرا ہے رحیم
لگا شاہ کرنے اوسے پرورش
کہ جسطرح سے تہی شہونکی روش
غرض جب کہ مکتب کے دن آ گئے
بڑے شادی و دہوم رچوائے گئے
بہت دہوم سے شاہ مکتب کیا
سبہون کو اضافے و منصب دیا
سو پہر شاہزادیکو پڑہنے بٹھائے
سبہی علم شاہزادے کتین سکہائے
پڑہائے ہین اول خدا کا کلام
تفسیر بہی اوسکی کرائے تمام
کیا جملہ علمون کو وہ اختتام
بہی سکہلائے سب فن بہی اوسکو تمام
سبہی بات مین وہ ہوا باوقار
ہر ایک علم و فن مین ہوا ہوشیار
خبر جب سنا ہے شہ بحر و بر
ہے ہر بات مین طاق اپنا پسر

بہت شاد و خرم ہوا بادشاہ
وہ شکر خدا تب لے آیا بجا
بہی شاہزادی کی اگنہہ کہیلنے کتیں
بلایا ہے دربار مین اوسکتیں
وہ شاہزادہ ہر روز آنے لگا
مدام اسطرح آنے جانے لگا
جو پستی بلندی زمانہ کی ہے
دکہایا ہر ایک کارخانہ اوسے
بہرے چار دہ سال جب اوسکتیں
تب عاقل لگا کہنے شہ سے وہین
بہت دن سے مجہکو ہے شوق شکار
مجہے حکم دے اے شہ نامدار
بہی ہے میرے تئین یہ بڑی آرزو
مجہے حکم دیکر تو کر سرخرو
یہہ سن شہ کہا دل مین کچہہ نہین ہے ڈر
منجم کہے سو گئے دن گذر
کہا اسطرح سے وہ بیٹے کتیں
تیری آرزو بر لے آتا ہون مین
تو ڈر مت تجہے بہیجتا ہون شکار
بہت حشمت و جاہ سے باوقار
غرض شاہ تیاری کرنے لگا
وزیرون امیرونکو سارے بلا
کہا اون سے تم جاؤ شاہزادیکے ساتہ
رہو اوس سے ہشیار دن اور رات
پچہے فوج ساری وہ شاہ جہان
دیا ساتہہ اوسکے کہا تو مہان
بلا شاہ پہر شاہزادے کتیں
نئی ایک خلعت پنہایا وہین
وہ مہرے کتین یاد کر شاہ منگا
بہی بیٹے کے بازو پہ مہرہ بندہا
کہا بیٹے کو یہہ خواص اوسکے سن
پہچانے گا تو جانور کے سخن
منگا بعد اپنا جواہر تمام
بندہا بیٹے کو شاہ عالی مقام

غرض شاہ بیٹے کو رخصت دیا
بہت کرت وفر سے روانہ کیا
ہوا جب کہ سب خلق مین اشتہار
کہ شاہزادے کو شاہ بھیجا شکار
تماشے کتین خلق کر اژدحام
سبھی آئے ہین دیکھنے خاص عام
امیران فقیران غریبان تمام
سبھی مرد و زن اور بچیان تمام
لگے شاہزادے کو سب دیکھنے
جو دیکھے سو شاہزادے کو غش کیے
بہت خوبصورت تھا وہ مثل ماہ
نہ تھی ٹھہرتی اوسپہ کس کی نگاہ
لگی خلق سب دینے اوسکو دعا
ہمیشہ یہہ جیتا رہے اے خدا

بیان جانا شاہ عاقل کا شکار کیلیے اور سننا گفتگو چند وچندنی مین اور عاشق ہونا اوسکا

غرض شاہزادہ بڑے شوق سے
چلا حکم لے باپ کا ذوق سے
لگا دیکھنے کو تماشے تمام
لگا خلق کا لینے کتین سلام
سبھی فوج لیکر وہ باہر چلا
چلا صاف جنگل کا لے راستہ
شکاریون نے لیکر چلے اوسکتین
جہان جانور تھے شکارے وہین
لگے کھیلنے کتین سب شکار
وہ گھوڑون کو دوڑاتے بے اختیار
قضارا ہرن ایک پیدا ہوا
وہ جنگل مین سے ہویدا ہوا
جبی شاہزادے نے دیکھکر اوسکتین
لیا باگ گھوڑے کی فورا وہین
گیا اوسکے پیچھے سو بہاگا اونے
لگا پیٹہ سے شاہزادہ اوسے

جو شاہزادہ پیچھے ہرن کے لگا
کہین دوڑ جنگل مین جاتا رہا
ہرن غیب ہوا یہہ ہوا منفعل
ہوا شاہزادہ نہایت خجل
کبھی گھر سے باہر وہ نکلا نہ تہا
یکایک پہنسا ہی وہ جنگل مین جا
ہوا دل مین تب وہ بہت ہی اُداس
لگی تہی اوسے اور شدت سی پیاس
چلا ڈہونڈہتا وہ جو پانی کے تئین
نظر مین پڑا ایک چشمہ وہین
وہ چشمہ پہ ایک جہاڑ پر مغز تہا
سو وہ باردار اور سبز سبز تہا
اوتر کر وہ چشمی مین منہہ ہاتہہ دہو
وہ پانی پیا اور کیا ہے وضو
وہ گہنٹے سے ہوکر بہت سا اوداس
خفا ہوکے ولین گیا جہاڑ پاس
بندہا جہاڑ سے اپنے گھوڑے کتئین
بچہا اپنے جامہ کو لیٹا وہین
چند اور چندلی کہین از قضا
اوسی جہاڑ پر دونو بیٹہی ہین آ
چندلی چند سے یہہ کہنے کتئین
ارے دیکہہ اس شاہزادہ کتئین
کبھی گھر سے باہر یہہ نکلا نہ تہا
بہت نعمت و ناز سے یہہ پلا
تو دیکہہ اوسکتئین کس خرابی سے آج
پڑا جہاڑ نیچے شہ تخت و تاج
چند سنکے بولا چندلی سنتی
کہ آے ہین یہان نو جہانسے ابہی
اوسے دیکہی نہین تو وہ کس شان کر
چلاتی ہے ملک اپنے فرمان سے
عمر اوسکی دس سال کی ہے یقین
وہ عورت ہے اوسکو دیکہی نہین
چندلی سنی سو ہوی گہبا بدی
چند سے پہر وہ پوچہنے کو لگی

بہت خوبصورت وجون ماہ ہے
وہ عورت نہین ہے شہنشاہ ہے
چیغد نے کہا پھر چیغدنی کو سن
مین کہتا ہون اوس کا سراپا سخن
پدر اوس کا یک شاہ فیروز تہا
وہ تہا پانچ فرزند اوسکو نہ تہا
یہہ بیٹی ہوی بعد کئے روز کے
وہ مشہور بیٹا کیا ہے اوسے
جب اوسکے ہوا باپ کا انتقال
لیا بیٹا سب مملکت کو سنبہال
کوی خلق اوسکو نہین جانتی
سبہی مرد ہے کرکے پہچانتی
تاسف اوعورت پہ کیون تو نہ کہاے
تو کیون اوسکتین دیکہہ نہ تلملاے
وہ ظاہر مین تو مرد کی ذات ہے
یہہ عورت سے ہونا محالات ہے
یہہ کہکر چیغد کا وہ جوڑا اوڑا
غرض شاہزادہ تہا جگتا پڑا
یہہ سنکر بلا مین ہوا مبتلا
نظربند کا دل سے عاشق ہوا
تب عاقل نے یہ اپنے دلین کہا
میری فوج گر دیکہے مجکو ذرا
نہین جانے دیونگے مجکو سبہی
یہہ بہتر مجہے ہے کہ تا مین ابہی
چلے جاؤن اوٹھہ ڈہونڈہتا اوسکتین
ملونگا تو آخر نظربند سے مین
یہہ بولا سو دلمین ہوا ہوشیار
ہوا گہوڑے پہ زین بند کر سوار
نہ معلوم تہا اوسکتین راستہ
چیغد بہی نہین کچھہ کہا تہا پتا

بیان عاشق ہونا شاہزادۂ عاقل کا اوپر نظربند کے اور جانا فراق مین اوسکے

توکل سے گھوڑے پہ ہوکر سوار
چلا عشق سے ہوکے دیوانہ وار

غرض شاہزادہ چلا دن تمام
شب ہونے مین اوترا ہوکے ناکام

وہ جنگل اندھارے مین آکر پڑا
نہ یار کوئی اوسکے تہین جز خدا

اوسے نیند آئی نہ شب کو زرا
تڑپتا رہا صبح تک برملا

صبح ہوتے ہی پھر وہان سے نکل
چلا ڈھونڈھتا اوسکو ہر اک جنگل

اسیطرح سے روز چلتا تہا وہ
ہوی شب کہین ہی اوتر رہتا وہ

لگی بہوک تو اوسکو جنگل کے پہل
اوسے کہا کے چلتا تہا پہر وہ سنبہل

وہ گھوڑے کو چہوڑا بیابان مین
چلا ہے پیادہ کوہستان مین

زرا اوسکو بوجہے کی طاقت نہ تہی
کہین ہی اوسے وہان تو راحت اہتی

غرض اوسنے زیور کو اپنے نکال
بیابان مین سب دیا پہینک ڈال

پہی شاہزادہ اسطرح چلنے لگا
نہ معلوم تہا اوسکو کوئی راستہ

نہ چلنے کی عادت کبہی تہی اوسے
بہت پاؤن مین اوسکے آئے چہلے

وہ پاؤن کو کپڑے لپٹا تمام
لگا چلنے آہستہ وہ خوشخرام

اسیطرح وہ چہہ مہینے چلا۔
وہ ایک روز دل مین بہت لہو گہونٹتا

وہ روکے خدا سے کیا یہہ دعا۔
کرم کر تو میرے پہ میرے خدا

مین عاجز ہون مضطر ہون حیران ہون
یہہ جنگل مین بالکل پریشان ہون

خدانے کیا ہے دعا کو قبول۔
کیا رب نے مطلب کو اوسکے حصول

ملے دوسرے دن آدمی اوسکتین
اوسے دیکھکر گر پڑے بر زمین
تب عاقل بہت جلد پانی کو لا
وہ تینون کے چہرون پہ چہڑکا ہی جا
چہڑکنے مین پانی ہوے ہوشیار
لگے پوچہنے اوس سے وہ تین یار
تو ہے کون اس شکل کا خوش جوان
تو ہے شاہزادہ یا شاہ جہان
وہ تینون سے کہنے لگا یون وہ شاہ
نہ ہون مین امیر اور نہ ہون بادشاہ
تمہارے سریکا مین ہون ایک جوان
مین راہ کو کیا گم ہون ایدوستان
کہان تم چلے ہو سو بولو مجہے
کہ تا مین تمہارا چلون ساتہہ دے
وہ تینون لگے کہنے عاقل کتین
نظر بند کے پاس ہم جاتے ہین
ہم اوس شاہ کتین سنتے ہین سخی
غریبون کو رکہتا ہے نوکر سبہی
یہہ سنکر وہ بے جان کو آیا ہے جان
بہت دل مین ہی خوش ہوا وہ جوان
چلونگا تمہارے ہو ہمراہ مین
کسی جا نہ ہو جاؤن گمراہ مین
کہ مین ہی تو اب نوکری کیلئے
چلا ہون اوسی شاہ کے آس سے
ہون مین ہی بہت دن سے بیروزگار
اوسی جا پہ جاتا ہون ہو دلفگار
تمہاری مجہے اب تو صحبت ملی
تہین اور ہم مل چلینگے سبہی
ہوے ہین بہت خوش وہ آپسمین مل
چلے اوس شہر کو ہی ہو ایکدل

بیان سننا مسعود شاہ کا بیٹے کی حالت فوج کا جستجو کرنا اور نپانا شاہزادہ و عاقل کو بہت غم کرنا ماںباپ کا

تو اب چہوڑ احوال بیابانکا زرا
یکایک وہ شاہزادہ جب ورنسکار
جب ارکان سارے خبر یہہ سنی
لگی فوج کرنے بہت جستجو
اوسے دہونڈہکر جب نہین پائے ہین
ہوی فوج آخر سبہی کو بہ کو
سنا ہے شہنشاہ جب یہہ خبر
لگا غم سے رونیکو وہ زار زار
سنی شاہزادے کی مان جب خبر
زمین پر تڑپنے لگی ایک بار
کہی ہائے بیٹا میرا کان گیا
ہوی ہے بہت غم سے بیہوش و تاب
غرض اسطرح غم سے تہی زارزار
غرض شاہ نے جستجو کے لئے
ازان بعد ہرکارے بلوائے گئے
بہت شاہ نے شہر مین غم کیا
شب و روز رونے لگا بادشاہ
کچھ احوال سن شاہ مسعود کا
ہوا غیب سو جب ہوا آشکار
لگے جستجو کرنے ہو گہبرے
پہاڑون مین جنگل مین ہر ایک سو
بڑے غم ستی شہ کے پاس آئی ہین
تہے عاقل کے متلاشی ہر ایک سو
زمین پر لگا مارنے اپنا سر
لگا آہ کرنے کتین بار بار
بہت غم سے کپڑون کتین پہاڑکر
لگی رونے کو ہوکے زار و نزار
وہ کل تہا نہین آج وستا ہو کیا
لگی کہنے کان او میرا آفتاب
بہت غم سے مضطر تہی وہ بیقرار
سبہی فوج اپنی روانہ کئے
ہر ایک شہر مین ڈہونڈہنکو چلے
وہ دولت کو سب اپنے برہم کیا
نہ کہاتا نہ پیتا نہ سوتا ذرا

ہوا شہر گریاں مین جب یہ غم — یہہ غم سے ہوا شہر پر سب الم
سبہی ملک حیران الم سے ہوا — شہنشاہزادے کے غم سے ہوا
وہ سب فوج ہرکارے آکر کہے — بہت ملک ہم جاکے ڈہونڈے اوسے
کہین بہی نہین پائے اوسکا سراغ — سبہون کے پڑا ہے بڑا دلین داغ
یہہ سن شاہ پہ ماتم ہوا پہر بپا — اوبل اوسکے آنکہوسے پانی چلا
زمین پر وہ لڑہنے لگا ایکبار — لگا رونے کو ہانک پر ہانک مار
رہی غم مین اوقات جانے لگی — غم وغصہ کو سارے کہانےلگی
مجمل تو بس کر یہہ احوال غم — اب عاقل کے احوال کو کر رقم

بیان داخل ہونا تین شخص کا روم مین اور نوکر ہونا عاقل کا حضور مین بادشاہ و مجلسرائے نظر بند مین

وہ پہنچے ہین جب سرحد روم مین — عجائب وہ دیکہے ہین اوس بوم مین
ملک دیکہے ہے وہ بہت خوش فضا — سرا اور کٹڑے ہر ایک جا بجا
اور اوس ملک کی خوش تہی آب و ہوا — بہت خوبصورت تہا شہر صفا
یہہ آسودہ ہونے کو ہر ایک سرا — غرض پل اوتر آئے ہین ایک جا
وہان جاکے آرام پائے ذرا — پہر اوٹہہ کر وہ چلنے لگے راستہ

بہت شخص پھر راہ مین ملنے لگے نظر بند کی تعریف کرنے لگے
کہے وہ سخی اور بہت خوب ہے وہ کمسن ہے در عمر محبوب ہے
بہت خوبصورت ہے وہ نوجوان شجیع اور عادل ہے اور مہربان
رعیت سپاہ کو کرے پرورش اوسے بادشاہونکی یاد ہے روش
یہہ تعریف شاہ کی جب عاقل سنا تب وہ دل کے اندر بہت خوش ہوا
غرض تہوڑے دن بعد پہنچے یہہ جا جہان تخت گاہ تہا شہنشاہ کا
جو کوئی دیکھا عاقل کو بیہوش ہوا وہ خود آپ سے ہی فراموش ہوا
وہ تینون جو عاقل کے صحبت مین تہے وہ سب چار سالے مین نوکر ہوے
بہت خوبصورت تہی وہان ایک سرا یہہ ماندا تہکا اوسمین اوترا ہی جا
سبہی لوگ دیکھہ اوسکو حیران ہوے سبہی دیکھہ حسن اوس کا پریشان ہوے
لگے کہنے اوترا ہے کیا آفتاب تصدق ہے اس حسن پر ماہتاب
ہوا تہا سرا مین بہت اژدہام کہڑے دیکہتے تہے سبہی خاص و عام
سہیلی کہین ایک اوس شاہ کی سوار ہو کے گھوڑے اوپر تہی چلی
کہ بر حکم شاہنشہ نامدار چلی جاتی تہی جونکہ باد بہار
قضارا ہوا جب کہ اوس کا گزار جہان تہے کہڑے سب صغار و کبار
یہہ زن سب کنتین دیکھہ حیران ہوی لگی پوچھنے کنتین سب ستی
ہوا کیا سبب اس جگہہ اژدہام جمع ہین سبہی خلق کیون خاص و عام

سہیلی سے ایک شخص نے یون کہا
بہت صاحب حسن صاحب جمال
نگہ اوسکے چہرے پہ جاتی نہین
سبھی سو وہین دیکھنے کو چلی
کوئی دوڑ کر اوسپہ چہرہ کا ہے آئنہ
تعجب کری ون کے اندر وہ زن
لگی پوچھنے خلق سے اوس کا حال
سبب کیا ہے تو آکے یہان جو پڑا
سہیلی سے عاقل نے کہنے لگا
مین اس شاہ کا عدل و انصاف سن
مین چندے کرون شاہ کا روزگار
یہہ سنکر سہیلی نے تب اوسکا حال
مین کرتی ہون جا شاہزادہ سے عرض
غرض اوسکنین اپنے گھر لے چلی
حجامت کرا اور نہلائی اوسے
حجامت اور نہانیسے وہ خوشخصال
کہی مین ترا حال کہتی ہون جا
کہ اس جا پہ کوئی شخص اوترہے آ
نہوگا جہان مین کوئی اوسکے مثال
اوسے دیکھکر تاب آتی نہین
اوسے دیکھہ غش کھا زمین پر پڑی
تب وہ ہوش مین آگئی پھر شتاب
زبان پر نہ لائی ہے کچھہ ایک سخن
کہی مہر سے اوسکو اے خوشخصال
تو آیا ہے اس ملک مین کیا بتا
مین تحقیق اس ملک مین ہون نیا
جو آیا ہون یہان شہ کے اوصاف سن
کہ تا جان اس غم سے ہو رستگار
کہی چل مرے ساتھہ اے نونہال
میرے پر ہوا ہے ترا کام فرض
کھلا اوسکو کھانا بہت خوش کری
نیا جامہ ایک لا پنہائی اوسے
وو چندان نکالا ہے اپنا جمال
بلاویگا تجھکو میرا بادشاہ

سہیلی نے تب شاہ کے پاس جا
سبہی حال اوسکا کہی جو کہ تھا

شہنشاہ نے اوسکو بولا کہ لاؤ
میرے روبرو لاکے مجرا کراؤ

سہیلی مکان میں بہت جلد آئی
اور عاقل کو مژدہ یہہ لاکر سنائی

کہی تیرے تئیں شاہ کرتا ہے یاد
بر آئے تیرے دل کے سارے مراد

تو مجرا کر آ شاہ کو دور سے
بہت ہی ادب اور دستور سے

یہہ سن شاہزادہ بہت خوش ہوا
تب یہہ اپنے دل میں وہ کہنے لگا

ہے معشوق میری نظر بند یقین
نہ عیب اوسکے مجرے سے ہے میرے تئیں

ہیں قربان اگر اوسپہ ہوں لاکھہ بار
مجھے عیب نہیں ہے وہ میری ہی یار

وہ اسطرح سے ٹہانکر دل میں بات
چلا جلد اوٹھکر سہیلی کے ساتھہ

سہیلی اوسے لا بر آداب گاہ
کہی کر تو مجرا وہ بیٹھا ہے شاہ

تب عاقل نے جلد ہی مجرا کیا
وہ پھر بعد نزدیک شاہ کے گیا

نظر بند نے دیکھہ اوسے ایکبار
ہوی ایسی بیہوش اور بیقرار

وہ ظاہر میں کچھہ بہی نہ بولی سخن
سنبہالا وہ اپنے کو ہوشیار زن

جو دیکھا نظر بند کو یہہ نامدار
کہا کیا خدائی کے ہیں کاروبار

ملاحت عجب اوسکے صورت پہ تھی
نہ اسطرح پھر کسکے مورت پہ تھی

نہایت وہ خوش شکل تھی اور حسین
تھی سرتا بہ پا وہ ملاحت گزین

سبہی بار ابرن تہیں اوسمیں تمام
مہ چہار دہ تھی وہ با احترام

کہ جو جو کہ خوبصورتی کے تہے ڈہب
یہی جو چیز ہے حسن کتین ضرور
غرض اوس کا ثانی نہ تہا درجہان
چمکتا تہا چہرے سے اوس مہ کے نور
تب عاقل نظر بند کو دیکھہ کر
غرض دوڑ کر اوسکو سب نے اوٹہا
سہیلی کو تبلا کے عاقل وہین
ہین دو دن سے بہوکا تہا غشتین پڑا
یہی ہے سبب غش ہوا میرے تئین
یہہ سن شاہ سہیلیونسے کہنے لگا
سہیلیان کہیے اوسسے سن ایجوان
یہہ عاقل نے سن اونسے کہنے لگا
بحال اب تو میرا ہوا ہے مزاج
یہہ سنکر بہت خوش ہوا دلمین شاہ
نظر دل مین پہر اپنے کہا ۔
اگر شاہزادہ یہہ ہوتا تو مین
ہے افسوس کوئی ہلکا ہے یہ بالیقین

سبہی اوسکے اعضا بر آئے تہے جب
دیا اوسکتین تہا خدائے غفور
ملاحت تہی چہرے سے اوسکے عیان
چمکتا تہا چہرہ اتہی رشک حور
وہ غش کہا زمین پر پڑا بیخبر
لگے پوچہنے کیا سبب تو گرا
کہا یہہ کہلائی تہی کہانے کتین
جو کہانا پڑا پیٹ میرے جا
اسیواسطے مین گرا بر زمین
اسے بولو گہر جاکے آرام پا
تم اب جاکے گہر پاؤ آرام جان
ذرا مجہہ پہ دوران غش تہا پڑا
کہڑا ہون شہنشاہ کے خدمتین آج
کیا مہربانی سے اوس پر نگاہ
بہت خوبصورت ہے یہ دلربا
یقین عقد کر لیتی مین اوسکتین
اب افسوس کرنے سے حاصل نہین

سہیلیون سے شاہ نے کہا پھر سنو
تمہین اس سپاہی سے یہ بول دو

ترے حال پر رحم آیا مجھے
مین رکھتا ہون نوکر اسی واسطے

تیرا حوصلہ پانچ کا ہی نہ تہا
تجھے تین(۳) روپیہ کا نوکر کیا

سہیلیون نے عاقل کو جب یہ کہا
تب عاقل کیا عرض اے بادشاہ

میرا حوصلہ سچ ہے اوس سے بھی کم
ولیکن ہے شاہ کا میرے پر کرم

یہہ بولا سو آداب لایا بجا
بہت دل مین شاہ اوس سے خوش ہو گیا

پھر عاقل سہیلی کے گھر مین گیا
اوسی کے وہ گھر جا کے رہنے لگا

بیان جانا عاقل کا واسطے مارنے شیر ببر کے اور مارنا شیر کا

اسیطرح جب ایک مدت ہوی
نظر بند ایک روز کہنے لگی

میرے دل مین آتا ہے کھیلون شکار
شکاریون کو کہنا کہ رہنا تیار

یہہ بخشی سنا سو کہا شہ سے جا
شکاریان کئے عرض میریسے آ

تہان جا کے حضرت نے کرنے شکار
وہان شیر رہتا ہے انسانخوار

تو حضرت کا جانا مناسب نہین
برا شیر رہتا ہے وہان سہمگین

نظر بند نے سنکے تب چپ رہا
بہت دل مین اپنے وہ ناخوش ہوا

مگر کہا شاہ سہیلی کستین
وہ بخشی کتین بول بھیجا وہین

تو جلدی سے جا کر وباگ مار
بہت دل مین میرے ہے شوق شکار

سہیلی کہی جلد بخشی سے جا
لگا عرض کرنے کو وہ شاہ کے پاس
میرے سر مین ہے درد بے اختیار
سو اس پر بہی مجکو حکم ہوا گر
یہہ بخشی سے سنکر کہا بادشاہ
تو جلدی سے جا بہیجدے کوئی امیر
یہہ سنکر چلا شاہ سے کرکے بات
امیرون کو جا بولا شاہ کا پیام
وہ ہر ایک نے ایک بہانہ کیا
غرض شاہ نے یہہ خبر جب سنا
کہا میری ہووے سواری تیار
یہہ عاقل سنا سو ہوا گھبرا
ارے دل تو جلدی ستی مار باگ
اگر مار وے اوسکتئین باگ آ
اگر جاوے معشوق یہہ ہاتھ سے
ہے بہتر یہی کہ کسی طور سے
یہہ سمجھ کر دل مین محکم اساس
یہہ سن بخشی شہ پاس حاضر ہوا
نہین حاضر ہون جانے کتئین جب امرا سب
کہ جانیکی طاقت نہین زینہار
ابہی مین چلا ہون شہ بحر و بر
ترے سر مین ہے درد تو تو نہ جا
کہ جلدی ستی جا کے مارے وہ شیر
وہین گھر کو آیا ہے وہ نیک ذات
امیران نمانے کوئی اوس کا کلام
نظر بند سے دل مین کوئی نین ڈرا
امیرون کے اوپر ہی غصہ ہوا
کہ مین شیر کا کرتا ہون جا شکار
کہ یون دل ستی اپنے کہنے لگا
نہین تو یہہ جاتی ہے ہو دردناک
میرا جینا مجکو تلخ ہووے گا
ملیگی نہین پھر کسی بات سے
ابہی مین جاؤن اوس باگ کو مارنے
گیا ہے وہ اپنے سہیلی کے پاس

کہا جاکے اوس پاس بیٹے سنا
شہنشاہ اگر میرے تئین حکم دے
یہہ سنکر سہیلی بہت خوش ہوی
یہہ سنکر بہت شاہ نے خوش ہوا
کہا شہ نے بولو اوسکو کہ جاؤ
سو پھر وہ سہیلی کہی اوسکو آ
نہ گھوڑا ہے مجکو نہ ہتیار ہے
بزبان پھر سہیلی گئی شہ کے پاس
کہا شاہ گھوڑا منگا دو اوسے
یہہ سنکر سہیلی لے عاقل کو ساتھ
تب عاقل نے ایک جاکے گھوڑا لیا
کہا تو یہہ گھوڑے کے لایق نہین
یہہ گھوڑا نہ دونگا مین تیری تئین
اے داروغہ کیا تو دیوانہ ہوا
اوسیوقت داروغہ گھوڑیکو لا
سو بعد از سلح خانہ کو وہ چلا
خراب اوسنے ہتیار جو لا دیا
کہ شاہ مارنے شیر کتئین چلا
مین آتا ہون اوس شیر کو مار کے
وہین بادشاہ پاس جا عرض کی
کہ نوکر نیا کام آیا مرا
وہ شیر ببر کتئین مار آو
یہہ سنکر کہا مجکو سامان دلا
یہہ سامان سب مجکو درکار ہے
کہا تھا جو اوسنے کہی بے ہراس
سب ہتیار سامان دلا دو اوسے
طویلے کتئین گئی ہے وہ نیکذات
سو داروغہ یہہ دیکھہ غصہ مین آ
یہہ نفرا یہہ گھوڑیسے فایق نہین
یہہ سنکر سہیلی کہی اوسکتئین
کہ اسکو کیا حکم ہے بادشاہ
اوسی آن عاقل کتئین دیدیا
سہیلی کو ہمراہ اپنے لیا
سو عاقل نے ہرگز نہ اوسکو لیا

تو داروغہ غصہ مین آکر کہا کہ اس بیحیا کا ہے کیا سر پھرا
یہہ شاہون کے ہتیار چاہتا ہی نہین دونگا اوسکتئین مین کبھی
سہیلی یہ سنکر کہی اوس سے جا کہ یہہ شاہ کے کام پر ہی چلا
جو مانگا وہ دیدینا تم بے فکر توقف کچھہ اس کام مین تو نہ کر
یہہ داروغہ سن کے یون ہو گہبرا وہ سب خاصے ہتیار لاکر دیا
سہیلی سے داروغہ کہنے لگا یہہ شاہون کے ہتیار لا مین دیا
وگرنہ کبہی مین نہ دیتا یقین یہہ ہتیار شاہون کے نوکرے کتئین
غرض اوسنے ہتیار پانچون لگا مسلح ہو گھوڑے کے اوپر چڑہا
سہیلی سے پوچھا کہ وہ راستہ نہین مجکو معلوم ہے وہ بتا
سہیلی ایک ہرکارہ کتئین بلا بہی عاقل کے دی ساتھہ اوسکو چلا
بہی عاقل نے لے ساتھہ اوسکو چلا جہان شیر جنگل مین رہتا اتہا
کیا حکم تہا پہر سہیلی کو شاہ کہ عاقل کے وے ساتھہ تہوڑے سپاہ
سہیلی نے بخشی سے بولی ہے جا کہ اسطرح سے حکم ہے شاہ کا
یہہ بخشی سپاہ سو منگا اوسکتئین دیا ساتھہ تہوڑے سپاہون کتئین
کیا تیس ایک آدمی اوسکے سات کہا جاؤ عاقل کی تم سنلو بات
بجا لائے آداب بخشی کتئین بہی سارے چلے آئے ہین گہر مین
سو تیار ہونے لگا اون کو دیر گیا آگے عاقل تہا نزدیک شیر

جو عاقل نے ہرکار یکو لیکے ساتہ
جو نزدیک جب اوسکے پہنچے ہین جا
وہ سوتا ہے پانی کے چشمہ پہ باگ
یہہ ہرکارہ اس سے کہا سو چلا
تب عاقل نے کر یاد نام خدا
بہی دیکہا کہ سوتا ہے اوس جا پڑا
کہ نامردی ہے اوسکو یون مارنا
سو عاقل نے ایکبار للکار کر
وہ ہشیار ہوتے ہی اوس پر کہڑا
وہ دل مین نہ ڈر کر کیا ایک وار
بہی جیہہ گز کا تہا قد مین وہ شیر نر
جو مارا اوسکو عاقل کہڑا ہو رہا
سو کنٹے مین جا ہاتہہ دہویا ہے وہ
بہی ہرکارہ تہا دور سے دیکہتا
سنو اب نظر بند کا یہانسے حال
وہ عاقل کو بہیجا تہا جنگل مین جو
خیال اوسکے دل مین ہوا یون گزرا
چلا تہا جہان رہتا وہ شیر ذات
وہ ہرکارہ عاقل سے کہنے لگا
تمہین مارو اوسکو مین جاتا ہون بہاگ
وہ جہاڑی مین جا کر کہین چہپ رہا
بہی نزدیک اوس شیر کے جب گیا
کہا اوسکو یون مارنا نہین روا
اگر مارنا تو جگا مارنا
بہی حملہ کیا اوسکو ہشیار کر
بہت گرگڑا اوسکے اوپر پڑا
کیا ہے اوسی وار مین اوسکو پہاڑ
بلا خوف مارا اوسے بیخطر
وہ کنٹے کتین ہاتہہ دہونے چلا
لہو بہی لگا تہا سو دہویا ہے وہ
جو دیکہا ہے وہ یہہ سبہی ماجرا
کہ کیا اوسکے گزرا ہے لیکن خیال
کہا تہا اوسے باگ کو ماریو
کہ عاقل کو لیوے اگر باگ مار

میرے تئین بہت بد لگیگی یہہ بات — وہ ہے مرد عاقل بہت نیکذات
بہانہ اوٹھاؤن مین اب سیر کا — تماشہ بہی دیکھونگی مین شیر کا
کری دل مین یہہ بات جب استوار — کہی ہووے میری سواری تیار
وزیر اور بخشی سنتے یہہ خبر — ہوے ہین وہ حاضر سبہی آنکر
لے سواری کو تخت رواں — ہوا ہے سوار اوسپہ شاہ جہان
بڑے دبدبے سے سواری چلی — بہی ارکان دولت تہے پیدل سبہی
وہ جنگل مین جب شاہ داخل ہوا — سو بخشی سے شاہ پوچہنے کو لگا
مین بولا تہا عاقل کے دیو لوگ ساتہ — تمہین لوگ کیا نین دئے بولو بات
جو یہان آدمی کوئی دکتا نہین — یہہ بخشی نے کہنے لگا شاہ کتئین
مین تیس آدمی کو کیا تہا تعین — وہ شاید ہوے ساتہ اوسکے یقین
سواری کی شہ کے خبر جب سنے — وہ تیس آدمی جو کہ ڈر گہر مین تہے
وہ کترا سکے جلد لیسے رستے کتئین — شتابی سے حاضر ہوکے جاکے مین
نظر بند عاقل کے احوال کو — بہی ہر اک سے کرنے لگا جستجو
بہت دل کے اندر ہوی گہبراہری — یہہ ہرکارہ نے شاہ سے عرض کی
سو عاقل نے اوس شیر کو مار کر — گیا ہاتہہ دہونے کو وہ نامور
یہہ سنکر بہت خوش ہوا بادشاہ — کیا اوسکے مردی پہ صد مرحبا
کہا شاہ تخت رواں لے چلو — کہ عاقل نے مارا جہان شیر کو

سو عاقل نے دہو کر لہو اور ہاتھہ
بہت دور سی اودسکتین ایک غبار
کہا دلبین عاقل کہ آتے ہین او
اوسے پہر بہت گرد دکہنے لگی
کہ شاید نظر بند آتی ہے کیا
یقین جب ہوا ہے یہہ عاقل کتین
بہی جب روبرو شاہ کے عاقل ہوا
سہیلی کو بولا کہ پوچہو اوسے
سہیلی جو پوچہی ہے عاقل کتین۔
جب لوگ آنے ہونیگی تہوڑی دیر۔
بیت مارا ہون اوسکو بفضل خدا
سواری میری لیچلو اوس جگہہ
غرض شاہ کی لے سواری چلے
تب عاقل کے اوپر کیئے آفرین
وہ دن جا کے جب دوسرا دن ہوا
کہا شاہ مارا یہہ جو جا کے شیر
بہی منصب سے بہی سرفرازی کیئے
وہ کنٹہ کے باہر چلا ایک ذات
لگا دکہنے عاقل کتین ایک بار
کر بخشی دیا تہا میرے ساتھہ جو
سو عاقل کہا اپنے یہہ دل ستی
یکایک یہہ جہترا اوس کا دکہنے لگا
خود آپ ہی چلا پیشوائی کتین
سو آداب شاہ کو لے آیا بجا
تیرے ساتھہ کوئی آدمی کیا نہر
کیا عرض شاہ سے پہر عاقل وہین
ہین جلد آیا اودن سے کرنا ماردن شیر
یہہ سنکر سہیلی سے شاہ نے کہا
جہان شیر ہے قتل ہوکر پڑا
وسے دیکہہ کر شاہ بہت خوش ہوئے
بہی واپس ہوے بادشاہ گہر کتین
سو عاقل کتین شاہ نے تب بلا
خطاب ہم دئیے اوسکو عاقل امیر
جو منصب اوسے پہر ہزاری دئیے

بجالایا عاقل نے آداب وہین
ہوا شاخ ارکان دولت کہین
حسد سے ہوے سارے دل مین کباب
کہے اوسکو لایق نہ تھا یہ خطاب
یہہ نفرا حرامی ہے اور ریجیا
ہمارا تو شاہ طفل ہے اور نیا
نہین اوسکو معلوم شاہی کے ڈہب
یہہ جو جی مین آتا ہے کرتا ہے اب
ہی عاقل گیا وہانسے جب گھر کہین
سہیلی جو اوسکی تہی آئی وہین
مبارک کہی اور بلائین بھی لی۔
پھر اسطرح سے اوسکو کہنے لگی
تو کب تک رہیگا میرے گھر بھلا۔
بنا گھر جدا ہو کے شکر خدا
خدا نے تجھے تئین بہی یہہ منصب دیا
زیادہ تو اس سے ہی پہر ہودیگا
سہیلی سے عاقل نے یہہ سن لیا
سو ایک خیمہ اپنا بنایا جدا
وہ گزران اپنا پہر اوسمین کیا
اوسی طور سے اوس کا معمول تہا

بیان جانا نظر بند شاہ کا واسطے شکار کے اور دیکہنا ہرن طلا کا اور پیچہا کرنا جنگل مین

اسیطرح سے جب کچہ دن گئے
نظر بند شاہ ایک دن یون کہے
بہت دنسے مجکو ہے شوق شکار
کہو جاکے بخشی کو تم ایک بار
وہین دوڑ بولے ہین بخشی سے جا
سو بخشی نے تیاری کرنے لگا
کہ سامان اور پیشخانہ تمام
یہہ سب بھیجنے کا کیا اہتمام
وہ تیار کر شاہ سے کہنے لگا
کہ مین حکم شاہ کا لے آیا بجا
کہ جب ہووے مرضی چلین شہ شکار
سرانجام سارا کیا مین تیار

یہہ سن شاہ فرمایا بخشی ستی
کہ تیار ہو کل سواری میری
سو بخشی نے آداب لایا بجا
چلا گھر کتین شاہ سے پا رضا
خبر بخشی کروایا سارون کتین
کہ کل شاہ تشریف فرماتے ہین
جو کل صبح حاضر رہین آ تمام
لے ارکان دولت ستی تا خاص و عام
سہیلیان سبہی شاہ کے ساتہہ تہی
جو خدمت مین وہ شاہ کے دن رات تہے
سو عاقل بہی ہمراہ اتہا شاہ کے
کہ حلقہ رہے گرد جیون ماہ کے
چلا اس تجمل ستی بادشاہ
یکایک جو جنگل مین پہونچے ہین جا
کہا شاہ مردون کو سب ایک بار
کہ سب گہوڑے دوڑا کے کہیلو شکار
یہہ سن شاہ کا حکم سب ایک بار
سو گہوڑون کو دوڑای بے اختیار
کہا دل سے عاقل نے تب کہول کر دل
اسی چہوڑ کر جاتے ہین متصل
یہہ جنگل مین سے شیر آوے اگر
نظر بند کے جان پرے خطر
یہہ سب عورتونکا ہے کیا اعتبار
کہ سب بہاگ جاوینگے بے اختیار
یہہ دل سے کہا اپنے اور نین گیا
وہ عاقل کو شاہ دیکہہ حیرت کیا
سبب کیا گیا نین وہ لوگونکے ساتہہ
سہیلی سے پوچہا شہ نیکذات
سہیلی نے عاقل سے پوچہی ہے جا
وہ لوگون کے ہمراہ کیون نین گیا
کیا عرض عاقل نے ہو با ادب
کہ میرا نجانیکا ہے یہہ سبب
سپاہو مین حضرت کے کوئی تہا نین
مناسب نہ سمجہا ہون جانیکو مین

یہہ سن خوش ہوا ہے نظر بند شاہ
کیا مہربانی سے اوس پر نگاہ

سہیلیونکو لے شاہ کرتا تہا شکار
چلا تہا وہ صحرا منے ایک بار

دسی شاہ کو ایک ہرن از قضا
کہ وہ سر سے لے پاؤن تک تہی طلا

کہ تہی اوسکے تو آنکہہ یاقوت کے
دونو کان اوسکے زمرد کے تہے

اوسے شاہ دیکہا ہوا بیقرار
سو دوڑایا گہوڑے کو بے اختیار

سہیلیان سبہی گہوڑے دوڑای ہین
بہی عاقل بہی ہمراہ شہ کے وہین

سہیلیان کے گہوڑے سبہی تہک گئی
ایک عاقل مگر ساتہ تہا شاہ کے

ہرن کا جو پیچہا کیا بادشاہ
سو ایک تیر مارا ہے دہر کر نگاہ

ہرن کے لگی پاؤنمین تیر جا
ہرن غیب ہوی شاہ حیرت ہوا

اوسیوقت پیچہے کیا شہ نگاہ
یک عاقل سوا کس کو دیکہا نہ شاہ

بہت شاہ غصہ سے برہم ہوا
اور عاقل سے شاہ بات کرتا نہ تہا

کہ جب دو پہر دن گیا ہی گذر
وہ جنگل مین پانی نہ تہا بوند بہر

وہان تہی بہت تابش آفتاب
وہ گرمی سستی شاہ نہ لایا ہے تاب

لگی تہی پہر اوس پر سے شہ کو عطش
کہ نزدیک تہا شاہ کو آجاوے غش

پہر عاقل سے کرتا نہ تہا شاہ بات
سو عاقل نے سمجہا فراست کیسات

کہ اب شاہ کو گرمی کی نہین تاب ہے
جو ہے شاہ کو چاہ مین نین آب ہے

سو جرأت سے عاقل نے بولا پکار
مین ڈہونڈتا ہون جا اب شہ نامدار

کہ سایہ ہو یا کہین سے پانی ملے
نظر بند نے کچھ نہین دی جواب
سو عاقل نے گھوڑیکو دوڑا کے وین
ہے چشمہ اوسے دور سی ایک دکہا
جو دیکہا کہ ہے جہاڑ ایک سیب کا
لگے سیب تہے جہاڑ کو بیشمار
سو عاقل نے جا عرض شاہ سے کیا
اوسے جا کے حضرت نے گر دیکہین آج
یہہ عاقل سے سن بات کچھہ نین کہا
نظر بند جب دیکہا جا وہ جگہا
سو عاقل کیا عرض پہر شاہ سے
اوتر اسپ سے عاقل شاہ سوار
لگا گہوڑے سی شاہ اوترنے شتاب
جو عادت کہ تہی شاہ قابل کتین
رکاب نظر بند تہی داب تی
نظر مین تہی عاقل کے یہہ بات کیز
جو گھوڑے سی اوترا ہی شاہ برزمین
مین بولو لگا تب شاہ سے آنکے
وہ گرمی سے غصہ سے ہوئی تہی کباب
لگا دہونڈہنے جلد پانی کتئین
جو عاقل نے نزدیک اوسکے گیا
مکان وہ ہوادار تہا زیب کا
وہ سب دیکہہ عاقل چلا ایکبار
ہوادار ایک جائے ہی با صفا
بہت آپ کی خوش لگیگی مزاج
مگر ساتھ اوسکے چلا بادشاہ
بہت دلمنے شاہ کے خوش لگا
اگر شاہ اوترے تو بیان خوب ہے
بندہا گہوڑے کو جہاڑ سے نامدار
سو عاقل نے وین آکے دابا رکاب
وہ معلوم تہے ساری عاقل کتین
اوترنے کی عادت اتہی شاہ کی
رکاب آکے شاہ کی دبایا ہے وین
سو عاقل نے جہاڑ اپے سر برزمین

اوٹھا گھوڑیکا چار جامہ لے آ
پیالہ و تھالی تھی عاقل کے پاس
سفر کے اوسے یاد تھے خوب ڈھب
وہ تھالی کو کنٹھہ مین دھویا ہی جا
وہ سب سیپ کو دھو کے تھالی مین ڈال
بہت شاہ کتین بھوک تھی اور پیاس
نظر بند سب سیپ جب کھا لیا
جو عاقل سے شاہ بات کرنے کتین
لگی پیاس ہے مجھکو پانی پلا
کہ معشوق مجھہ سے کرے میری بات
بہت جلد پیالے کتین دھو لیا
سو شاہ نے پیا ہے وہ پانی کتین
سو عاقل کو فرمایا کین بیٹھہ جا
سبھی فوج پر شاہ غصہ مین تھا
سو کر شاہ بیٹھا تھا چین بر جبین
کہ گھر جا کے دیونگا تعذیر مین
یہی شاہ دلین یہہ بات کرنیگا

ہے خاصہ بچھانا کیا شاہ کا
نہین اوس تھا مرد خدمت شناس
جو عاقل نے تھالی نکالا ہے تب
پیچھے جھاڑ سے سیپ توڑا ہی جا
رکھا روبرو شاہ کے خوشخصال
اوسے دیکھہ شاہ خوش ہوا بیقیاس
کہ تب شاہ کتین ضرورت ہوا
سو عاقل کو تب شاہ فرمائے ہین
بہت دل مین عاقل یہہ سن خوش ہوا
سمجھہ دل مین یہہ جلد او نیکذات
جو پانی کتین شاہ کو لا دیا
پیچھے جھاڑ سے لک کے بیٹھا وہین
سو عاقل نے تسلیم کر کر چلا
جو ایک آدمی ہی نہین تھا رہا
لگا دل مین اسطور کہنے کتین
جو سب فوج پر رکھہ کے تقصیر مین
جو عاقل تھا چارو طرف دیکھتا

خبردار تہا وہ پیارو یمین
وہ شاہ کی خبرداری کرنے کتین

بیان آنا سمن شاہزادے کا اور پوچہنا حقیقت حال کا نظر بند اوسکو اور کہنا سمن شاہزادے کا سرگذشت اپنی

سو کین دور سے ناگہان ایک غبار
لگا دیکہنے عاقل کتین ایک بار

تب عاقل نے کرنے لگا جستجو
گیا دیکہنے جلدی سے آگے کو ہو

بہی شاہ کو بہی وہ گرد دکہنے لگی
کہ عاقل نے یون شاہ سے عرض کی

کہ آتا ہے کوئی دور سے ایک سوار
بہت لوگ کا نین ہے گرد و غبار

کہ شاید ہمارا ہے کوئی ایک سوار
یہہ بولا سو عاقل چلا ایک بار

لگا جاکے پہر دیکہنے اوسکتین.
لیا کہنچ تلوار کو اپنے دین

وہ نزدیک جب کہ ہوا ہے سوار
وکہا اجنبی شخص وہ نامدار

جواہر وہ پہنا تہا سر تا بہ پا.
کیا شاہ سے عرض عاقل سے جا

ہمارا یہہ دکہتا نہین ہے سوار
یہہ کوئی اجنبی شخص ہے نامدار

یہہ کہتے تہے نزدیک آیا ہے وہ
ہون گو دین لیکے روتا ہے وہ

وہی ہے ہرن جسکو مارا تہا شاہ
اوسے دیکہہ حیرت کیا بادشاہ

سو وہ آکے گہوڑے سی اوترا ہی دین
لگا پوچہنے کو یہہ عاقل کتین

کہ تم کون اور کون ہے دوسرا
جواب اوسکے تئین کو یہہ عاقل دیا

مین نوکر ہون یہہ ہے میرا بادشاہ
نظر بند ہے روم کا بادشاہ

نظر بند کا جب سنا ہو وہ نام کہا بہائی صاحب ہے میرا سلام
نظر بند نے تہوڑی تعظیم دی سلام اوس کا لیکر باتین خوشی
کہا یہان تم آن کر بیٹھئے بہی نام و نسب اپنا بتلائیے
سبب کیا ہرن کو لئے پہرتے ہو کہ سب اپنا قصہ مجہے بولدو
اونے رو کے قصہ کو کہنے لگا کہ ہے نام میرا اسمن بادشاہ
مین مانباپ کو ایک لوتا تہا ایک سمن شاہ میرا رکہے نام نیک
بہت چاؤ سے پالتے تہے مجہے محل ایک بنائے میرے واسطے
میرے تئین بہت چاندنی سے تہا شوق بہت عیش و عشرت سے تہا مجکو ذوق
اسیطرح سے میرا گذران تہا عجب ایک شب کو تماشہ ہوا
کہ اوس شب چہپر کٹ پہ سوتا تہا مین ایک عورت بہت خوب آئی وہین
لئے پاندان میرا اور پان کہائی عطردان سے عطر لیکر لگائی
بہی تہوکی ہے پکدان کو میرے اوٹہا سو بعد از سے نزدیک وہ میرے آ
میرے منہ کا کپڑا اوٹہائی ہے وہ مجہے دیکہہ مجکو جگائی ہے وہ
اوسے دیکہہ غش سے گئی میری تاب میرے منہ پر لا کے چہڑکی گلاب
مین ہشیار ہو کر جو پوچہا اوسے تو جن ہے کہ یا آدمی بول دے
کہ اس رات کتئین تو آئی سو کیا میرے تئین تو آکر اوٹہائی سو کیا
کہی مین نہ جن ہون نہ ہون آدمی میرا نام ہے سن تو نرگس پری

مین عاشق ہوی دل سے تیری اوپر — اسیواسطے آئی ہون تیرے گہر
یہہ بات اوس سے سن مین بہت خوش ہوا — مین ہوشیار ہو عیش و عشرت کیا
سو آتی تہی ہر شب مین نرگس پری — اسیطرح سے میری گزران تہی
بہی ایک شب پریشان آئی پری — میرے پاس یون آکے کہنی لگی
میرے عشق کا غلغلہ سب ہوا — یہہ شہرت پرستان مین اب ہوا
وہ سب مجہکو چاہتے ہین کر ڈالین قید — ہوے دوست بہی میر لیسے نا امید
لگی رونے پہر وہ پری زار زار — لگا مین بہی رونے کو ہو بیقرار
اسیطرح سے تہوڑے دن گئے گذر — سو ایک روز بیوقت وہ میرے گہر
بہت گہابری ہوکے وہ بیقرار — میر لیسے لگی کہنے اے دلفگار
مجہے آج کے روز کرتے ہین قید — کہ تو مجہ سے ہوجاتا ہے نا امید
پر ایک شرط محکم تو میر لیسے کر — سوا میرے کس کو تو شادی نکر
تیر لیسے بہی مجہکو یہی ہے قرار — کہ تو توڑیو مت یہہ میرا اقرار
کیا شرط مین اوس پری سے قبول — لگے رونے ہم دونون ہوکر ملول
پری دائی لائی تہی ایک اپنے ساتھ — یہہ کہنے لگی مجہہ سے اے نیکذات
یہہ ہے دائی میری تو اے مہربان — چہپا رکہہ اوسے کر تو تعویذ جان
اگر یاد آوے میری تجہکو بات — اسیہی پوچہہ لیجو تو اس دائی سات
میرے تئین اسے دیکہکر یاد کر — ترے دل کتئین اوس ستی شاد کر

یہہ بولی سو رونے لگی زار زار
لگا مین بہی رونے کو بے اختیار
سو وہ روکے پہر میرے گلے لگی
پری چہوڑ کر دائی کتین چلی
پہر اوس دن سے آئی نہین وہ پری
کہ شاید کہین قید مین ہی پڑی
مین سب بادشاہی کتین چہوڑ کر
یہہ پہرتا ہون دائی کو لے دربدر
نظر بند سارا یہہ احوال سن
ہے پوچہا اوسے کون ہی یہہ ہرن
سمن نے نظر بند سے رو کے کہا
وہ دائی ہے جس کا لیا نام تھا
ہرن کی بنا اپنی صورت کتین
ہوا کہانے جاتی ہے جنگل مین کہین
یہی صحرا مین کوئی تیر مارا ہے آج
جو غصہ سے برہم ہے میرا مزاج
لگی تیر وہ پاؤن مین اوسکے جا
لہو پاؤن سے اوسکے بہہ گیا
اسیواسطے اب تو روتا ہون مین
ہوا دکہہ پہ دنبل ہے یہہ میرے نین
نظر بند یہہ سب سنکے ہنسنے لگا
کہا مجہہ سے یہہ تو ہوی ہے خطا
اسی تیر مارا ہون مین در شکار
یہہ معلوم مجکو نہ تہا زینہار
یہہ سن مسکرایا ہے عاقل نے تب
تہے اشیا ضروری کے اوسپاس سب
کچہ عاقل کے ہمراہ مرہم جو تہا
وہ ہرنی کو مرہم لگایا لے آ
سمن سے نظر بند کہنے لگا
ملاؤنگا معشوق کو مین لے آ
کرو فکر مت تم کسی بات مین
وہ آخر پری آویگی ہاتہہ مین
جو پوچہا سمن نے نظر بند سے
یہہ کون آدمی ہے کہو تم مجہے

نظر بند نے ڈال چین بر جبین
لگا بولنے کو سمن کتئین

یہہ نقرا اٹہا اوسکو کیا مین امیر
یہہ جنگل مین مارا ہے جب جاکے شیر

سو کہنے لگا پہر سمن شاہ سی یون
نہین فوج وکہنی تمہاری سو کیون

سمن سے پہر غصہ مین آکر کے شاہ
کہا کین نکل گئے ہین میرے سپاہ

مین گہر جاکے دیو لگا سب کو سزا
دیون خاک مین سب کتئین مین ملا

سمن بولا ای بہائی صاحب تمہے
سزا اسکو مت دیو خدا کیلئے

یہہ باتو نمین تہے تک گئی دہوپ سب
ہوا اسہ پہر کا سمایا جو تب

تب عاقل کتئین شاہ فرمائے ہین
تجہے گہر کی کیا راہ معلوم نین

تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
مجہے خوب معلوم نین راستہ

ہبی ہو میرے تئین شاہ کا حکم گر
مین کر غور راہ کو چلونگا مگر

بیان آنا فوج کا نظر بند بادشاہ کے جنگل اور پہاڑون سے جستجو مین

یہہ باتون مین تہی تک دکہی ایک غبار
تب عاقل نے شاہ سی کہا ایکبار

کہ شاید ہماری یہہ دکہنی سوار
ہے حضرت کتئین دہونڈتے ہو کے خوار

ہوا حکم تو جا مین بولون خبر
وہ خوش ہوونیگے سنکے سب ایکسر

نظر بند غصہ سے کہنے لگا
اگر دل مین آوے تمہ بولو جا

وہین گہوڑے پر چڑہکے عاقل چلا
ہوا رو برو فوج کے جلد جا

وہ سب لوگ عاقل کے نزدیک آ
کہے اوس سے ہی یہان شہنشاہ کہا

تب عاقل نے بولا بفضل خدا
سلامت شہنشاہ ہین اس جگہہ
یہہ سنکر سبھی شکر لائے بجا
سو گھوڑون سے اوترے سبھی اوس جگہہ
پیادہ ہوئے روبرو شاہ کے آ
سب آداب و کورنش لے آئی بجا
وزیران امیران سبھی یون کہی
کہ ہم حکم پر تہے چلے شاہ کے
سہیلیان سبھی شاہ کے ساتہہ ہی
یکایک وہ پوچہا ہے آکر ہمین ۔
مرصع کی ہرنی وہ جنگل مین ایک
جو پیچہا کئے شاہ نے اوسکو دیکھہ
سو گھوڑے کو دوڑائے بے اختیار
کیا اوس کا یہہ پیچہا شہ بردبار
ہمین ساتہہ گھوڑیکو دوڑائے ہین
سو پھر شاہ کتین نہین پائے ہین
جو ہم خوش طرح کھیلتے تہے شکار
یہہ سنکر ہمین سب ہوئے نار نار
بفضل خدا وہ بفضل رسول
ہمارا ہوا مدعا اب حصول
خدا آپ کتین رکہے دیرگاہ
ہمارا یہہ جیتا رہے بادشاہ
سہیلیون نے یہہ عرض کرنے لگین
کہ ہم ڈہونڈہکر چپ کے ماندی ہوئین
کہ تب فوج کو ہم کئے جا خبر
کہ دکہتا نہین ہے شہ بحر و بر
سمن سنکے بولا نظر بند کتین
کہ اے بہائی اب کس کی تقصیر نہین
غرض شاہ گہوڑے پہ ہو کر سوار
چلا گھر کتین شان سے نیک کار
جو گھر جا کے داخل ہوا بادشاہ
سب آرام گھر جا کے پائے سپاہ
صبح جب ہوی وہ شہ تاج و تخت
ہوا جلوہ گر تخت پر نیک بخت

وزیر و امیر اور بخشی تمام اہالی موالی ملے خاص و عام
تب عاقل کتیں شاہ آگے بلا کرم فضل کر کر وزیری دیا
جریب اور ماہی مراتب تمام وزارت کے سارے مراتب تمام
جو نوبت علم اور ہے نالکی دیا اوسکو جہالر بندہی پالکی
جواہر منگا اوسکو سارا دیا نظر بند کو عاقل ندلا دیا
جب عاقل نے آداب لایا بجا تب ارکان دولت کونین خوش لگا
سبہی دل منے کہائے ہین پیچ و تاب ہی کچھہ ایک نہین منہ سے بولے جواب
کہ جسوقت عاقل ہوا تہا امیر ہ خیمہ مین گزران کرتا دلیر
اوسے جب وزیری کا منصب ہوا سو اوس کا اوسیطور گزران تہا
جو اوسکی سہیلی تہی وہ خوش ہوی ور اوسپر سے آکر بلائین لئی
اور عاقل کتیں پہر نظر بند شاہ دیا کارخانو نمین سب اپنی راہ
وہ عاقل نے دیکہا ہے جو شاہ کا کام کفایت کیا شہ کا اور اپنا نام
ہہی شاہ اوس سے دلمین بہت خوش ہوا جگہہ اوسکی نت اپنے دل مین کیا
اور عاقل کو شاہ کارخانو نمین سب دیا تہا حکومت خزانو نمین سب
نظر بند اوسکو سمجہ خیر خواہ لگا چہنے کر کر کرم کی نگاہ
سمن کو جو لایا تہا شہ جا شکار اوسے ایک حویلی دئے خوش نگار
ہہی جتنے اوسی آدمی تہے ضرور نظر بند دلائی اوسے از حضور

ہمیشہ اسیطرح رہنے لگے
سمن کو دیا ایک جاگیر شاہ
پہر عاقل نے اپنی اوسی طور سے
نہ کچھ شان و شوکت کیا ہر دیا
جواہر پہنتا نہین تھا کبھی
بوقت سپاہی جو جس طور تہا
جو خیمہ مین رہتا سو رہتا تہا وہ
اوسے دیکھہ کہتے اتہے سب وزیر
لباس زرینہ نہ وہ پہنتا
جو پہر تہوڑے بولے ہین اس طور سے
جواہر نہ دیکہا تہا یہہ تو کبھی
نظر بند اوسکو یہ رتبہ دیا
اوسے طور دولت کے معلوم نہین
تب عاقل کے حق مین وہ سارے امیر
سمن ایک دن بولا عاقل ستی
سنو ایک جامہ کے ای بہائیجان
دئے بہائی صاحب وزیری مجھے

اسیطرح سے دن گزرنے لگے
لگے رہنے خوش وقت شاہم نگاہ
بہی رہنے لگے اپنے دستور سے
وزیر بہی سبہی نہین کچھ ہوا ہے وہ شاد
کہ جون پہنتے تہی وزیران سبہی
وزارت ہوی پر وہی طور تہا
نئی کوئی حویلی نہ بنوایا وہ
سے بخششی سے تا اوذا امرا امیر
وزارت کے خدمت سے نہین خوش ہوا
یہہ نفرا تہا معلوم کیا ہے اوسی
نہی دیکہا تہا کب خوبیان یہ سبہی
وگرنہ یہ محتاج تہا بہیجیا
یہہ پاجی کتین کچھ ہی مفہوم نہین
لگے کرنے یون طعنہ ہائے کبیر
کہ اے بہائی عاقل نہین تمکو کبہی
نہ دیکہا جواہر سے اے مہربان
سبب کیا جواہر جو نہین پہنتے

سوا خیمہ کے گھر بناتے نہین   سبب کیا حویلی بناتے نہین
بڑا مرتبہ تمکو ہے رب دیا   خدا نے تمہارے کو سب کچھ دیا
سمن کو دیا نین کچھ عاقل جواب   لگا کام مین جا کے اپنے شتاب
سمن آ نظر بند سے ایک دن کہا   نہین عاقل کو کچھ شوق نین دیکہتا
نہ کہانے نہ پانی کا ہے اوسکو شوق   نہ رہنے کو گھر نا جواہر کا ذوق
نظر بند نے یون سمن سے کہا   یہہ نفرے کو معلوم کیا مرتبہ
اگر کہادی کا اوسکو جامہ ملے   لیتا با خوشی سے تو اوسکو چڑہے
جب ایسے کتنین کو وزیری ملے   خرابی وزیری کی ہے دیکہیے
ولیکن میرا دل سے ہی خیر خواہ   سمن سے کہا اسطرح بادشاہ
خوشی سے جو یہہ دن گزرنے لگے   سبہی خیریت سات رہنے لگے

بیان لکہنا عامل بصرہ کا خردمند وزیر قدیم کو واسطے اژدہے کے اور جانا عاقل کا ملک مین بصرے کے حکم سے بادشاہ کے

تب ایک ملک بصرے سے ہرکارہ آ   وزیر خردمند کو خط لا دیا
دبیر سخندان کتنین وہ وزیر   بلا کر دیا اوسکو خط دلپذیر
سو وہ پڑہکے سب خط کے مطلب کتنین   وزیر ہنرمند کو بولا وہین
جو بصرہ کا عامل ہے وہ یون لکہا   کہ نو دس برس کو ہے یہان یک بلا
نکلتا ہے یہان ایک بڑا اژدہا   سبہی شہر کتنین وہ کہاتا ہی آ

سبھی آدمی اور سبھی جانور
نہایت نہایت ہی قد مین بڑا
اور اب یہان کے اہل بصارت تمام
کہ چھہ سات مہینے مین بہی وہ بلا
سبھی خلق جاتے ہین اب اودسا
جو فیروز شاہ وقت مین تہا یہ طور
تب اوس سال مین وہ نہ لیتی تہی زور
مین اب اطلاع آپ سے ہون کیا
وزیر خردمند اوس خط کتین
خردمند ہی خط کے پیچھے گیا
کہ بصرے کے عامل کو یہ خط لکھو
کہین ملک میرا اوجڑنے ندے
یہہ سنکر خردمند ہو گیا برا
وہ سب اہلکارون سے جا کر کہا
یہہ ممکن نہین ہے جو بولا ہی شاہ
اگر مارے جاتا تو وہ دیو سیاہ
تہا بہت شاہ عقل و تدبیر وہ

پہاڑ ان گہران اور سارے شجر
ندیکہا کوئی شخص بے ان تہا
ڈرانے ہین مجہکو سبہی خاص و عام
نکلتا ہے اس سال وہ اژدہا
کہ اس سال ہیبہ نہین آویگا
کہ جس سال مین ہووی موذیکا زور
کہ تا ملک بصرہ نہ جاوے اوجڑ
کہ حضرت نظر بند سے بولو جا
نظر بند شاہ پاس بہیجا وہین
وہ خط پڑھہ نظر بند نے یون کہا
تو وہ اژدہا جلد تر ماریو
نکلنے نہ وے اولسہ پہر کیسے
بکر شاہ سے بات پہر کر چلا
کہ ارشاد یون بادشاہ کا ہوا
وہ بچہ ہے معلوم نہین اوسکو؟!
یقین مارتا اوسکو فیروز شاہ
نہ اس کام مین کرتا تاخیر وہ

نہ مارا گیا ہے جو اوس وقت مین
وہ کیون مارے جاویگا اوس وقتین
یہہ سب اہلکارون نے سنکر کہی
شہون کی روش نین ہی معلوم اوسے
یہہ بچہ ہے بچپن کے گن اوسمین ہے
جو کچہہ بولتے ہم تو سن اوسمین ہے
یہہ سنکر خردمند بولا اونے
بہلا بولو عاقل سے جا کر برے
وہ بولی یہہ عاقل کو معلوم کیا
یہہ نفرے کو یہہ باتین مفہوم کیا
وہ نفرہ بہی ہوویگا شاہ بولے جو
نہین ہوگا حاصل کچہہ اسبات سو
اونے بولا جو ہو سو ہوجائیگا
مین عاقل کتین یہہ سنا آونگا
تب عاقل کے دکہڑے مین جلدی گیا
اوسے سارے خط کی حقیقت کہا
کہا وہ بہی جو شاہ دیا تہا جواب
یہہ سن اوس سے عاقل کہا یون شتاب
جو کچہہ شاہ فرمائے ہین سو لکہو
وہ خط جلد بہرے کتین بہیجدو
خردمند نے پہر دیا ہے جواب
کہ یہہ دوردستی ہے عقل نصواب
یہہ دستور جدو پدر سے چلا
خبر اوسکو نین ہے یہہ ہی شاہ تہا
پہر عاقل نے بولا خردمند سے
میری رائے وہ ہی جو بولا تجہے
قضارا سہیلی نظربند کی
شہنشاہ کا پیغام لے آئی تہی
سو عاقل کتین آکے بولی تمام
یہہ دونون کے باتین سنی والسلام
نظربند سے جاکے بولی وہ سب
نظربند غصہ مین آیا ہی تب
بلایا ہے سارے وزیرون کتین
بہی بخشی کو سارے امیرون کتین

کہا تم سے جا مارو کوئی اژدہا   کہڑے سامنے تہے سبہی سر جہکا
نظر بند کا کوئی دیا نین جواب   سو غصہ سے شاہ کو نہ آیا ہی تاب
نظر بند نے پہر بلا سب کتین   سبب کیا جواب اب میرا دیتے نین
وہ کہنے لگے بند کے دستِ ادب   ہوا حکم تو عرض کرتے ہین اب
جو حضرت کے دادا تہے محمود شاہ   یہہ دستور اوسوقت سے ہے چلا
کہ جس سال نکلے وہ مار سیاہ   تو اوس سال کتین وہ عالم پناہ
نہ لیتے تہے محصول اوس سال کا   قدیم ہے یہہ معمول آیا چلا
کہ حضرت کے والد وقت تہا یہ حال   کہ جو عرض ہم نے کئے قیل و قال
یہہ کس کی مقدور مارے اوسے   گیا اوسکو جو مارنے خود مرے
یہہ سن شاہ کہایا بہت پیچ و تاب   بہت اوسکے دل مین ہوا ہے عتاب
سو عاقل نے سنکر یہہ سب گفتگو   سہیلی سے اپنی کہا جلد ا د
نظر بند سے تم کہو جلد جا   اگر حکم ہو تو شہنشاہ کا
مین جاتا ہون اب مارنے اژدہا   بفضل خدا مار کر آونگا
سہیلی نے جلدی سی جا شاہ سے   بہی کہنے لگی جو کہ عاقل کہے
یہہ سنکر نظر بند نے خوش ہوا   سمن کے طرف دیکہکر یون کہا
یہہ نوکر کے دل مین جگہہ کیون نہو   جو کس سے نہووے سو وہ اوس سے ہو
یہہ نظر اتہا مین اوسکتین خوب دیکہہ   وزیری دیا اوسکتین دیکہہ نیکسا

یہہ سب لوگ میری ستی کرکے ضد
نہ مانے میرے حکم کو ہو بجد
سمن نے کہا بہائی صاحب یقین
یہہ ہے مرد عاقل بہت دور بین
تمہارا ہے یہہ دل ستی خیر خواہ
جو صورت مین ہے خوب مانند ماہ
موافق تو درجہ کے لے فوج ساتھ
جو کچھہ اور درکار ہے سو لے ہات
تب عاقل نے آداب لایا بجا
ہی سامان کرنے کو دیری چلا
سہیلی کے پہر ہاتھہ سے شہ وہین
زبانی یہہ عاقل کو کہلائے ہین
سبہی عہدہ دارون کتین کو بلا
لیو تم جو درکار ہو بر ملا
یہہ سنکر ہر ایک عہدہ دار آئی ہین
سو عاقل اونہون کو یہہ فرمائے ہین
مین بصرہ چلا شاہ کے حکم پر
سیاحت کا سامان کرو جلد تر
سفر کو جو کچھہ ہووے درکار سو
میرے تئین تمہین جلد تر بہیجدو
وہ سب خوب ہی بول کر گہر گئے
سفر کا سر انجام عاقل لئے
وہ بہجوائے جلدی سے عاقل کے گہر
ہی عاقل رکہایا وہ سب دیکہکر
بہی عاقل لیا مول ایک ساڑنی
بہت تیز رو جلد ایک ساڑنی
موافق نظر بند کے حکم کے
ہی عاقل سواران لیا تہوڑی سے
کیا ہے وہ دونون مین ساز سفر
کہا شاہ سے آکے پہر شمشیر ز
سفر کا مین سامان کر کر تیار
اب آیا ہون رخصت کا امیدوا
یہہ سن شاہ ستی خوش ہوا
سو عاقل کتین پیار سے یون کہا

که مانند شیر اوسکو مت مار تو
خبرداری سے ره کے ہشیار تو
بہت جان کنین کو اپنے بچا
خبرداری سے اوسکین مار آ
بہت شه کنین جب لگا ہے برا
تب عاقل نے ہو زار رونے لگا
سمن بہی لگا رونے کنتین پکار
سب حضار رونے لگے ایک بار
للا کا منگا بہیجکر پاندان
دیا ہے وه عاقل کو شاه جہان
کہا شاه سونپا ہو نہین بر خدا
که جلد آؤ تم مار کر اژدہا
سو عاقل وہین شه کو کر کر نشاط
وه ڈیرے کے جانب چلا نیکذات
سہیلی بہی عاقل کے پیچہے گئی
اوسے جا کے ڈیرے مین کہنے لگی
تمہی جانے سے مین ہون اب بیقرار
میرا چین دل سے اوٹہا اور قرار
رکہو اپنی تم جان کنتین سنبہال
کہین اژدہے سے نہو پایمال
خداوه نبی کو تو سونپی ہونہین
که رخصت اپنا تم سی ہوتی ہونہین
سہیلی نے رو کر چلی اپنی گہر
وه ڈیرے مین عاقل رہا رات بہر

بیان روانه ہونا عاقل وزیر کا طرف شہر بصره کے

چلا اوٹہ کے وه سه پہر رات سے
بہی گہوڑے کے اوپر سوار ہو لئے
لیا اپنی ہمراه وه سنعارنی
رکہے اپنے اوسپا پر ضرورت سبہی
دیا اوسپا پہ دو شخص کنتین بٹہا
جو باورچی ایک آدمی دوسرا
فراغت سہج کا مونسی جب پای مین
وه لوگون سے تب اپنی فرمائے ہین

مین آگے چلا جاتا ہون تم تمام
میرے پیچہے آؤ سبہی خاص و عام

یہہ بولا سو عاقل روانہ ہوا
جو بخشی سنا سو ہوا گہبرا

دیا بہیج جلدی ستی کئی سوار
وہ گننے مین آئے ہین سب دو ہزار

سواران جو وہان آکے داخل ہوے
وہ عاقل کتئین وہ لگے پوچہنے

کہے سب نے اون کو کہ عاقل گیا
وہ جاتے وقت ہم سے یون تہا کہا

تمہین آؤ پیچہے مین آگے چلا
تمے سارے آئے سو بہتر ہوا

یہہ کہکر وہین کوچ کر سب چلے
جو عاقل کتئین تا ملاوین پرے

کہ اون سب کے آگے تہا عاقل گیا
ہے اوترا وہ اک جہاڑ کے نیچے جا

پکاکر کے کہانے کو کہایا ہے وہ
ہی آرام تہوڑا سا پایا ہے وہ

پیچہے وقت جب سہ پہر کا ہوا
سو عاقل نے پہر کوچ کرنے لگا

ہی ایسے ہین جو لوگ پیچہے اٹہے
وہ عاقل کتئین آن کر سب ملے

پہر عاقل نے اون سب ستی یون کہا
تمے آؤ پیچہے مین آگے چلا

یہہ بولا سو گہوڑے پہ ہو کر سوار
چلا ساڑنی ساتہ لے نامدار

وہ جلدی سے پہر فوج نے کوچ کی
ہی عاقل کے پیچہے سے جلدی چلی

اسی طور دوسرا کئے پہر مقام
سو عاقل کو بوڑے مین جاکر تمام

یہہ ڈیرے ہین حاضر تہے اوترو آ
کہ خاصہ ہی حاضر ہے کہا و منگا

تب عاقل نے اون سب سے بولا وہین
تمہین کہاؤ کہانا مین کہاتا نہین

اوترنا مجھے دور کہین خوش لگا
یہہ ڈیرے مین رہنا نہین خوش لگا

سو عاقل کے وہان نشان کچھہ نہ تہا
اوسی واسطے وہ کنارہ کیا

وہ لوگ اوسکے اسطرح کو دیکہہ کے
ہین آپس مین یون بات کرنے لگے

یہہ آخر کو پاجی کا پاجی رہا
یہہ خدمت کو یہہ شخص لایق نہ تہا

وہ سب اسطرح باتین کرنے لگے
یہہ کامونپہ عاقل کے چلنے لگے

اسیطرح عاقل نے پہر جلد تر
چلا ہے وہ بصرے کے راہ کو پکڑ

لکہا خط تہا بصرے کے عامل کو ثنا
وزیر ایک بہیجا ہون مین خیرخواہ

یہہ خط جبکہ عامل کو پہونچا ہے جا
وہ جلد ایسے طیار کرنے لگا

جو عاقل نے بصرے کے لگ بہگ گیا
خبر سنکے عامل نے باہر چلا

لیا فوج ساری اوٹہا اپنے ساتہ
اوہودے پہ بیٹہا اپے اپنے نیکذات

طوایف بہی اپنے لیا ساتہہ او
چلا پیشوا جلد عاقل کے ہو

بیان داخل ہونا عاقل وزیر کا شہر بصرہ مین اور استقبال کرنا عامل بصرہ کا اور دریافت کرنا احوال اوس کا

وہ دن جاکے جب دوسرا دن ہوا
سو عاقل نے بصرہ مین داخل ہوا

اودہر سے جو عامل نے آکر ملا
نہ پہچانا عاقل کتئین کوئی ذرا

وہ ہودے مین دیکہہ اوسکتئین غش کیا
جو کوئی دیکہا اوسکو سو غش غش کیا

اوسے دیکہہ عامل نے دل مین کہا
یہہ عاقل کا شاید ہے کوئی پیشوا

اتے مین وسی فوج اوسکو جو سب
سو عامل نے دل مین کہا اپنے تب
اسی فوج مین ہو گا عاقل کہین
جو فوج آئی نزدیک اوسدم وہین
لگا پوچھنے اُن سے عامل وہین
وزیر ہے کہان تم کہو میرے تئین
کہے سب نے تنہا جو گھوڑے پہ تہا
وہ عاقل وزیر ہے نظربند کا
یہہ سنتے ہی عامل اوتر کر چلا
جو جلدی سے عاقل کو جا کر ملا
جو آداب جلد ایسے لایا بجا
وہ عاقل سے یون عرض کرنے لگا
مین حضرت کو بالکل تو پایا نہین
کرو عفو حضرت یہہ بندہ کتئین
تب عاقل نے عامل سے بولا یہ بات
مین خوش ہون تمہی آداب کے میر ساتہ
یہہ بولا سو بھرے مین داخل ہوا
جو دار الامارہ مین اوترا ہے جا
تب عامل نے کنجیان قلعہ کے لے آ
نذر جلد گزرانا عاقل کے جا
وہ عامل سے عاقل نذر کو لیا
وزیر اوسپہ پہر مہربانی کیا
پہر عامل کیا عرض یون از وزیر
جو خاصہ کو حضرت کے اب کیا ہے دیر
مین حضرت کا خاصہ رکہا ہون پکا
ہوا حکم تو لاؤن اوسکو منگا
پہر عامل نے عاقل سے کہنے لگا
کہ کہانے کتئین مین تو ناکہاؤنگا
مگر تم وہ کہانا منگالو تمام
یہہ مجلس کو سارے کہلاؤ تمام
یہہ سنکر وہ عامل نے حیرت کیا
سبہی کہانا پہر رو برو وہ منگا
بہی تقسیم سارا کرایا طعام
سپاہ اور مجلس کو پہنچا تمام

تب عاقل نے معمولی کہانا منگا
تناول کیا نائب بادشاہ
پہر عاقل نے بولا ہے عاقل ستی
اوترنے مجہے دیو ایک کوٹہری
وہ عامل نے یون عرض کرنے لگا
یہہ دارالامارہ ہے سب آپکا
غرض کوٹہری ایک عاقل لیا
دیکہا اوس جگہہ ہے چہپرکٹ پڑا
چہپرکٹ کتین جلد لیسے وہ اوٹہا
تب اپنا بچہانا کیا ہے منگا
ہمیشہ وہ خیمہ مین رہتا اتہا
یہان جو حویلی مین اوترا ہے آ
نہایت اوسے چین و آرام تہا
طبیعت کو اوسکے بہت خوش لگا
سو عامل کتین پہر بلا بیچ کے
وہ حال اژدہا کا لگا پوچہنے
سو عامل نے عاقل سے کہنے لگا
پٹیل ایک بولا ہے میرے سے آ
پٹیلان سبہی اوسکتین مانتے
اوسے پیر کر اپنا پہچانتے
وہ بوڑہا ہے اور سب مین ہے معتبر
جو بولا ہے اسطرح سے آن کر
وہ کل صبح کو آئیگا در حضور
بہت کچہ شرف پائیگا در حضور
بہی یہہ سنکے عاقل بہت خوش ہوا
وہ عامل نے پہر اوٹہہ کے گہر کو گیا
بہی عاقل نے تہوڑا سا سو کر اوٹہا
پہر عامل نے یون عرض آکر کیا
کہ خاصہ ہے تیار اب شام کا
ہوا حکم تو لاؤن اوسکو منگا
کہا اوسنے کہانا بٹاؤ تمام
مجہے بہیجدو ایک خوان طعام
تمے کل سے کہانے کو میرے لئے
خبردار ہرگز نہ پکوائے

وہ عامل نے میووں کو طبقوں مین بھر
لے آیا ہے عاقل کے پہر جب نذر
تب عاقل نے میوہ بٹایا تمام
اپہے بہی لیا اسمین سے اک دو آم
پہر عاقل نے کہانے کو کہا رات کا
بلایا ہے عامل کو اپنے جگا
لگا پوچہنے اوس سے بھرے کا حال
وہ دونو نہین سوئے لگا قیل و قال
یہہ عاقل نے بھرے کا احوال سن
لگا اوس سے کہنے کو پہر اک سخن
کہ باروت تم اب بنائیے تسین
کرو حکم شورا پیسانے کتین
نہایت ہے باروت سے مجھکو کام
پیسا جلد مجھکو دلاؤ تمام
وہ کل سے دلاؤ پسائیکا کام
تمے جلد اوس کا کرو اہتمام
تمے دیکھکر مین بہت خوش ہوا
مجھے کام اپنا بہت خوش لگا
یہی ہے کام بھرے کا تم پر بحال
سلامت روی کی ہے صاحبین چال
یہہ سنکر وہ عامل نے تسلیم کر
چلا ہوکے رخصت نکل اپنی گھر
صبح جب ہوی اور عاقل اوٹھا
نماز و وظیفہ سے فارغ ہوا
جو اتنے مین عامل نے جلد بیسے آ
کیا عرض عاقل کے نزدیک جا
وہ بوڑھا پٹیل آکے حاضر ہوا
سنا سو یہہ عاقل نے اوٹھکر چلا
بیٹیں آکے مجرا کیا سامنے
سلام اوس کا لیکر یہہ عاقل کہے
مجھے بول نکلیگا کب اژدہا
تو رہنے کا گہر اوس کا مجکو بتا
وہ نکلیگا کس روز کسوقت کو
مجھے اوس کا پتا بتا دیجیو

اوسے لیکے ہمراہ عاقل وزیر
چلا دیکھنے ہت کو وہ شرزہ شیر
جب عامل نے ہمراہ چلنے لگا
تب عاقل نے عامل سے بولا نہ آ
اوسے لیکے ہمراہ عاقل گئے
جہاں اوس کا ہت تہا سو دیکہے اوسے
پہر عاقل نے اسطرح پوچہا اوسے
نکلنے کو عرصہ ہے کتنا اِسے
کہا وہ کہ باقی رہے ہیں سہ ماہ
نکلنے کتئیں وہ بلائے سیاہ
یہہ سنکر اوسے ایسا عاقل کہا
نکلنے کے دو روز آگے تو آ
مجہے اطلاع کر دے اے نیک کار
بہت خوب اوسنے کہا ہے پکار
کہا اوسکو ہر روز آ ایک بار
دیا اوسکتیں پہر روپے دو ہزار
سو عاقل نے پہر وہان سے گہر کو چلا
اسیطرح سے پہر وہ رہنے لگا
وہ باروت ہر روز بنتی تہی جو
گذرتی تہی عاقل کے آ روبرو
جو باروت حد سے زیادہ بنی
اسیطرح سے پہر بہی بننے لگی
یہی ایک دن پٹیل آکے کہنے لگا
نکلنے اوسے ایک ہفتہ رہا
بہی عاقل نے عامل سے بولا کی پہر
وہ کچہ راز مخفی کو کہولا ہے پہر
کہا پہر تو تم بیلداران بلا
رکہو تم سے وے ہی جو حاضر کیا
وہ عامل نے سب بیلداران بلا
جمع کرکے بولا ہے عاقل سے آ
منادی کرایا ہے عاقل وزیر
نہ کوئی اولیسا جاوے برنا و پیر
پہر عاقل نے گہوڑے پہ ہوکر سوار
چلا جلد لے بیلداران وسار

پٹیل اور عامل سے بولا ہے وہ
شروع یہان سے تم کریو سب کھودنا
پٹیل اور عامل سے عاقل کہا
کہداؤ تمے وہان تلک یہہ گڑھا
بہی عاقل نے پہر گہر کتین ہے گیا
وہ دونو نے آداب لائے بجا
پیچہے جاکے عاقل کو بولے خبر
تب عاقل نے عامل ستی یہہ کہا
یہہ بولا سو گہوڑے پہ ہو کر سوا
نکلنے اوسے تین دن رہ گئے
جب عاقل نے پہنچا وہ جنگل مین جا
کہ باروت عاقل بچہانے کتین
سبہی بیلداران بچہانے لگے
پہر عاقل نے دیکہہ اوسکتین خوش ہوا
رکہا اوسکے بتی کتین دور کین
پہر عاقل نے بہی یون منادی کیا
سبہی رات کو قلعہ مین آئیو
کہ ہمراہ میرے تمہین بہی چلو
بڑا ایک گڑھا جلد تم کہودنا
جہانتک نکلتا ہے وہ اژدہا
تمے جانتے سب ہین مین ہون نیا
وہ دو تین دن مین کہدائے گڑھا
شروع پہر کہدانا کئے ہین گڑھا
کہ تیار ہے وہ گڑھا کہود کر
تمے ساری باروت لاؤ منگا
چلا اوس جگہ وہ یل نامدار
جو عاقل نے یہہ فکر اوسکی کئے
تب عامل نے باروت بہی لیگیا
کیا حکم اوسکو لیجانے کتین
بچہا کر وہ دو دن مین فارغ ہوئے
دیا اوسپہ مٹی کو تہوڑی بچہا
جو چوکی بٹہا یا حفاظت کتین
نکلتا ہے وہ رات کو اژدہا
کہ باہر نہ کوئی قلعہ کے جائیو

بہی خود بالاخانہ پہ بیٹھا ہے جا
پٹیل اور عامل کو ہمراہ لیا
لیا ساتھ تنہا اپنے ہرکارے دو
وہ پہر ساڑھے نیان نے لیا جلد او
کسی شخص مین ہوش نین تہے بجا
کہ ہے رات کو کس کے سر پر بلا

بیان مین مارا جانا اژدہے کا تدبیر سے عاقل وزیر کے اور جانا عاقل کا اژدہی کے ہت مین

کہ جب دو گھڑی رات گئی ہے گذر
بیابان روشن ہوا سر بسر
دو شعلہ کے مانند دسنے لگے
پٹیل آکے عاقل سے کہنے لگے
یہہ آنکہہ اوسکے شعلہ مین دستے ہین جو
نکلتا ہمیشہ اسیطرح او
غرض وہ نکلنے لگا ایک بار
نکال اپنے من کو رکہا ایک کنار
وہ آدہے کے اوپر نکل جب چکا
پٹیل اسطرح تب ہی کہنے لگا
یہہ باہر نکلکر اے عالم پناہ
کریگا یہہ عالم کو سارے تباہ
یہہ عاقل نے سن کر بلا سارنے
کہا بتی سلگاؤ جلد سی ستی
وہ عاقل سے سن سارنی کا سوا
کہا جاکے بتی دیو ایک بار
یہہ سنکر دئے ہین وہ بتی لگا
وہ جنگل مین ایسا تڑاقا ہوا
وہ آواز ہوتے دہوان ایک ہوا
سو بعد از سے بد بو کا بہکا داوٹہا
تب عاقل نے ہرکارون کتین بلا
کہا دیکھہ آؤ تمے جلد جا
جو ہرکارے عاقل سے رخصت ہوے
وہ جنگل مین جا دیکہکر سب پہرے

کہے آگے وہ اژدہا جل گیا
وہ باروت کے زور سے گل گیا

یہہ سنکر سبہی مرد و زن خوش ہوے
سب آرام سے رات کو سو رہے

جو عاقل اوٹہا دو گہڑی رات سے
چلا فارغ ہو کر سبہی بات سے

وہ گہوڑے پہ جلدی سے ہو کر سوار
وظیفہ کو پڑہتا چلا ایک بار

وہ جاتے ہی من کو لیا ہے اوٹہا
بہی بعد از وہ جنگل مین سارا پہرا

پیچہے دیکہنے کو چلا ہت کتین
اوترا اپنے گہوڑے سے آیا وہین

اوسے ایک عجائب تماشہ دسا
سو ہت مین سے دروازہ دکہنے لگا

بہی عاقل نے دیکہہ اوسکو حیرت کیا
جو نزدیک دروازے کے وہ گیا

وہ دروازہ کو یہہ لگایا جو ہاتہہ
سو دروازے کے کہل گئے دونو پاٹ

کہ عاقل رکہا مَنْ کو تہا ہاتہ مین
سبب من کے در کہل گئے بات مین

کہ وہ آہنی در تہا سرتا بہ پا
بہی عاقل نے جب اوسمین داخل ہوا

بہی پیتل کا دروازہ وہان اک دسا
چلا وہان بہی یہہ لیکے نام خدا

پیچہے اوسکے پہر مس کا آیا ہے در
سو اوسمین بہی جب یہہ گیا نامور

دسا اوسکتین پہر جو نظر کیا در
وہان سے بہی پہر یہہ گیا ہے گذر

اوسے ایک در وہان طلا کا دسا
سو وہ بہی اوسیطرح سے کہل گیا

وہ دروازے سے بہی ہوا جب یہ پار
دسا ایک جواہر کا در خوش نگار

بہت دل مین اپنے وہ حیران ہوا
جب عاقل نے نزدیک اوسکے گیا

وہ دروازہ بہی ہاتہ لگتے کہلا
گیا اوس مین عاقل لے نام خدا
وہان جاکے دیکہا تو اک باغ ہے
ارم پر بہی اوس باغ کا داغ ہے
بہت خوبصورت ہے باغ جہان
صفت اوسکی لکہنے کو طاقت کہان
وسی ایک حویلی پہر عاقل کتین
بہی عاقل چلا اوس حویلی مین وین
بہی نزدیک وہ جاکے دیکہا تو کیا
یکایک اوسے ایک جہولا دسا
وہ جہولے مین ایک نور اوسکو دسا
اوسے دیکہہ غش کہاکے وہ گر پڑا
اونے بہی اودہر غش کری ایکبار
بہی دوڑے ہین پریان سبہی درکنار
سو چہڑکیان ہے جلدیسی لاکر گلاب
پری کو جو پہر ہوش آئی شتاب
کہ جلدی سے اوٹہکر چلی ہے پری
کہ جان یہہ پڑا تہا سو زنک پری
کہی جلد جاکرے آؤ گلاب
منگا اوسکے منہ پر وہ چہڑکی شتاب
چہڑکنے مین اوسکو تب آئی حواس
جو دیکہا ہے وہ آفتاب اپنے پاس
پہری بولی اوسکو تو چل اوٹہہ ای یار
تو آسودہ ہو گہر مین چل ایک بار
غرض اوسکو لیگئی پری نے اوٹہا
سو جلدی سے جہولے پہ لی ہے بٹہا
سبب اوسکے آنیکا پوچہی اوسے
ہے عاقل کو پہر بولی اسطرح سے
کہ شاید مرے باپ کو تونے مار
جو آیا ہے اس جا پہ اے میرے یار
وہ جیتا تو مقدور کیا تہا تجہے
کہ اس جا پہ تو پاؤن کو رکہہ سکے
یہہ بولی سو اکیبا رونے لگی
وہ آنسو سے منہ اپنا دہونے لگی

تب عاقل نے پہر دلمین حیران ہوا   پری سے وہ اسطرح کہنے لگا
ترے باپ کتئین نمارا ہون مین   مگر اژدہا ایک مارا ہون مین
پری نام جب اژدہے کا سنی   وہ رو رو کے ایک بار بیہوش ہوی
پری بولی وہ تو میرا باپ تہا   وہ برقع مین تہا دیو نہ سانپ تہا
بہت ہاتہ پاون اوسکے پڑتی تہی مین   نکلنے کو باہر نہ دیتی تہی مین
میرے ڈرستی نین نکلتا تہا وہ   نہین تو وہ ہر سال چلتا تہا وہ
اوسے اب بہی مین نے ندیتی رضا   مگر اوسکی اس سال مین تہی قضا
کہا اوسنے دل اب بتنگ ہے میرا   کہ انسان کو کہا کے آون ذرا
یہہ کہکر وہ میرے سے رخصت ہوا   مین لاچار ہوکر اوسے دی رضا
پری سے یہہ سنکر کے عاقل کہا   کہ مرنے مین موذی کے ہوگا بہلا
بہی عاقل نے پوچہا پری سے ہی پہر   کہ تیرا تہا کیا یہہ حقیقی پدر
کہی سن مین کہتی ہون قصہ مرا   مرا سارا احوال سن تو ذرا
حقیقی میرا جو کہ ہوگا پدر   وہ جنات کا ہے شہ بحر و بر
ہوے عمر مین اوسکو فرزند دو   مین اک اور بہن میری ہے خرد جو
مرا نام اوسنے رکہا پہول پری   بہن کا وہ نام اوس ستی مین کہی
کہ جب اژدہے کو تو آیا ہے مار   میرا باپ یہہ دونون تہی یار غار
کہ یہہ غم مین رہتا تہا اولاد کے   میرا باپ اس حال مین دیکہہ اوسے

مجہے گود مین اوسکے ڈالا ہے لا
بہت ناز و نعمت سے پالا اونے
اگر عشق تیرا نہ ہوتا مجہے
تب عاقل کہا اب ہی کچہ نہین گیا
پری بولی اب کیا جلاؤن تجہے
غرض اب تو جو کچہ ہوا سو ہوا
یہ باتون کے کرنیکے بعد از ستی
کہ اے شاہ عاقل ہے حاضر طعام
بہی عاقل کہا پہر پری ساتہ یون
پری نے کہی ہے پہر عاقل ستی
کہ ہم پہول لینے ترے ملک مین
ترے ملک کا نام موگریان ہے
ترے باپ کا نام مسعود شاہ
یہہ عاقل نے سنکر تعجب کیا
پری اسلئے پہر منگائی طعام
مرصع کا طشت آفتابہ لے آئی
پری نے جو عاقل کو کہانا کہلا
کہ اسطرح سے باپ ہے وہ میرا
میری بات کوئی نہ ٹالا اونے
تو مین خاک کرتی جلا کر تجہے
تو اب جلد تر میرے تئین دے جلا
کہ مین خاک مین کیا ملاؤن تجہہ
میرا یار تو مجہ سے آکر ملا
پری نے یہہ عاقل سے کہنے لگی
اگر بولے تو تو منگاؤن تمام
کہ مین شاہ ہون کرکے سمجہی تو کیون
ہمارے سے ہی بات کین ہے چہپی
ہمیشہ مین آتی ترے ملک مین
تو عاقل ترا یہہ سن و سال ہے
ترے مان کا یہہ نام اے بادشاہ
سو پہر اوسکے بعد از سے ہنسنے لگا
جو دستر بچہا کر چنائے تمام
اور عاقل کے پہر ہاتہ کتئین دہولائی
وہ دی ہاتہ سے اپنے بڑیان بنا

اونے پان کہاکر پری سے کہا
پری بولی جانے نہ دونگی تجہے
پری ساتہہ عاقل نے پہر یہہ کہا
کہ مین آتا ہون پل مین جاکر شتاب
پری بولی اس شرط سے مین رضا
اگر وعدہ چہوٹا تو اپنا کیا
دوعدہ پہ عاقل نے راضی ہوا
سبہی اوس درون کو بہی بندتا چلا
بہی دیکہا خلق کو ہے زیر و زبر
سبب کیا کہ یہہ خلق ہراسان ہین
وہ سائیس نے اسطرح سے عرض کی
یہہ باتو نین تیتے تک وہ عامل نے آ
کہا ہم تو دہونڈتے ہین حضرت کتئین
ہے شکر خدا جو کہ حضرت ملے
تب عاقل کہا کوہ پر مین چڑہا
پہر عاقل نکل وہان سے گہر کو گیا
کہا اشتہا وہ میرے تئین نہیین
مجہے حکم دے تاکہ مین جاونگا
کہ تو باپ کا غم بہولایا مجہے
میرے تئین تو اسوقت دینا رضا
نہین تو میرے کام ہونگے خراب
تجہے دیتی ہون سہ پہر کو تو آ
میرے ہاتہ سے بچ کہان جائیگا
پری کا یہی حکم لیکر چلا
یکایک جو اس ہٹ کے باہر ہوا
وہ سائیس سے پوچہا ہے یون نامود
تفکر سر سارے پریشان ہین
ہے حضرت کے خاطر خلق گہابری
ملا آکے عاقل ستی اوس جگا
سبہی شہر کے تل کو اوپر کردین
کہو آپ ہم سے کہان تہے گئے
کہ جنگل مین ٹلنے اور کہانے ہوا
وہ لوگون نے کہانے کو حاضر کیا
یہہ بولا سو جا سو رہا ہے وہین

جو گئے وقت کے بعد ازان وہ اوٹہا نماز ظہر سے بہی فارغ ہوا
وہ عاقل کپتین کو بلا بعد ازان لگا بولنے عاقل نوجوان
کیا تہا مجہے حکم دو بادشاہ مین ایک حکم اوس کا لے آیا بجا
ہون اب حکم دوم کے پے مین لگا خیال اب تجہے میرا چہوڑدو ذرا
میرے آنے جانیکا کچہہ جستجو اب ہرگز تجہے کوئی بہی مت کرو
کہ جب چاہے جی میرا تب آونگا بہی جب جی تنگیگے میرا تب جاؤنگا
جو کرنے کے کامان بہی کرلو تجہے مین جب آؤنگا تب کہو میریسے
نظر بند کو ایک عرضی لکہو کہ مین اژدہے کو جو مارا ہون سو
دکہاکر مجہے تم روانہ کرو کہ شاہ فکر سے ہوگا در جستجو
یہہ بولا سو گہوڑے پہ ہوکر سوار چلا ہے وہ ہست کے طرف نامدار
وہان جاکے گہوڑیسے اوترا ہی وہ نفر ساتہہ اسطریح بولا ہے وہ
یہہ بولا سو اوسکو روانہ کیا وہ سائیس دسینے سے جب رہ گیا
تب عاقل نے دروازون کا رخ کیا دکہامن چلا وہ دران کہولتا
مرصع کے جب در کو کہولا ہی جا عجائب اوسے وہان سمایا دکہا
وہ جہاڑون کی سبزی و ٹہنڈی ہوا کہ جب دو گہڑی دن تہا باقی رہا
پریان اپنے تئین کر بناؤ سنگار لگیان پہرنے چمنونمین وہ خوش نگار
سنواری تہی اپنے کو بہی پہل پری سو عاقل ہکے وہ منتظر تہی کہڑی

وہ سولا سو اپنے کو کر کر سنگار
ہوا گلشن ہے ابرون کی جیسے بہار
وہ جہو نین پہرتی تہی ہو بیقرار
وہ عاقل کی تہی منتظر و لنگار
جو عاقل گیا دیکھتا یہہ بہار
پری دوڑی دیکھہ اوسکتین ایکبار
کہی اوسکو کیون تو لگایا ہے دیر
کیا جہوٹا وعدہ ہے کیون اے دلیر
کہا مین تہا ماندا سو جا سو رہا
اوٹہا سو تیرے پاس آیا چلا
سو عاقل کا پہر وہ پکڑ لیکے ہاتہہ
چلی پہرتی وہ باغ مین ساتہ ساتہ
لگے گائنین گانے کو ایک بار
سما یا عجب وہان ہوا اور بہار
ہوی جب شام کا وقت ہونے لگا
پری ساتہہ عاقل نے پہر یہہ کہا
چلو گہر کتئین تم ہوی ہے جو رات
پری ساتہ عاقل کہا یہہ جو بات
کہ یہہ دونون پہونچے ہین جب گہر کو آ
ہوی کا روشنی گہر مین سب جا بجا
پریان آکے دستر بچہایان تمام
چنیان اوسپہ خاصہ کا لے آ طعام
وہ دونون نے کہانے کتئین کہائے ہین
کہ نعمت کا دونو مزا پائے ہین
جو پہر پاندان کو منگائی پری
سو عاقل کو بیڑیان کہلائی پری
طوایف جو پہر ناچنے آئے ہین
لگے ناچنے اور وہ گائے ہین
کہ جب دو پہر شب گذر کر گئی
سو برخاست مجلس پری نے کئی
پری بولی عاقل کتئین برملا
چپہر کٹ پہ سو آ میرے بادشاہ
تب عاقل نے بولا کہ نہ سوونگا
کہ مین تخم عصیان کا نا بوونگا

مین سوتا ہون مسند کے تکیہ کو لے
چہپرکٹ کی حاجت نہین ہے مجہے
پری نے جب عاقل سے ایسا سنا
چہپرکٹ منگائی ہے ایک دوسرا
بچہائی منگاکر چہپرکٹ کو جو
مرصع کا سارا چہپرکٹ تہا وہ
چہپرکٹ مرصع کا تہا بے بہا
بہی عاقل کے خاطر بچہائی منگا
سہیلیان کتین وکئی تہی تعین
کہ عاقل کے چوکی مین رہی یقین
سو لاچار عاقل نے سویا ہے جا
پری اپنے سوئی چہپرکٹ پہ آ
پچہلے صبح ہونے وہ دونو اوٹہے
نماز و تلاوت سے فارغ ہوے
اوسیطرح سے وہ منگائی طعام
اوسیطرح شاہ کو کہلائی طعام
تب عاقل پری سے رضا پہر منگا
پری بولی عاقل کو اے بادشاہ
رضا دیتی ہون اک میری بات سن
میرے پاس رہ آٹ دن بے سخن
تو یہہ آٹ دن باہر کہین بہی نہ جا
تیرے عشق سے دل ہے میرا بہرا
تجہے دیکہنا دل کو میرے ہے سکہہ
تجہے دیکہہ ہوتی میرا درد کہہ
پری سے یہہ عاقل نے سنکر کہا
مین آتا ہون کر بندوبست ابتو جا
رضا دے مجہے اب تو جاتا ہون مین
کہ کل سہ پہر وقت آتا ہون مین
کہ مین جاکے تاکید کر سب کہتین
جو پہر آٹہ دن آکے رہتا ہون مین
یہہ سنکر پری اوسکو دی ہے رضا
سو عاقل نے خوش ہوکے باہر چلا
پہر عامل نے عاقل سے آکر ملا
نظر بند کے خط کے تئین کو پڑہا

وہ عرضی کا مضمون اسطور تہا
کہ مارا تہا جس طور سے اژدہا
جو بجرے کا روداد تہا سو سبہی
مگر نہین لکہا تہا جو حال پری
پہر عاقل نے عرضی روانہ کیا
غرض پہونچی عرضی شہنشاہ کو جا
نظر بند عرضی مطالعہ کیا
سب ارکان دولت کو اپنے بلا
کہا یہہ پڑہو کیا ہے عاقل لکہا
وہ خط پڑہکے اپنے دئے سر جہکا
اونہون کو ہوی ایسی شرمندگی
کہ دشوار ہوئی اونکو پہر زندگی
غرض ریزہ ریزہ ہوے ایکبار
سمن سے نظر بند بولا پکار
اوسے مین نہ چاہون تو چاہون کسے
اب اس سے زیادہ بڑہاؤن اوسے
یہہ ہین لوگ بیہودے نمک حرام
کہ وہ خیر خواہ ہے مرا نیکنام
سمن بولا وہ دل سے ہے خیر خواہ
اوسے دوست جانو اے عالم پناہ
یہانکی تو یہہ ہو چکی گفتگو
ذرا حال عاقل کا اب تم سنو
جو عاقل نے کر بندوبست اپنا سب
درست اپنے کر کردہ کامونکو سب
کہا آٹہ دن مین نہین آؤنگا
کہ مین شاہ کے کام پر جاؤنگا
تمہین دیکہنا یہان کے سب ملکے کام
مین جب آؤنگا حال کہنا تمام
یہہ کہکر ذرا اوسنے سو کر اوٹہا
اوسی ہشت کے جانب کو عاقل چلا
پہر عاقل نے سائیس کو کہدیا
تو ہر صبح گہوڑے کو اسجالیا
یہہ بولا سو بہشت مین داخل ہوا
پری آکے لیگئی اوسے پیشوا

خوشی ساتھ وہ دونون رہنے لگے
وہ پہر ایک کو ایک چاہنے لگے
پہر ایک روز عاقل سے بولی پری
نہائی نہین مین بہت دن ستی
نہانے مین جاتی ہون اے بادشا
تو اس جا اکیلا رہیگا خفا
مین کنجیان تجہے دیتی ہون اب منگا
تو سب کوٹہریان دیکہہ پہر جا بجا
نہ کہولو جو ہے بیچ کی کوٹہری
یہہ بولی سو کنجیان منگا کر وہ دی
گئی بعد ازان وہ نہانے کتئین
پہر عاقل نے کنجیونکو لیکر وہین
وہی کہولا عاقل نے جا کوٹہری
کری منع تہی جسکتئین وہ پری
جو عاقل نے وہان جاکے دیکہا تو کیا
گنوارہ ہے اوس جائے پر جہولتا
ایک عورت کتئین طوق و زنجیر کر
وہ جہولے مین ڈالے ہین اوسکو جکڑ
وہ صورت مین عورت بہت ہی حسین
اوسے دیکہہ عاقل ہوا ہے غمین
جہولاتیان ہین اوسکو بہت عورتان
وہ عاقل کتئین دیکہہ سب غش کیان
وہ قیدی بہی غش کہا گئی ایک بار
یہہ حالت کو دیکہہ عاقل ہوشیار
سو جلدی سے چہڑکا ہے قیدی پر آب
چہڑکنے سے ہشیار ہوئی وہ شتاب
پہر عاقل نے اوس زن سے کہنے لگا
یہہ کیا حال ہے کہہ تو مجہ سے ذرا
تو کیون اس خرابی مین ہے بولدے
میرے پر تو اس راز کو کہولدے
اوسے دیکہکر اوسکو ہمت ہوئی
سب احوال اپنا وہ کہنے لگی
کہا جو سمن تہا سو بولی تمام
کہ نرگس پری بولی وہ اپنا نام

حقیقی ہین پہول پری کی ہو نہین
کوئی جا پری کو کئے ہین خبر
پری کو جو غصہ ہوا ہے زیاد
پری کے جو آمد کو دیکہا ہے وہ
تیرے دوست سے مین ملاؤن تجہے
وہ اتنے مین نزدیک آئی پری
مین تاکید کیا تجہکو نہین تہی کئی
تہا مجہکو معلوم عاقل کہا
نہین سمجہا تہا وہ دوسری کوٹہری
یہہ بولا سو عاقل گیا گہر کنتین
ہی نہا کر پہن کپڑے آئی پری
میرا سب گنہ عفو کر بادشاہ
ہی عاقل لگا کہنے اوس سے پہرا
کہین دوست کی بات لگتی بری
اسیطرح سے پہر وہ رہنے لگے
جو عاقل ہمیشہ مکدر رہے
سبب کیا یہہ رہتا ہمیشہ خفا
رکہی قید کر اس جگہہ میرے تئین
پری نے نہانے کو موقوف کر
وہ عاقل کے پاس آئی مانند باد
سو نرگس پر لیسے کہا جلد وہ
کہ اس قید سے اب چہڑاؤن تجہے
پہر عاقل کو غصہ سے کہنے لگی
پہر اوس سے یہی تو کہولا یہ کوٹہری
مین یہہ کوٹہری کر کے سمجہا تہا
سمجہا تو نہ کہولتا اے پری
نہانے کنتین پہر پری گئی وہین
اور عاقل سے یہہ عذر کرنے لگی
میرے تئین تو اوسو قتئین خشم تہا
تیری بات کا مجکو نہین ہے گلا
تیری یار جانی ہے تو اے پری
اسیطور سے دن گذرنے لگے
پری اوسکتین دیکہہ دل مین کہے
مین لیون بہید دل کا تو اوسکے ذرا

پہر عاقل سے ایک دن پری نے کہی
خفا مین ہمیشہ تجہے دیکہتی

سبب اسکا معلوم نین ہے مجہے
ترا حال دل مجہ سے سب بولدے

پہر عاقل پری ساتہ کہنے لگا
ترا سا مجہے دوست کین نہ ملا

مرا حال سارا کہون تیرے تئین
کبہی بولونگا مین پر اسوقت نین

کہ جب اسطرح سے ہوے اٹہہ دن
پری سے کہا عاقل اے بنت جن

میرے تئین تو اب جانیکو دے رضا
کہ باہر بہت دن سے مین نین گیا

مجہے حکم دے تو مین اب جاونگا
کہ پہر اپنے اوقات پر آونگا

سو عاقل کو دی ہے پری نے رضا
کبہی وقت پر اپنے جلدی سے آ

جو عاقل نے لے حکم باہر گیا
تب عامل نے عاقل سے آکر کہا

وہ ہفتہ مین جو کچہ کیا تہا سو وہ
کیا عرض عاقل کے سب روبرو

یہہ عاقل نے سنکر بہت خوش ہوا
جو پہر کام کرنے کے تہے سو کیا

پہر وعدے پہ عاقل نے نہین گیا
جو وہ پہول پری ساتہ جاکر ملا

اسیطرح سے دن گذرنے لگے
سو وہ پہر خوشی سارے کرنے لگے

کہ ایک رات عاقل نے سونا جو تہا
بہت بیقراری سے رونا اوٹہا

تعنیات عاقل کے جو تہے پریان
یہہ حالت کتئین دیکہہ گہبرائیان

بہی جرات سے بولیان ہی عاقل کتئین
کیان عرض اوس شاہ کامل کتئین

کہ کیا ہم سے تقصیر ہماری ہوی
جو حضرت کو یہہ بیقراری ہوی

تب عاقل نے بولا نہین کچہ خطا
سہیلیان یہہ عاقل سے سنکر جواب
سب عاقل کا احوال بولیان اوسے
وہ عاقل کو دیکہی ہے روتا ہوا
پری بولی عاقل کو کیا غم ہوا
صحیح بول مجہ سے کہ کیا ہے تجہے
نہ چہوڑونگی مین تیرے تئین اب کبہی
تب عاقل کہا سن مرے حالکو
میرے ناز و نعمت تو سب جانتی
قضارا مین ایک دن گیا تہا شکار
اسیطرح سے راہ بہولا ہوا
جو ایک دن کیا حق سے رو کر دعا
کہ دو شخص رہ مین میرے تئین ملے
نظر بند جو ہے روم کا بادشاہ
میرے تئین وہ عزت بڑہانے لگا
جو دیکہا مین اب خواب مین اوسکو جو
بہت دن ہوے تجہکو بہرے کو جا
مین ایک بات کر یاد روتا اوٹہا
اوٹہایان ہے جا پہولپری کو شتاب
یہہ سن پہولپری آئی جلد سے
اور آنسو ستی منہ کو دہوتا ہوا
سہیلیون سے ایشاہ برہم ہوا
جو بیوقت روتا سبب بولدے
ترا حال جب تک سنون نہ سبہی
ہوا ہے مرے سر پہ جنجال جو
مین کس کا ہون بیٹا تو پہچانتی
سو راہ بہول نکلا مین ہو خوار و زار
مین پہرتا تہا صحرا مین سب جا بجا
سو رب نے اجابت کیا مدعا
سو ہم تینون مل روم داخل ہوے
حضور اوسکے مین جاکے نوکر ہوا
اواخر میرے تئین وزیری دیا
میرے تئین بولاتا ہے لے نام او
شتابی سے اب تو میرے پاس آ

میں اوس خواب کو دیکھہ روتا اوٹھا
مجھے یاد آتا مرا بادشاہ
یہہ سنکر پری نے متعجب ہوی
کہ یہہ نقل اوسکو عجب تر لگی
پہر عاقل پریسے یہہ بولا ہے جب
مجھے حکم دے جاکے آتا ہوں شب
میں پہر حکم لیکر مرے شاہ کا
ملونگا بہت جلد تجہ پاس آ
پری بولی بولا عجب تر یہہ بات
ہے تو ساتھہ میرے میں ہوں تیرے ساتھ
تو جائے جہان آونگی تیرے ساتھہ
یہی میں مقرر کری دل میں بات
میں تیرے پہ عاشق ہوں اے میر جان
نہ چھوڑونگی میں تیرے تئین ایک آن
وہ پہر صبح ہونے میں منہ ہاتھہ دہو
نماز اور وظیفہ پڑہا کر وضو
سو عاقل نے بعد از سے لیکر رضا
سفر کا سرانجام کرنے لگا
بہی جامہت کے باہر منادی کیا
جو عامل کتئین پہر بلا کر کہا
کہ یہان رہنے سے دل ہوا ہی تنگ
میں شاہ پاس جاتا ہوں اب بیدرنگ
تیاری کرو تم برائے سفر
کہ ہے کوچ میرا بہت جلد تر
وہ پہر اپنے لوگوں کو سارے بلا
کہا کوچ ہے آٹہوین دن مرا
تے بہی سفر کی تیاری کرو
کہ تیار مری سواری کرو
ایک ہرکارہ عاقل کو خط لادیا
کہ یہہ خط نظر بند کا ہے کہا
وہ خط کہول دیکہا تو عاقل ہے کیا
بڑی مہر سے ہے نظر بند لکہا
تو بصرے میں مارا ہے جو اژدہا
یہہ سن کر مرا دل بہت خوش ہوا

تو بیشک ہے میرا نمک پر حلال
تو کر دیکے بھرے کا سب بندوبست
تو ہو جمع خاطر میرے پاس آ
وہ خط پڑھہ کے عاقل بہت خوش ہوا
پہر عامل کو بولا ایک عرضی لکہو
درستی سے بھرے کے کامونکو کر
یہہ بولا سو عاقل چلا ہٹ مین تب
سو عاقل پری ساتہ بولا ہے جا
تو تیاری کرتی نہین کہا سبب
تیاری نہین کچہہ ہے ہمکو ضرور
پری سے پہر عاقل کہا یہہ مگر
پری ہنس کے بولی کہ ہے ایک گہر
مین اوس گہر مین جاونگی لے لوگ ساتھ
جہان مین کہونگی اوتارینگے وہ
پریون کے سفر مین مقرر ہے گہر
یہہ عاقل نے سنکر تعجب کیا
پری کو ہے آسان کرنا سفر
بہت خوش ہون تجھہ سے مین اے کمال
سبہی کام تو کرکے بالا وبست
بڑا امین کہا ہون تیرا مرتبہ
بہی آنکہون سے خط کو اوٹہا کر لگا
یہہ ہرکارے کے تم حوالے کرو
قدم دیکہو لگا آپ کے سربسر
یہان لوگ تیاری کرتے تہے سب
سرانجام مین سب سفر کا کیا
پری نے یہہ عاقل سے بولی تب
ہمین سب مین تیار اے باشعور
چلینگے تمہین بیٹھہ کس مین سفر
طلا کا وہ گہر ہے مرصع کادد
اوسے دیو اوٹہاینگے سب اتے ہاتھہ
جہان ایک پل مین پہراوینگے وہ
وہ ہر اک پری پاس ہے گہر یہ گہر
پری سے یہہ خوش ہوکے کہنے لگا
کہ وقت سفر گویا بیٹہے مین گہر

پری بولی بیٹھ آ مرے ساتھ تو
که ایک دن مین پہنچاتی ہون روم کو
پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
ترے ساتھ چلنا مجھے خوب تھا
ولیکن میرے لوگ ہمراہ ہین سب
رہونگا مین ساتہ اون کے سن بات اب
پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
نکل روبرو تو مرے شہ کے آ
پرستان کے تم تماشون کتین
چلو لیکے ہمراہ سارون کتین
نظر بند کتین دکہا دونگا مین
وہ خوش ہوگا دیکہہ اون تماشونکتین
یہہ سنکر پری بولی کچہ بات ہے
مجھے عشق ہے تو ترے ساتہ ہے
نظر بند سے کچہ مجھے کام نین
مین اوس کا کبہی بہی سنی نام نین
نہونگی کبہی روبرو اوسکے مین
مگر لیچلونگی تماشون کتین
پھر عاقل پری ساتہ بولا بہلا
تماشا تو دیکہے میرا بادشا
اسیطرح سے دن گئے سب گذر
رہے دن دو باقی براے سفر
تیاری لگی کرنے کتین پری
پدر اور خویشان کتین خط لکہی
کئی بندوبست اپنے گہر کا تخت
کئی خانہ کے کام اپنے درست
بہی دیون کو ایسے بلائی پری
محل کو اوٹہانے مقرر کری
طلا کا محل وہ درست یک کئے
ضرورت کا سامان ہمراہ لئے
سفر کو جو ایک روز باقی رہا
یہہ عاقل نے آکر پری کو کہا
پری بولی جسوقت ترا کوچ ہے
تب ہمراہ تیرے میرا کوچ ہے

پہر عاقل نے اپنے اوسی طور آ
سہیلیونسے عاقل نے اتنا کہا
ہوا وقت جب سہ پہر رات کا
پری کو بہی جا کر اوٹہایا ہے او
پری نے کہی جلد عاقل کو آ
نہین تو ہو کا رہیگا یقین
پہر وہ کہانا کہائے ہین دونون نے جب
کہ جاتا ہون مین تیرا حافظ خدا
پری بولی جب جاکے اوتریگا تو
خبر تیرے تئین بہینے کرواونگی
وہ دیوون کتئین پہر بلائی ہے وہ
اونہین دیکہہ عاقل بہت ڈر گیا
پری کو پہر عاقل نے کہنے لگے
مبادا یہہ کہا جاوے لشکر تمام
یہہ مقدور نہین دیکہیگے آنکہہ اوٹہا
بلائی یہہ دونون کو اسواسطے
یہہ ہو آدمی آوینگے تیرے پاس

چہپر کٹ کے اوپر وہ جا سورہا
مجہے سہ پہر رات سے دیو اوٹہا
سہیلیان اوٹہائے ہین عاقل کو آ
یہہ دونون نے جلدی سے مہہ ہاتہہ دہو
کہ تو ناشتا کرلے اے بادشاہ
کہ کہانا ملیگا تجہے کل نہین
سنو عاقل پری سے یہہ بولا ہے تب
تو کب آئیگی بول مجہکو ذرا
کہ منزل مین جسوقت پہونچیگا تو
جہان مین اوترتی ہون کہلاونگی
اور عاقل کتئین کو دکہائی ہے وہ
نہایت یہہ دلمین ہراسان ہوا
بہت دیو ہمراہ رہینگے ترے
پری ہنس کے بولی نہین ایسا کام
ہین آنکہین نکال اور دونگی جلا
کہ تو دیکہہ اون کو پہچانت رکہے
کہ عالم کو تاکین نہووے ہراس

خبر میری آکر کرینگے ادہر
تمے اون کتین دیکہکر سمجیو
پہری سے جب عاقل نے رخصت ہوا
سوار ہونے آکر کے باہر چلا
جو وہان جاکے دیکہا تو کیا شہر
که اپنے لئے ہین سبہی منتظر
پہر اتنے مین بصرے کا عامل نے آ
سو عاقل کتین آکے مجرا کیا
تب عاقل نے عامل سے کہنے لگا
جو لوگان کئے کام ہین شاہ کا
دو شالے دو پٹے تم اونکو دلاو
کڑے سونے روپے کے اونکو بنا
وہ عامل نے اون سب کتین لادیا
جو عاقل کا تہا حکم لایا بجا
پہر عامل نے عاقل سے یہہ عرض کی
که حاضر سواری کو ہے پالکی
اب حضرت ہوین خود بدولت سوا
یہہ عامل سے سن عاقل نامدار
کہا مجہکو گہوڑا سواری کو بس
کسی چیز کی دلمین نین ہے ہوس
سو گہوڑے کتین پہر وہ اپنے منگا
سوار اوسکے اوپر جو عاقل ہوا
کیا حکم پہر فوج کتین تمام
که آگے چلے جاو سب خاص و عام
پہر عامل سے بولا که اے نیکنام
بحال ہے ترے پر یہہ بصریکا کام
مین شاہ سے کرونگا تری سب ثنا
رے تئین ترا کام سب خوش لگا
جو پہر پاندان اور دو شالہ منگا
وہ عامل کتین کو دیا ہے اوٹہا
خوشی سے وہ آداب لایا بجا
ور عاقل کی تعریف کرنے لگا

در بیان روانہ شدن عاقل وزیر و پہولپری به شہر روم نزد نظربند شاہ

جب بصرسے عاقل روانہ ہوا
پہر عاقل نے دیکہہ اوسکو کہنے لگا
خوشی ساتہ بصر مین جا تو شتاب
چلا جبکہ عامل نے تسلیم کر
غرض دس گہڑی دنکو پہنچا ہے جا
بلا چوکیدارون کو بولا ہے وہ
نہ رو کو میرے پاس لے آؤ تم
وہ پہر حکم احکام کرنے لگا
خبر پہر جو عاقل کو پہنچائے ہین
سنا سو یہہ عاقل نے بولا بلاؤ
غرض اونکو عاقل کے وہان لیچلے
تب عاقل نے دربار برخاست کر
وہ گہر جاکے دونون نے بتلا دیا
تمامی وہ گہر تہا طلائی بنا
پہر اطلس کا پردہ تہا دروازہ پہ
کئے سارے تسلیم عاقل کو آ
یہی دیکہا جو آکر کہڑی ہے پری
سو عامل نے ہمراہ اوسکے چلا
قسم سر کی ہمراہ میرے نہ آ
جو کچہہ ہے دے بہیج فرد حساب
یہہ قسطنطنیہ چلے سربسر
وہ لشکر مین اپنے وہ داخل ہوا
کہ دو اجنبی شخص اگر آئے تو
خبر مجکو جلدی سے کرواؤ تم
ضرور اوسکو جو چوکی تہا سو کہا
کہ وہ اجنبی شخص دو آئے ہین
میرے روبرو اونکتین جلد لاؤ
سو وہ روبرو آکے مجرا کئے
چلا اون کے ہمراہ ہوشیر ہو
یہہ عاقل نے دیکہہ اوسکو حیرت کیا
مرصع کا سارا ہوا کام تہا
کہڑے لوگ تہے وہان صفین باندہکر
پہر عاقل نے اوس گہر مین داخل ہوا
وہ عاقل کتین دیکہہ کر ہنس پڑی

پری نے پکڑ ہاتہہ عاقل کا تب
دکہائی ہے وہ گہر پہرا اوسکو سب

وہ گہر دیکہہ عاقل بہت خوش ہوا
پری ساتہ حیرت سے کہنے لگا

سفر کا نہین رنج تمکو ذرا
تمہارے مین آرام ہوگا سدا

پری بولی عاقل کو اے بادشاہ
یہہ ناحق کے تو رنج مین کیون پڑا

ہے مشکل تجہے اسپ ہونا سوار
سفر کر مرے ساتہ اے میرے یار

پہر عاقل کہا مجہکو مطلوب نین
میرے لوگ کو چہوڑنا خوب نین

میرے حق مین سب ہوونگے بدگمان
مجہے بولینگے جادوگر بیگمان

پری بعد کہانا منگائی وہین
وہ مل بیٹہہ کہائے ہین کہانے کتین

پری نے منگائی ہے جب پاندان
رکہی روبرو شاہ کے لا پاندان

پری چاہی پہر ناچ کرنے کتین
تب عاقل نے بولا پری سے وہین

سفر مین پریان کو نہین ہوگا رنج
ہے آرام دیکہو کہین ہوگا رنج

مین ماندا ہون اب سونے دے میرے عزیز
کہ اوٹہنا ہے پہر رات سے میرے تیز

غرض اوسنے سویا رضا لیکے جا
پری سوئی اپنے بچہونے پہ آ

نہین ناچ دیکہی پری نے ذرا
سوا دوست کے ناچ خوش نین لگا

پہر شب سے عاقل نے ہشیار ہوا
پری کو اوٹہا کر منگا ہے رضا

پری نے کرائی اوسے ناشتہ
وہ کہانا کہلا کر عطا کی رضا

تب عاقل نے پہر وہان سے باہر گیا
وہ کل کے طرح کوچ وہانسے کیا

وہی طور سے شخص دو آئے ہین
خبر لا کے عاقل کو پہونچائے ہین

اوسی طور سے عاقل نام دار
رہا رات کو اوس جگہہ کامگار

سفر اسطرح سے وہ کرنے لگے
کہ جب سرحد روم داخل ہوے

عرضداشت عاقل نظر بند کتئین
لکہا اور روانہ کیا جلد وین

قدم دیکہنے پہر کے آیا ہون مین
فلانے جگہہ آکے اوترا ہون مین

نظر بند خط پڑھ ہبت خوش ہوا
سو عاقل کو خط آو کر کر لکہا

پہر عاقل وہ منزل مین اوترا ہی جا
کہ اک روز تہا روم کا راستہ

پری نے تب عاقل کو ناگہ خبر
پریان اپنے بلوائے دو معتبر

کہی تم نظر بند کتئین دیکہو جا
بہت غور و دریافت کر کر ذرا

خبر کان مین آکے بولو مجہے
وہ دونون پری سے ہو رخصت چلے

وہ دیکہیان سو آکر یہ لایان سخن
نظر بند تو نین مرد لیکن ہے زن

کہین اوسکی صورت کا ہم کیا حساب
ہے وہ ماہ جون پنجۂ آفتاب

سہیلیان کہڑیان گرد ہے اوسکے پاس
نہین مرد جاتا ہے کوئی آس پاس

مگر مرد بیٹہا ہے کوئی اوسکے پاس
کہ ہے دوستی دونون بیقیاس

پری نے یہہ سن قصہ حیران ہوی
بہت دلین اپنے پریشان ہوی

پری پاس عاقل نے جاکر کہا
ملونگا علی الصبح مین شاہ سے جا

پری نے یہہ عاقل سے سنکر ہنسی
نظر بند کا حال کہنے لگی

سبھی اوس سے پوچھے نظر بند کا حال
تب عاقل سے کہنے لگی ہے پری
ترے شاہ کے مین روبرو ہونگی
پہر سے تب عاقل نے ہنس کر کہا
وہ دونو نے اسطرح باتین کیے
تب عاقل سے کہنے لگی ہے پری
غرض تو جواہر ہین کل بہلا
جو ہے خوبصورت ترا بادشا
کہ ثانی نہین جسمین کوئی تیرا
تب عاقل لگا عذر کرنے کتنین
یہہ معمول میرا میرے تئین ہے بس
پہر عاقل سے کہنے لگی ہے پری
غرض رات کتنین وہ کہانیکو کہا
پری پچھلے شب سے اوٹھی ایکبا
پہر عاقل نے ہشیار جلدی سے ہو
پری نے کرائی اوسے ناشتہ
نظر بند کے پاس مین تو چلا

لگے دونونمین ہونے وہان قیل وقال
عزیز ہے بہت مجکو خاطر تری
رہونگی ہین اورون سے گو تہ ستی
میرے دلمین بہی یہ غرض تہا سدا
اور آپسمین پہر مل کے ہنسنے لگے
جواہر تو پہنتا ہے کبہی
کہ ناخوش ہوے دیکہکر شاہ ترا
تو اپنے کو بہی خوبصورت بنا
دو چندان تیرا حسن پہر ہوویگا
نہین پہنونگا کچہہ جواہر تو مین
جواہر کی مجکو نہین ہے ہوس
خوشی مجکو منظور اب ہے تری
بہی سوگئے ہین دونون بچہونے پہ جا
سو عاقل کو خود آ کے کی ہوشیار
وہ دہو ہاتہہ منہ اور کیا ہے وضو
تب عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
مجہے بول اوترےگی تو کس جگہہ

پری بولی جان خوش لگے تئین   اونکو کرونگی خبر تیرے تئین
وہ دو آدمی کو مین بہیجواتی ہون   تیرے تئین میرے پاس بلواتی ہون
پہر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا   سلام اب ترا شاہ سے کہتا ہون جا
پری بولی کچہ مجھکو درکار نین   نظر بند سے کچہ مجھے کام نین
اگر ہو تو ہوگا ترا بادشاہ   میرے تئین نہین کام اوس سے ذرا
یہہ کہکے پری نے ہنسی کہل کہلا   ہی عاقل بہی ساتہ اوسکے ہنسنے لگا
پری سے تب عاقل لیا ہے رضا   وہ دیکہا ہے باہر جو آکر تو کیا
ہی سب فوج ہے کو کہنچ کتئین تیار   اور اپنی ہی کرتے ہین بس انتظار
تب عاقل نے اون سب سے کہنے لگا   مین جاتا ہون شاہ پاس تنہا چلا
تم آہستہ آہستہ آؤ بہلا   یہہ بولا سو گہوڑے پہ عاقل چڑہا

بیان ہے جانا عاقل کا حضور مین نظر بند بادشاہ کے اور پوچہنا حال پریکا عاقل وزیر سے

روانہ ہوا عاقل ہوشیار   وہ گہوڑے کو دوڑا کے بے اختیار
پری دو پریون کو بلا کہی   کہ عاقل کے تم ساتہ جاؤ ابہی
ملاقات عاقل کی تم دیکہہ آؤ   مجہے آکے جلدی سے دیجیو سناؤ
چلا گہوڑے پہ چڑہکے عاقل جب   وہ دروازہ پر شاہ کے پہونچا تب
پڑی غل کہ آیا ہے عاقل وزیر   ہوی خلق سب خوش برنا و پیر

جو ارکان تہے شاہ کے جل گئے
حسد اور بغض سے وہ سب گل گئے
تب سہیلیان خبر شاہ کو جا کئے
کہ عاقل وزیر آکے باہر کھڑے
سہیلی کو بولا نظربند جاو
اب عاقل کتئین تم بلاکر لے آو
سہیلی نے آکر بلا لے چلی
جب عاقل کو دربار مین لیگئی
جب عاقل نے دیکھا ہے جو شاہ کتئین
ہو مؤدب بجا لایا آداب مین
سمن اوسکو تعظیم دیکر ملا
نظر یون اوس سے کہنے لگا
جو بہرے مین مارے ہو تم اژدہا
میرا دل بہت تم سے ہے خوش ہوا
تمہارے نہ آنے سے سب میرے کام
پڑے ہوے ابتر ہین ابتک تمام
تب عاقل نے پھر کیا سارا حساب
گذارا ہے شہر کے نظر سے شتاب
وہ بہرے کے عامل کی بھی سب ثنا
نظربند سے عرض کرنے لگا
نظربند عاقل ستی خوش ہوا
منگا کر اوسے پاندان ایک دیا
بجالایا آداب عاقل اوسے
پھرے جاکے یہہ سب پری سے کہے
ہنسی ہے پری نے پر وسنے یہ سن
وہ جنگل مین اوتری ہے جا بے سخن
دئے بہیج دو شخص پر معتبر
کر عاقل کتئین جاکے بولی خبر
وہ دو شخص بھی آکے باہر کھڑے
جو لبس انتظاری مین عاقل کے تہی
نظربند عاقل سے کہنے لگا
تو ماندا ہے گھر جاکے آرام پا
تب عاقل نے آداب لایا بجا
غرض شہر سے رخصت ہو باہر چلا

وہ شخص عاقل کو تسلیم کر
تب عاقل ہو گھوڑے کے اوپر سوار
سو جنگل میں لیگئے تب عاقل کو آ
کہ جنگل میں ہے خلق کا اژدہام
سبب سے وہ کنوئن کتین کھود کے
وہ دونوں سے عاقل لگا پوچھنے
لگے وہ کہ یہہ دیو ہیں سب تمام
پری ہی کی حکم تھیا اون کتین
سب عاقل تماشون کتین دیکھتا
وہ چل پیشوا آئی اوسکے پری
پری بولی عاقل سے پھر مسکرا
تو بیٹھا تو نہ ہوویگا سامنے
بھلا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا
ترے باپ ماں کو بلاتی ہون مین
کہ اسطرح کبتک رہیگا تو خوار
نظر بند نے حیران ہوگیا یہہ سن
یہہ سنکر تب عاقل نے ہنسنے لگا
پھر عاقل کتین بولے ہیں وہ خبر
پری سے ساتھ لیکے چلے ایک بار
دسا وہان عجب ایک سنبل ہوا
وہ جھاڑی کوتین کاٹتے تھے تمام
سبھے جنگل کو مثل نگینہ سے کئے
کہ یہہ کون ہیں بولو تم میریسے
وہ لے شکل انسان کرتے ہیں کام
کہ تا نہ ڈرین لوگ دیکھہ اونکتین
محل میں پری کے سبے داخل ہوا
پکڑ ہاتھ میں ہاتھ اوسکے چلی
نظر بند تو دیکھہ
تو جا کر کھڑا ہوویگا سامنے
تو مت ہو کہ دے کہ ہون بادشاہ
کہ ایک بات میں یہان لے آئی تجھین
تو شاہی کی شہرت ڈالا ایکبار
ہر ایک جا پہ مشہور ہوگا سخن
پھر اوسکو کہا صبر کر تو ذرا

که جلدی سے کرنا مناسب نہین
کرونگا مین یہہ کام پر اب نہین
پری بولی مختار ہو پادشاہ
مین کہنا جو تہا تجھکو سو کہہ چکا
غرض کہانا کہائے ہین دونو منگا
سو پہر دو پہر کو وہ سوئی ذرا
نظر بند بکاول کو بلوائے ہین
بکا ایک تورہ یہہ فرمائے ہین
بکاول نے کہا نیکا تورہ بکا
نظر بند کتین دکہایا لیجا
کیا ہے حکم شاہ عالیجناب
کہے جاکے عاقل کو دے یہ نشان
وہ دہونڈکر شاہ کو بوسے ہین آ
که عاقل کا کہین بہی پتہ نہین لگا
تب عاقل کے ہمراہیونکو بولا
لگا پوچہنے اون سے یون بادشاہ
که تبلاؤ عاقل کے تم گہر کتین
وہ سب عرض کرنے لگے شاہ سے وین
که بچپے سے تا حال ہم اوسکتین
وہ کس جا اوترتا سو دیکہے نہین
وہ جس دن ستی مر گیا اژدہا
نہ دستا ہے اوس دن سے اوسکا پتا
سدا اون کو ہم دیکہتے تہے اوسے
مگر شب کتین دیکہتے کہین نہ تہے
نظر بند سنکر تعجب ہوا
وہ کہانے کتین کسکو دلوادیا
تب عاقل نے ہشیار ہو اپنے گہر
پری کہا تہ بولا ہے یون سر بسر
مین جاتا ہون دربار دے تو رہا
پری بولی کسوقت یہہ آئیگا
کہا آؤنگا شب کتین جا کے مین
پہلی کہانیکو کہاونگا پہر آکے مین
یہہ کہہ کہ ہین عاقل نے جامہ کتین
چلا حرص پر رکہکر جامہ کتین

وہ پھر اپنے گھوڑے پہ چڑھکے چلا
نظر بند دیکھا سو پوچھا اوسے
کہ کہا نیکے تورے کتین مین تکا
وہ لوگان تمہین ڈہونڈکر آئے ہین
یہہ عاقل نے سن شہ سے کہنے لگا
نظر بند عاقل سے سن چپ رہا
جو دربار برخاست شبکو ہوا
پری ساتہ عاقل نے جاکر کہا
مین دیتا ہون لیجا نظر بندکتین
مجھے تجھہ سے ہے کام اے بادشا
مین دی ہون تجھے تو اوسے کیا ہی کر
خزانہ وہ کنجیان مین بخشی تجھے
تجھے پہلے شاہی تہی انسان کی
ترے ہاتہ مین انس وجن ہی سبھی
یہہ باتین وہ آپسمین کرنے لگی
سو پہر کہا کے وہ سویا ہے جا
پری سے وہ مہر وکنجیان کو لے
نظر بند کو جا کے مجرا کیا
کہان اوترے ہو تم کہو میرسے
تمہارے لیئے مین کل بھجوایا تہا
تمہارے تئین ہرگز نہین پائے مین
مین خلوت مین بولونگا سب ماجرا
اسیطرح سے دن گذرنے لگا
اوسیطور عاقل نے گھر کو گیا
تری مہر کنجیان مجھے دے لے آ
پری ہنس کے بولی ہے عاقل کو وین
نظر بند سے نین کام مجھکو ذرا
مین تیرے پہ عاشق ہون اے شیر نر
تو خواہ اوسکو رکہہ یا اوسی پہینکدے
کہ اب بادشاہی پرستان کی
تجھے اقتدار ہی نہ تہا سو کبہی
یہہ کہہ کہہ کے آپسمین ہسنے لگی
گیا صبح کو اوٹھہ کے پہر ناشتا
نظر بند سے عاقل نے جاکر کہے

وہ معمول پر اپنے مجرا کیا
ہوا ہے جو دربار برخاست جب
تب اپنے سہیلی سے عاقل کہا
کہ کچہ عرض کرنا مجھے ہے ضرور
یہہ سنکر سہیلی محل مین گئی
پلنگ پر تہا لیٹا نظر بند تب
رکہا تہا پلنگ پر وہ تاج شہ ہو
سہیلی جو بولی نظر بند کو جا
نظر بند بولا سہیلی کو تب
سہیلی نے عاقل کتئین لیچلی
سو عاقل نے مجرا کیا در حضور
کہا تب نظر سہیلیان کو جاو
نہ دیکہا ہے عاقل نظر بند کتئین
کہ جس روز عاقل نے آیا تہا
نظر بند کتئین پہر نہ دیکہا ہے وہ
تب عاقل نظر بند کے نزدیک جا
کہا شہ کو مارا جو مین اژدہا
لگا کام کرنے ہمیشہ کا جا
نظر بند محل مین گیا اوٹہ کے تب
نظر بند کتئین شہ بولو جا
ہوا حکم تو آون مین در حضور
نظر بند سے جا کے وہ سب کہی
ہوا کے دریچے کو کہولا تہا سب
پڑے تہے بکہر سر کے بالین سبہی
اوٹہا تاج کتئین وہ سر پر رکہا
کہ جا کر بلا لا تو عاقل کو اب
حضور نظر بند مین حاضر گئی
کہا مجہکو کہنا ہے اب کچہ حضور
اور عاقل کو بولا کہ نزدیک آؤ
تلے کر نظر او کہڑا جا کے دیٹہا
تہا شاہ کتئین دیکہکر غش کیا
تہا وہ نیچے دیکہے ہو جب روبرو
مناسب جو سمجہا سو شہ سو کہا
نہ تہا اژدہا وہ مگر دیو تہا

تعجب کیا ہے نظر بند سن
لگا پوچھنے پھر اوسیکا سخن
پھر عاقل کہا اوسکو دختر ہے ایک
کہ ہے پھولپری کر اوسے نام نیک
جو وہ پھولپری آئی ہے میرے ساتھ
مسخر سبھی دیو ہین اوسکے ہاتھ
اب وہ ہاتھہ مین ہونگے حضرت کے سب
نظر بند سن مسکرایا ہے تب
خیال یہہ نظر بند کتئین ہوا
پری کو یہہ شاید ہے عورت کیا
تب عاقل نے مہر اور کنجیان نکال
دیا نذر ہے شاہ کو باکمال
خزانہ جواہر کی یہہ ہین کلید
یہہ ہے دوسرا مہر دیو سفید
خزانے کو اوسکے کئے کچھہ حساب
جواہر کتئین ہی ہنین کچھہ حساب
نظر بند تب خوش ہوا بے قیاس
کہا مہر و کنجیان رکھو میرے پاس
تمہارے سوا دوست نین کوئی میرا
رکھو اوسکتین پاس اپنے لیجا
بہی یون ہنس کے کہنے لگا بادشاہ
کہو تم پری سے تم اسوقت جا
کہا ہے نظر بند تمسکو سلام
کہا ہنس کے جا بول میرا پیام
نظر بند عاقل کو رخصت کیا
چلا جلد سے شاہ کا حکم پا
اوسیطرح سے آکے تہے دو جوان
چلا اونکے ہمراہ یہہ نوجوان
پری سے کہا شہ کا جا کر سلام
پری نے ہنسی سن کے شہ کا پیام
کہی تم لیجاؤ میرا ہی پیام
نظر بند کتئین کہنا میرا سلام
پھر عاقل نے معمول پر اپنے جا
سلام پری شہ سے آکر کہا

ییہ پیغام سن شاہ ہنسنے لگا
پہر عاقل لگا کام پر اپنے جا
اسیطرح سے دن گذرنے لگے
خوشی خرمی سے وہ رہنے لگے
مگر دل مین عاقل رہا بس خفا
کسی بات سے وہ نہین خوش ہوا
بہی دربار کرنے کو آتا تہا وہ
پری پاس پہر شب کو جاتا تہا وہ
پری ساتہ عاقل نے ایک دن کہا
نظر بند کو کچہہ تماشہ دکہا
پرستان کے جو عجائب تمام
نظر بند کتین دکہا والسلام
پری سنکے بولی دکہاتی ہون نہین
نظر بند کتین بلاتی ہون مین
پہر ایک دن مقرر کئی ہے پری
اور عاقل کو اسطرح کہنے لگی
تو کل شاہ کو یہان بلا کر لے آ
سلام اور میرا اوس سے پہر بول جا
تب عاقل نے بولا کہ کچہ نہین تیار
بلاتی ہے کیونکر تو اے نامدار
پری بولی ہم مین کرشمات ہین
بہت یاد ہمکو طلسمات ہین
نہ معلوم ہوگا تیرے تئین ابہی
معہ فوج شاہ کو بلا لا سبہی
جو شاہ پاس اوٹہہ صبح عاقل گیا
سلام پری جا کے شاہ سے کہا۔

بیان طلب کرنا پہول پری کا شاہ نظر بند کتین واسطے ضیافت کے گہر مین اپنے اور طیاری کرنا بادشاہ کا سواری وغیرہ کتین اپنے

کہا یون پری بولی اے تاجور
قدم رنجہ فرماوے کل میرے گہر
کہی پہول پری آپ کتین پیام
بہی ہے عرض کی فوج لانا تمام

نظر بند یہہ سنکے ہنسنے لگا
سواری کو میرے کرو تم تیار
یہہ عاقل نے سن شہ کو تسلیم کر
بلایا ہے بخشی کو وہ سب کپتین
کہا اون کو تم دو پہر رات سے
جو تم پہن کپڑے بہتر تمام
رہو پاس جا شاہ کے تم تمام
یہہ بخشی سے عاقل نے بولا مگر
سبھی فوج ہمراہ رکھو شہ کے
مرصع جواہر منگایا ہے وہ
بہی ہتیار خاصے نکالا ہے او
یہہ دیکہا سو شاہ نے بہت خوش ہوا
سبھی بندوبست اور سبھی کام کر
پری پوچھی آتا ہے کیا شہ تیرا
پہر عاقل نے کچہ تہوڑا کہا ہا ہی کہا
پری سے رضا لیکے عاقل گیا
نظر بند سمن ساتہ کہنے لگا
اور عاقل سے اسطرح کہنے لگا
جو کرنا ہے سب کچہ کرو کاروبار
سرانجام کرنے لگا سر بسر
جو کوئی کارکن تہے سو اون سب کپتین
رہو ہوکے تیار سب بات سے
جواہر کپتین پہنو با احترام
چلو شہ کے ہمراہ سب خاص و عام
کہ تم شاہ کی فوج تیار کر
کہ جیون گرد حلقہ رہے ماہ کے
سو کشتیون مین سارا چہپایا ہے وہ
دیا بہیج سب شاہ کے روبرو
بہت خوب ہے یہہ رکہا و کہا
گیا گہر کپتین اپنے وہ نام در
تب عاقل نے بولا کہ ہان آئیگا
بہی کچہ دیر تہوڑا سا سو کر اوٹہا
سواری کی تیاری کرنے لگا
سے عاقل بہت کچہ تیاری کیا

وہ اپنے پری کو دکہانے لئے
یہہ تیاری کرتا ہے اسو اسطے
کہ نوکر ہون مین اوس شہنشاہ کا
بڑائی پری کو کر لگا دکہیا
اسیطرح کے باتین کرنے لگے
وہ آپسین مل دونو ہنسنے لگے
پہر عاقل نے اسطرح کہنے لگا
سیر شام برخاست ہونا بہلا
جو آرام پاوین یہہ گہر جا تمام
چلے وقت پر آوین سب خاص و عام
پہر عاقل نے شاہ سے لیا ہے رضا
خوشی خرمی ساتہ گہر کو گیا
پری کو سب احوال آکر کہا
اور کہا نیکے کتین جا کے کہا سو رہا
اوٹہیا وہ پہر دو گہڑی رات کو
پری کو اوٹہایا ہے چلنے جلد او
کہا مین تو جاتا ہون رہ ہوشیار
یہہ بولا سو عاقل چلا ایکبار
وہان جا کے دیکہا تو سب ہین تیار
وزیر و امیر و صغار و کبار
بہی ہاتہی و اونٹان و گہوڑی تمام
کہڑے لوگ جوڑے پہنکر تمام
عماری و چنڈول اور نال کی
ہے تیار خاصے کتین پال کی
ہے مشعلچیان سب کہڑے جا بجا
یہہ سب دیکہہ عاقل بہت خوش ہوا
سہیلی سے عاقل یہہ کہنے لگا
تم ہشیار شاہ کو کرو جلد جا
سہیلی نے دوسرے سو بولی ہے جا
یہہ سن راز کو اوسے کہولی ہے جا
یہان یہہ سہیلی نے عاقل ستی
تب اسطرح سے باتین کرنے لگی
میرے تئین عجب دستی ہے آج رات
کہ گویا نظربند کی ہے برات

وہ دن جلدی بتلاوے تمکو خدا
تب عاقل سہیلی سے آین کہا
کہا مین یہی چاہتا ہون حق سے مدام
یہی فکر ہے میرے تئین صبح و شام
کرون مین نظر بند کی شادی کا کام
بحق محمد علیہ السلام
غرض جا سہیلیان نظر بند کتین
اوٹہایان ادب ساتھہ مین جا کے وہین
کہے آپ کی ہے سواری تیار
سب حضرت کی کرتے ہین اب انتظار
تب اوٹہہ پادشاہ جلد منہ ہاتہ دہو
وہ خلعت منگا بہیجا ہے روبرو
لے خلعت کو پہنا نظر بند جب
بندہا ہے جواہر کتین جلد سب
مرصع کے ہتیار سارے لگا
اور تلوار لے ہاتہ مین شاہ چلا
جو دربار دیکہے تو سب ہین تیار
مگر اپنی ہے سب کتین انتظار
اور عاقل شہنشاہ کو مجرا کرے
سبہی تب شہنشاہ کو مجرا کرے
پہر عاقل سے پوچہا نظر بند نے
کہ کیا ہے سواری کو میرے لئے
کہا سب سواریان ہین حاضر تیار
پسند آوے جو اوسین ہونا سوار

دربیان رفتن نظر بند شاہ نزد پہولپری برائے ضیافت

ہوا ہاتہی کے تخت پر شاہ سوار
کہ گویا سما پر ہوا ماہ سوار
سمن کو دیا پالکی شاہ منگا
اور عاقل نے گہوڑے پہ اپنے چڑہا
تہے مشعلچیان چلتے دو راستہ
گویا دولہ شب گشت کو ہے چلا
سمن نے نظر بند سے کہنے لگا
کہ اے بہائی صاحب سنو تم ذرا

کہ سب پہنے رہنگے مکلل لباس
ایک عاقل نہ پہنا ہو مین ہوا اداس
سبب کیا کہ یہہ پہنتا کچہ نہین
مقام تعجب ہے بس میرے تئین
سواری کی بہی اسکے کچہ نہین ہے شان
ہمیشہ کا گہوڑا ہے اسے بہا یجان
سہیلی تہے شاہ کے خواصی مین جب
نظربند نے اوسکو بولا ہے تب
تو عاقل کتئین بول جلدی پکار
میرے خاصے کوتل پہ ہووے سوار
نہ مقدور ہے میرے تئین زینہار
جو حضرت کے کوتل پہ ہونئین سوار
یہہ سنکر بہت بادشاہ خوش ہوا
اور عاقل کی جا اپنے دل مین کیا
یکایک ہوی صبح جنگل مین جب
سمایا ہوا ہے وہ دنگل مین سب
گویا ہو بہو ایک نوشہ چلا
وہ جنگل کی سبزی ثمر کی ہوا
وہ وقت جوانی وہ دل پر امنگ
وہ فصل بہاری عجب رنگ ڈہنگ
جو مشعلچیان مشعلون کو بجہا
لئے اپنا اپنا وہ سب راستہ
نمودار اوس جا محل ایک ہوا
نہ تہا اوس کا ثانی وہ بے مثل تہا
محل جبکہ نزدیک شاہ کے ہوا
تب ایک سرخ پوش آدمی آملا
کہ تہالی تہی یاقوت کی اوسکے ہاتھہ
وہ عاقل کے پاس آیا ہے نیکذات
تب عاقل نے بولا لیجا شاہ پاس
گیا شاہ کے نزدیک وہ باہراس
نظربند دیکہا تو اوسمین ہے کیا
کلید ایک یاقوت ہے بے بہا
نظر بولا اے روشن ضمیر
لیجاوے تو اوسکو یہ عاقل وزیر

او نے ہوکے حیران تب ڈہونڈتا
جب عاقل سے پوچہا ہے نزدیک جا
تب عاقل بہت ہنسکے کہنے لگا
وزیر اوسکو سنتے ہی حیران ہوا
غرض لیکے کنجیان کو عاقل نے جب
وہ دروازہ کہلتے وسی ایک فرا
پہر ایک شخص آ شاہ کو آؤ کہا
کہ جب باغ مین شاہ داخل ہوے
سبہی باغ یاقوت سے تہا بنا
غرض شاہ اترا حویلی کے پاس
حویلی سے دو شخص پیدا ہوے
جو کوئی اوسکو دیکہا سو حیرت کیا
محل مین چلی شاہ کو لے نیک بخت
وہی آپ کا تخت ہے بیچ سو
وہ بائین طرف کو جو ہے اک بچہا
یہہ سنکر نظر بند ناخوش ہوا
پری اوسپہ عاشق ہے دل جان سے
چلا ہے وہ اک اک کنتین پوچہتا
کہ عاقل وزیر اوسمین کون ہے بتا
مین عاقل وزیر ہون مجہے دیکہ آ
مدام اوسکو کہتے تہے وہ پادشاہ
محل کا وہ دروازہ کہولا ہے تب
عجب ایک وہان تب سمایا دسا
نظر بند کو تشریف لاؤ کہا
سب ارکان ہمراہ پیادہ چلے
ہوا ہوگا سرخی کا وہان ایک سما
بہت خوش ہوا بادشاہ بیقیاس
نظر بند کو آکے مجرا کئے
سمجہ اوسکنتین زن بہت دنگ ہوا
بچہے تہے مرصع کے وہان تین تخت
ہمارے وہ شاہ کا اودہر ہے سو او
بہمن شاہ کا تخت وہ ہے کہا
تب اسطرح سے دل مین اپنے کہا
او ہے شاہ کہتی ہے اس شان سے

غرض تخت پر بیٹھا ہے شہریار سمن تخت پر اپنے بیٹھا وہ ٹہار
وہ ارکان وہ عاقل سبہی ہو کہڑے سہیلی سے تب شاہ کہنے لگے
سبہونکو تو کہہ جا کے بیٹھین کہین اور ایک کرسی لا دیو عاقل کتین
سہیلی کہی سب کتین بیٹھو جا اور عاقل کو کرسی ولی ہی لے آ
تب عاقل نے آداب لا یا بجا یہی بیٹھا ہے وہ کرسی پر اپنی جا
پری یہہ سبہی دیکہہ حیران ہوی پری کا سے یہہ سب ماجرا جا کہی
پہر ایک شخص عاقل سے مجرو کیہ آ وہ کچہہ کان مین بولا عاقل کے جا
تب عاقل کہا شاہ کتین کہو کہا جا کے وہ شاہ کے روبرو
طوایف سب حاضر ہین اب ناچنے ہوا حکم تو آئینگے سامنے
نظر بند عاقل کتین تب کہا نہیت خوب اون کو تم لاؤ بلا
تب عاقل نے اوس شخص کتین کہا اونے جا طوایف کو لایا بلا
بلانے وہ اونکو گیا ہے جو تب ہوی اون کی آمد عجب کچہہ غضب
وہ آنے لگے سارے اس آن سے یہہ مہمان ہوے اون کے فرمانسے
لباس اونکا تہا سرخ سرتا بہ پا وہ پہنیان تہے سب گہنا یاقوت کا
جو مجرا کیا آکے شاہ کو وہین سو وہ پہر لگیان رقص کرنے کتین
غزل فارسی تب یہہ گانے لگیان نظر بند کتین سنانے لگیان

غزل

میمنت باد ترا این تخت و تاج
از شہنشاہان بگیری تو خراج
تا ابد باشی تو در امن خدا
باش با صحت ہمیشہ خوش مزاج
زیر تیغت خصم تو بسمل شود
تیز شمشیر تو باشد ای سراج
نیست مثل تو شہنشاہ در جہان
عالمی را ہست از تو احتیاج
یا محمد باشد این شاہ خوش مدام
تا ابد باشی شہا با تخت و تاج

غرض انکو سب دیکھکر خوش ہوے
نظر بند وہ ڈھب دیکھکر خوش ہوے
پھر اک شخص عاقل کو بولا ہے آ
کہ تیار خاصہ ہے سب شاہ کا
تب عاقل نے بولا کہ شاہ سے کہو
کیا عرض وہ شاہ کے رو برو
یہہ سن شاہ عاقل سے کہنے لگے
کہ چلنا ہمین کان سون بولو مجھے
تب عاقل کہا ہے کہ حضرت اوٹھو
میرے آپ ہمراہ ہو کر چلو
کہ خاصہ ہے تیار حضرت لئے
نظر بند یہہ سن تخت پر سے اوٹھے
تب عاقل بتانے لگا شہ کو راہ
پھر عاقل کے ہمراہ چلا پادشاہ
وہان جاکے دیکھے تو ایک ہے محل
سبھی خاصہ تیار ہے وہان سگل
طلسمات سے سُرخ دستے طعام
تب حیرت کئے شاہ نے دیکھ یہہ کام
وہ خاصے کو کھانے کے تئین دہو کر ہاتھ
سمن اور نظر بند بیٹھے ہین ساتھ
جو مل دونو نے کھانا کھانے لگے
وہ کھانیکی لذت اوٹھانے لگے
نظر بند کھانیکو کھا کر اوٹھا
سب ارکان بیٹھے ہین بعد اوسکے آ

وہ کھانے کو کھا کر تمامی اٹھے
سب ادنی و اعلیٰ کو توڑے بٹے
پری کو خبر جا کے پہنچی تمام
پری سن کے یہہ حال تب جل گئی
بھی بعد از پری کی سہیلی یک آ
پری نے کہی شاہ کے تئین سلام
اکیلا مگر گھر کے اندر تُون آ
تب عاقل کہا تم کہو شر سے جا
یہ سن کر شہنشاہ خوش ہوا اوٹھا
محل مین گیا شاہ گردون وقار
نظر بند محل مین جو داخل ہوے
جدہر دیکھے تو لال تھا لالہ زار
پریان سب مکلل ہو آراستہ
نظر بند محل مین جو داخل ہوے
پری دیکھ اوسے تخت پر سے اوٹھی
ای ہمشیرہ صاحب نہ دیکھا کبھی
پری ہنسکے بولی کہ ای بادشاہ
سبھی فوج کو توڑے ہٹنے لگے
جو کھانیکے تئین کھائے سو خوش ہوے
کہ عاقل نے کھایا نہین کچھ طعام
وہ کئے وقت کے بعد ہنسنے لگی
کہی ہے وہ عاقل کو آہستہ جا
مرے پاس آؤ کہی ہے پیام
سہیلون کو ہمراہ لے پادشاہ
پری کو سہیلی کہی شہ سے آ
سہیلون کو ہمراہ لیکر چلا
گیا سات بھی عاقل نام دار
اوسے وہان تماشے عجائب دسے
عجب وہان سمایا ہوا تہا بہار
کھڑیان تھیان صفان باندو ور آستہ
دیکھے تین تخت ہینگے اوسجا یکیجے
نظر بند کو تعظیم دیکر علی
پریان کو بھی اور یہہ تماشا سبھی
کہ بیٹھو جی اب تخت پر اپنے جا

نظر بند بیٹھا ہے جا تخت پر
پری دل مین اپنے یہہ کھنے لگی
کہ سچ واقعی خوب صورت ہے یہہ
نظر بند نے پھر پری سے کہا
پری بولی مجکون بھی ای پادشاہ
پری بولی پھر شاہ سے تی یہہ بات
نظر بند تب دل مین ہی جل گیا
پری بولی ہان شاہ عاقل میرا
بولالیو عاقل کے تئین جلد جا
ہمارا شہنشاہ کیا تمکو یاد
تب عاقل کے تئین پھولپری دیکھکر
ہوا یہہ نظر بند کے دلمین داغ
پری جاکے پکڑی ہے عاقل کا ہاتھ
پری کو قسم دیکے بولا ہے او
نہ ہرگز مجھے تخت پر تون بٹھا
پری ہنس کہی ای شہ کامگار
تون آپ بن بنا اوسکا نوکر ہوا
پری آپنے بیٹھی ہے آ تخت پر
بند ہاشہ میرا عشق جو اس ستی
جو مورت مین کیا خوب مورت ہے یہہ
نہایت مجھے شوق تہا آپ کا
ترے دیکھنے کا بڑا شوق تھا
مرا شاہ تمہارے نہ آیا ہے سات
وہ عاقل وزیرہی پری سے کہا
نظر بند سہیلی سے اپنے کہا
سہیلی نے بولی ہے جلد لیسے آ
یہہ عاقل نے سنکر چلا مثل باد
چلی پیشوا تخت پر سے .... اوتر
نہتا باغ وہ بلکہ تھا داغ داغ
چلی لیکے اوسکے تئین اپنے سات
یہہ کاکامان نکر شہ کے تو روبرو
یہہ شیوہ نکر تون برائے خدا
تون اپنے کو یون کی بنایا ہے خوار
اور عزت کے تئین ہات سی کھو دیا

نہین خوب کچھ کام یہہ تیرے تئین
یہہ شیوا تو خوش آتا نہین میرے تئین

یہہ کہکر پری نے بہت چڑچڑا
وہ بیٹھی ہے تب تخت پر اپنے جا

نظر بند عاقل کے تئین دیکھکے
منگایا ہے کرسی ایک اوسکے لئے

وہ آنے مین کرسی کہا بیٹھ جا
تب عاقل نے کرسی پہ بیٹھا ہے آ

پری زاد یہہ دیکھہ حیرت کئے
اور آپسمین وہ باتین کرنے لگے

کہ جب وہ پہر کا سمایا ہُوا
پری سے نظر بند کہنے لگا

ای ہمشیر صاحب مجھے دو حکم
مین جاتا ہون باہر اگر ہو حکم

پری بولی جس طرح سے مرضی ہو
وہی کام ای پادشاہ کیجیو

غرض شاہ نے لے پری سے رضا
لے عاقل کو ہمراہ اپنے چلا

پری نے نظر بند کو تعظیم دی
خدا حافظ ہے کرکے اوسکو کہی

نظر بند تعریف کرنے لگا
پری کی بہت سے کیا ہے ثنا

تب عاقل کو بتلا کے شہ نے کہا
کہ اوسکے طرف سے ہمین یہہ دسا

نہین تو پرستان کہان ہم کہان
نہین ہم سنے تھے کبھی داستان

ہزاران ہے شکر خدائی کریم
میسر ہمین ہو یہہ نعمت عظیم

اسی قسم کی بات کر بادشاہ
چلا ہے وہ باہر بفضل اِلٰہ

پھر عاقل کی تعریف کرنے لگا
اوسی طور توصیف کرنے لگا

گیا جب کہ دیوان خانہ مین شاہ
تب عاقل دکھا شہ کے تئین خوابگا

کہا اوسکے اندر اب حضرت چلو
وہان جاکے آرام کرکے اٹھو..
نظربند اوس گھر مین جب ہی گیا
وہان کا مکان بہی سبہی لال تہا
پلنگ اور چھپرگہٹ تہا یاقوت کا
بچھونا بہی وہان سبہی سرخ تہا
نظربند نے وہان جاکے بیٹہا ہی جب
پری پاس سے شخص دو آئے تب
تہے ہمراہ دو خوان لے آئے وہ
نظربند کیتئین بہی دکہلائے وہ
لگے عرض کرنیکو اور او ادب
ہماری پری بہیجی حضرت کو اب
نظربند بولا پری کو..... سلام
وہ دونو چلے شہ کا سنکر پیام
وہ گئے پیچہے خوانون کو کہلوائی ہین
جو میوی کیتئین اوسمین تہا پائی ہین
فواکہ تروخشک تہے اسمین سب
نظربند کہایا ہے تہوڑا سا تب
وہ بعد ازسے خوانون کو خالی کرا
پری پاس بہجوایا ہے پادشا
بٹے میوی جو کچہ کہ تہے خشک وتر...
سب ادنی و اعلی کیتئین سربسر
بہ آرام پہر سو اٹہا..... پادشاہ
اوسی طرح سے ناچ ہونے لگا
شہنشاہ کہانے کیتئین شب کے کہا
وہ گہر چلنے کا پہر تہیا کیا
پہر رات جس وقت گئی ہی گذر
پری کون کرایا ہے شہ نے خبر
کہ رخصت مجہے ہو تو مین جاؤنگا
میرا گہر ہے کوئی وقت پہر آؤنگا
پری بولی تم اب ہے چلے جلد ہو
بہلا کل نہین پرسون پہر آئیو
وہ پہر جوڑے بہیجی ہی کشتیو نمین لال
جواہر ہے بہجوائی ہے نونہال

ہریک کو ہریک کے مراتب کی ساتھہ
نظر بند یہہ دیکھکر خوش ہُوا
پری کیتئین بہجا شہ پھر پیام
پچہے ڈالے ہو تم بستہ بندگی
مجھے حکم ہو دی تو اب جاؤن کا
نظر بند پری سے یہہ وعدہ کیا
تب عاقل کو بولا کہ تم میری سات
بھی میرے طرف سے کہو از پری
پری کو میرا جا کے بولو سلام
تب عاقل ہنے آداب لایا بجا
جو دارالامارہ مین داخل ہوا
سمن گھر کو اپنے گیا لے رضا
نظر بند صبح کو جو ہشیار ہوا
سمن اور درباریان سب ملے
سمن اور نظر بند دونون نے تب
سمن سے کہا شاہ گردون وقار
تمامی پریان اسکے ہین ہاتھہ ہین

وہ بھیجی ہے ہریک کیتئین نیکدات
سب ارکان پری کی کئے ہین ثنا
یہہ تکلیف کیون کہینچی ای نیکنام
ضیافت سے ہوئی مجکو فرخندگی
ہین وعدہ پہ پرسون کو پھر آؤنگا
سوار ہو کے ہاتی کر اوپر چلا
نہ آؤ یہان پر رہو آج رات
تمہین دیکھہ مجکو ہوئی ہَی خوشی
ادا خوب کیجو مرا تم پیام
نظر بند نے گھر کو اپنے چلا
سبھی لوگ کو اپنی رخصت کیا
بچھونے پہ جا شاہ نے سو رہا
سو پھر تخت پر اپنے بیٹھا ہی جا
پری کا سب احوال کہنے لگے
لگے باتین کرنیکو عاقل کے سب
یہہ باجی کیتئین کیا ہوا اقتدار
پرستان سب اسکے ہَی باتمین

یون پہر شاہزادہ سمن سے کہا
کہ یہہ بہی ہے میری طرف سے ہوا

اوسے مارنے بہیجا مین اژدہا
تب یہہ اقرار اوسکیتئین ہے ملا

بدل اوسکے جاتے کوئی وہان اگر
یہہ سب ملتا اونکیتئین مال و زر

سمن پہر نظربند سے کہنے لگا
سدا دیکہتا ہون نہین اوسکو خفا

یہہ تہا کل کے دن باغ مین بہی خفا
کبہو اوسکیتئین خوش ہین نہین دیکہتا

نظربند یہہ سنکے بولا ہے وہین
کہ اوسکے سبب کو بہی سمجہا ہون نہین

ہماری یہہ جانے سے تہا کل خفا
پری سیتی اوسکا نہ ملنا ہُوا

یہان آنے سے بہی جو رہتا خفا
سبب اسکا یہہ ہے جواب مین کہا

یہہ اوسمین عاشق ہین بے انتہا
یہہ رہتا ہے اوس واسطے سے خفا

پری کے بچہڑنے سے ہی یہہ اداس
یقین اُسکے دلمین یہی ہے ہراس

جو اونہین عاقل کی آمد ہُوی
سہیلی نظربند سے عرض کی

کہا شاہ اوسکو بُلا لاو جا
تب عاقل نے آشہ کو مجرا کیا

پری کیطرف سے کیا ہے سلام
جہل آو کر دئی ہے پیام

نظربند نے پہر اُوسی سے کہا
کریجے تیاری تمہین جلد جا

سواری کا جو ذکر اول ہوا
اُوسی طور عاقل تیاری کیا

گیا شام کو عاقل نام دار
پری سے کہا جا یہہ سب کاروبار

سو پہر دو پہر شب کو عاقل اُٹہا
نظربند کے پاس گہر سے گیا

بیان رفتن نظر بند شاہ روم مرتبۂ دیگر بباغ پہول پری زمردی

اوسیطرح شاہ کو کیا ہوشیار
ہوئے آگے کے باہر شہنشاہ سوار
اوسی دبدبے اور اوسی شان سے
پری کے چلے گہر گیتمئین ہان سے
اوسی طرح سے ایک ویساہی محل
ہے ایک شخص آیا محل سے نکل
ہتی تہالی تب ایک ہات اوسکی ہری
کہ کنجی زمرد کی ایک اوسمین تہی
اوسیطور عاقل کے وہ پاس جا
تب عاقل نے شہ پاس جاؤ کہا
پہر وہ شخص نے شاہ کے پاس جا
محل کی یہہ کنجی ہے کر کر کہا
نظر بند پہر اوسکیتئین کو کہا
تو عاقل کے پاس اسکیتئین کو بہجا
کہا جا تب اوشخص عاقل کو وین
شہنشاہ کہا دیو یہہ تیری تئین
تب عاقل نے اوس شخص کیتئین کہا
کہ تو باغ کے در کون کر جاکے وا
وہ کہولا ہے جب باغ کے در کو جا
اوسی طرح سے باغ مین شہ گیا
تہا اوس باغ مین سب زمرد کا کام
وہ سرسبز سر تا بپا تہا تمام
کہ مین باغ اول مین جو کچہ کہا
اوسی طور سے اوسمین بہی سب ہوا
مگر اوسمین تہا سرخ سب کاروبار
زمرد کا تہا اسمین نقش و نگار
اوسیطرح سے پہر ہوا ناچ و رنگ
سب ارکان شہ کی ہوئی دیکھہ دنگ
اوسی طور کہائے ہین ساری طعام
جواہر او جوتری بٹتے ہین تمام
جو پہر وقت رخصت پری شاہ کو
وہ پہر آؤ پرسون کہی شاہ کہ

کہی کچھہ ہمارے تئین نہین تعب
مین ایک روز فرصت دی ہکو اب
کر آرام خاکیان کو تہوڑا سا ہو
کچھہ تعب کسبات کا اُنپو ہو
غرض حکم لیکر چلا پادشاہ
اور عاقل کو بولا تو ہمراہ نہ آ
جو شہ جاکے گھر اپنے داخل ہُوا
سبھی لوگ کیتسُین روانہ کیا
وہ شب جاکے جب دوسرا دن ہُوا
بھی شہ تخت پر اپنے بیٹھا ہے آ
سبھی باغ کا حال کہنے لگے
ثنا باغ کی شہ سے کرنے لگے
جو عاقل نے آ شہ کو مجرا کیا
نظر بند نے اسکو کہنے لگا
میرے تئین عجب سیر دکھلائے تم
نہ دیکھا چیزان کو بتلائے تم
تب عاقل نے تسلیم کرکر کہا
یہہ آپے طرف سے ہبی کچھہ ہُوا
نظر بند عاقل سے کہنے لگے
سواری کو تم سیر کل کے لئے
رکہو کر کے تیار جو..... چاہو تم
پری پاس پہر جائینگے کل سے ہم
سو تب جاکے عاقل تیاری کیا
اوسی شان کی پہر سواری کیا

دربیان رفتن نظر بند شاہ مرتبہ سیوم بباغ نیلم و احوال آنجا

غرض دوسرے دن ہُوا شہ سوار
پری کے چلا باغ کو ایک بار
جو وہ باغ مین حال ہین نے کہا
اوسیطرح یہان سمایا ہُوا
مگر تہا یہہ نیلم کا باغ صفا
سبھی فرش و دیوار سرتاپا
ہُوا ناچ و نغمہ پہر اوسیطور سے
اوسیطرح سے سب کو کہانا بٹے

خوشی خورمی مے رہی دن تمام   پہر شب گیتئین کہای ہین پہر طعام
اُسی طور پہر سب کو جوڑی تبے   بہی سب گیتئین نیلی کہوڑی بٹے
مگر نیلے ساروں کو جوڑے ملے   بہی سب گیتئین نیلی گہوڑی ملے
ہر یک کو موافق دئے شان کے   جواہر و جوڑی بہی کرمان کے
پری سیتی پہر شاہ رخصت ہُوا   پری اُسیطور وعدہ کیا
شہنشا نے اپنی گہر کو گیا   وہ پہر دُوسرے دن تیاری کیا۔

دربیان رفتن شاہ نظربند بباغ چہارم الماس پہولپری

اوسیطور پہر شاہ سواری کیا   سواری تو وہ پہر عماری کیا
اوسیطرح سیتی دسیا ایک محل   ہے ایک شخص آیا وہان سی نکل
لباس اسکا سر تا بپا تہا سفید   وہ الماس کی لیکے آیا کلید
جو عاقل کے نزدیک وہ لے گیا   پہر عاقل نے شہ پاس بہجوا دیا
شاہ عاقل کے نزدیک بہجوا دیا   تب عاقل اُسی کو کہا کہول جا
اُونے باغ کا در کیا جا کے وا   سفیدی کا وہان اک سمایا دِسا
نظربند داخل ہُوا در محل   اوسیطور دو شخص آئے نکل
بہی تہے تین شخص اوس محلمین پچہے   وہ تینون بہی الماس کے تخت کے
سبب الماس کا تہا وہان کاروبار   عجب اوس جگہ پر ہُوا ہے بہار
جو باغون احوال بولا گیا   اوسیطرح اوس باغمین بہی ہوا

سفید یکا اوس باغمین تہا بہار
اوسیطور وہان کا ہُوا کاروبار

بنا گہینا الماس کا پہر تمام
بہی سارون کتیئین کو تباہی طعام

نظر بند رخصت ہو گہر کو چلے
اوسیطرح جوڑی جواہر بٹے

غرض شاہ گہر جاکے داخل ہُوا
سب ارکان دولت کو رخصت کیا

خوشی سیتی پہر دن گذرنے لگے
پہر عاقل ہمیشہ مکدر رہے

سمن نے نظر بند سے اکدن کہا
سبب کیا کہ رہتا ہے عاقل خفا

مین دیکہا ہون سب باغونمین اکثیر
خوشی سے نہ دیکہا کہین اُسکو مین

پری سیتی اوسکو لگا ہے لگن
خفا ہے یہہ اسواسطے بے سخن

ہے شاید وہ اسکے لگی بات نین
سوا اوسکے بالکل کوئی بات نین

وہ رہنے کا ناخوش یہی ہے سبب
یہی ہے یہی ہے یہی ہے سبب

دربیان پرسیدن پہولپری از عاقل شاہ سبب خفگی و گفتن احوال خود

اسیطرح جب کتے دن گئے
تب عاقل ستی پوچہی اکدن پری

ہمیشہ تجہے دیکہتی ہون خفا
کبہی مین خوشی سے نہ دیکہی ذرا

سبب اوسکا تو بول میرے ستی
نہین تو مین ناخوش ہون تیری ستی

اگر تجہکو یاد آئے ہین باپ ما
ملاقی ہون اکدن مین تجہسے لے آ

اگر تیرے دل مین خیال اور ہو
وہ سب بولدی میرے تون روبرو

مین ایک پل مین تیری کرون دلکو شاد
سبہی دلکی بر لاؤن تیری مراد

بدن پر تیرے دن بدن ہی نزال
ہی مین دیکہتی ہون تیری زرد گال
مین غم دیکہتی ہون ہی باہم تیرے
مجہے دستے آنکہہ پُرنم تیرے
سبہی عشق کا حال تیرے مین ہے
تون کسکا ہے عاشق سو کہہ نیک پے
جو اپنے کو غافل بنا کر پری
وہ عاقل سے اِس طرح باتین کری
تب عاقل پری سیتی رو کر کہا
کہ چہپتا نہین تیری تئین بادشاہ
پری اُوسکا دی یون پہرا کر جواب
تیری عقل بیشک ہی دور از صواب
تجہے دل سے چہپتا تیرا پادشاہ
بتاتی ہون تجکو مین آپ آزما
بلاتی ہون شہ کو تیری شب کو مین
دکہاتی ہون چہپتا تیرا سب تئین
وہ سہ پہر کو باغ مین میرے آ
پہریگا جو سب سیر کرتا ہوا
مین دیونکو چہہ مین رکہونگی چہپا
نظر بند کو تو چہہ مین لاکر جہکا
تو جہانکیجو ہمراہ نظر بند کے
گریجو تو اوس چاہ مین جلد لیے
بٹہاؤنگی ایک دیو اُسمین چہپا
معلق میرے پاس وہ لائے گا
تیرے تئین کو کچہہ بہی نہوگا ضرر
کہ تون آزما شہ اوس وقت پر
پری سیتی یہہ بات سُن خوش ہوا
نظر بند کو آزمانا ...... کہا
پری کچہہ نظر بند کو بولی پیام
چلا اوس سے سُن کر وہ عالی مقام
کہی بول میرے طرف سے پیام
نظر بند کو بول میرا سلام
کہ مین چار باغونکا دیکہا ہے سیر
تجہے چاندنی کا نہ بتلائے سیر

قصہ عاقل و نظر بند از عبد الحسن محمد

32368

تمہین سہ پہر کو میرے پاس آو
کچھ ایک فوج ہمراہ اپنے لے آو
گیا شاہ کے پاس وہ وقت پر
سلام پری جا کہا شیر نر
پیام پری کو جو سارا لکھا
نظربند اچھا لکھا اُسکا

در بیان رفتن نظربند شاہ نزد پہولپری برای سیر چاندنی و حال انجا

کچھ ایک لوگ ہمراہ لے پادشاہ
سمن کو بھی لے سات اپنے چلا
پری کے جو گھر شاہ داخل ہُوا
عجائب وہان اک سمایا دسیا
سفیدی کا وہان اک ہُوا ابہار تہا
گل و بلبلان کا عجب شور تہا
غرض شاہ چمنائمین پہرنے لگا
جو ہر اک چمن مین او ٹہلنے لگا
تہے پانی کے نہران ہر اک اوسجگا
فواری اوچہلتے تہے ہر ایک جا
بھی دیکھا ہے شہ وہان بڑی ایک چاہ
اودہر کہنچی ہے شاہ کی دل کی چاہ
عجب چاہ تہی دلفزا چاہ او
اوسے جو کہ دیکھا واہ.... او
غرض شاہ نے جہکگیا از قضا
لگا جا کے وہان جہانکنے پادشاہ
وہ عاقل بھی وہان جہانکنے کو لگا
قضارا پہسل پاؤن ہی گر پڑا
تب اوس چاہ مین دیو بیٹھا جو تہا
وہ عاقل کیتئین کو لیا ہے اوٹہا
اوسے ضرب کچہ پوچہنے نین دیا
پری پاس جلدی اوسے لے گیا
پری اوسکیتئین کو رکہی ہے چہپا
نظربند اوسوقت ہوا گہبرا
بہت بیقراری وہ کرنے لگا
اور اُس چاہ مین اوسکو ڈہونڈنے لگا

١٣٣١ھ ١٩١٥ء

اوسے ڈہونڈ حیران ہوا شاہ جب   نہین اوسکا پتا لگا آہ تب
مُبتدل ہوا عیش سارا بہ غم   بہت اوسکا شہ پر ہوا ہے الم
نظربند اسطرح فرمائے ہین   پری کو پیام ایسا کہلاتے ہین
کہ اُس باؤڑی مین ہی عاقل گرا   مین ڈہونڈہ پر اوسکا لگا نہین پتا
یہہ سنکر پری نے پرون سے کہی   اوتر باؤڑہین ڈہونڈہ تم سبہی
غرض اُوہی ڈہونڈکر کہے شاہ کو آ   نہین پائی عاقل کا ہم کہین پتا
یہہ سنکر نظربند رویا ہے زار   سمن تب لگا رونے زار و نزار
یہہ سُنکر بہت شاہ بے تاب ہو   محل کے چلا جلد چہپرہین وہ
مرصع کا تہا وہان چہپرکہٹ بچہا   نظربند نے اُسپہ جا سو رہا
لگے آنکہون سے اوسکے آنسو کی تار   نظربند رونے لگا زار زار
سمن تب لگا رونیکو ہانک مار   لگا بیقراری وہ کرنے پکار
نظربند سے اسطرح کہنے لگا   ای عجب کچہ تہا عاقل مرا
کرون اوسکی کس طور تعریف مین   کرون کسطرح اوسکی توصیف مین
تو عاقل کا اب حال سن مجہسے ذرا   پری نے تب عاقل کے نزدیک جا
کہی آزمایا نظربند کے تئین   مین کہتی تہی سو سچہ ہوا یا نہین
تیرے شاہ کا اب براہیگا حال   بہت گہبرا ہو ہوا ہے نڈہال
تب عاقل پری یہہ کہنے لگا   تو یون شہ سے مت کر برای خدا

وہ نازک بہت ہے میرا پادشاہ
یہہ باتون کی نین تاب اوسمین ذرا
کس طرح سے اوسکو سمجہا تو جا
نہین تو ابھی مین چلا جاؤنگا
پری سنکے یہہ بات ہنسنے لگی
زنانہ گرا شاہ کے پاس گئی
کہتی جاکے تو کیا کہ روتا ہے وہ
اور آنسو ستی منہ کو دہوتا ہی وہ
بہی اس طرح سمجہاتی ہے تب پری
مین بہجوائی ہونگی پرون کو کبھی
غلط بات کی تہی یہہ چاہ کلان
اوسے دہونڈنے بہیجی ہون سب پریان
ہراسان تون اتنا نہو پادشاہ
پری سے شہ اسطرح کہنے لگا
کہ کس طرح سے مین نہون گہبرا
سبہی سلطنت مین خلل آپڑا
ہر اک بات کا مجکون آرام تہا
کہ وہ شاہ تہا چپ میرا نام تہا
بہت خیرخواہی وہ میری کیا
کسی بات کا غم مجہے نین دیا
یہہ کامون سے مین اوسکو چہینے لگا
وزیر یکا منصب مین اوسکو دیا
سمن اوسمین بہیجا پری کو پیام
اور احوال دکہہ کا کہا ہے تمام
ای ہمشیر صاحب برائے خدا
ملا وہ تو عاقل کیتئین تم ذرا
کہون اوسکے کیا مین تم سی صفات
سنو مختصر اوسکی کرتا ہون بات
کہ اول تہا عاقل نہایت حسین
نہ ثانی ہے کوئی اوسکا اب بر زمین
دویم بہائی صاحب کے خاطر لئے
اوسے دہونڈ پیدا کرو جلد لیے
سیوم آپ کے گہر مین وہ گم ہوا
چہارم وہ تہا چاہتا آپ کا

ہمیں کھنے کی کچھ نہیں احتیاج
مگر بیقراری سی بولائیوں آج
کسطور تم اوسکو پیدا کرو
نظر بند کی خاطر تسلی کرو
پری بولی معلوم سب ہے مجھے
پروں کو میں بھجوائی ہوں اسلئے
نظر بند کیو اسطے پھر پری
طلب کرکے کھانا یہہ کہنے لگی
تون کھانے کیتئیں کھالو ای بادشاہ
میں بھیجی ہوں ڈھونڈ کیتئیں بجا
تیرا فقط وہ کارکن تھا وزیر
میرا پادشاہ تھا وہ ماہ منیر
ترے سے میرے پر زیادہ ہے غم
کریگا میرا رب سیدے پر کرم
خدا پر توکل کر اے بادشاہ
تو اُٹھہ کھانے کیتئیں کو کھالے ذرا
غرض اوسکو پھسلا کر کھانا کھلائی
اوسیطور سے تہوڑا پانی پلائی
مگر شاہ روتا تھا بے اختیار
وہ کھانیکو کھایا ہے ہو زار زار
بھی سمجھا پری تب نظر بند کیتئیں
چلی گئی ہے پھر اُوٹھہ کر وہ گھر کیتئیں
کٹ شاہ اُوسجا پڑا تھا تڑپتا ہُوا
پلنگ پر اتھا آہ کرتا ہُوا
پری بولی گھر جاکے عاقل کیتئیں
نظر بند تجھے چاہتا یا کہ نہیں
پھر عاقل نے تہوڑا سا تب مُسکرا
پری سیتی اِس طرح کہنے لگا
یہہ چھپتا سو ہے اپنے وہ کام کو
سبھی بات کے اپنے آرام کو
پری نے کہی اوسکیتئیں پھر پھرا
وہ کسطور پھر تجھکو چھپتا بتا
کر تو اور ترا شاہ دونوں مرد ہیں
تم ہر ایک آپسمیں اک فرد ہیں

ہے مردون سے کیا مرد کے تئین کو چاہ
پری سیتی عاقل یہہ سُن چپ رہا
پہر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
پری بولی وہ بیقراری مین ہے
ملاؤن گی مین تجہکو صُبح لے جا
غرض رات ساری اسیطور سے
تڑپتا تہا عاقل اِدہر بار بار
اسی طور سے رات ساری کٹی
تب ہوشیار ہو نیند سیتی پری
مین اک دیو اور دو پرون کو بلا
پچہونڈی وہ اِک دیو کے باند کر
نظر بند کے پاس جاتی ہون مین
تیرے سیتی پوچہونگی احوال ہین
پہسل پاؤنمین چاہ مین گِر پڑا
ہے کئے وقت بعد از مجہے یہ دیا
مجہے آگ مین بہوننے کے لئے
تیرے حکم پر ڈہونڈتے یہہ جو تہے
بتا میری تئین کو تو ای رشک ماہ
لگی ہنسنے کیتئین پری کہل کہلا
میرے شہ کا کیا حال ہے کہ ذرا
تڑپتا ہے اور آہ و زاری مین ہے
صبر کر تو اِس رات کیتئین ذرا
کٹی ہے بہت ظلم اور جور سے
نظر بند اُدہر تہا بہت بیقرار
علامت سحر کی جو ظاہر ہوئی
ہے اسطور عاقل سے کہنے لگی
تیرے تئین کو کہتی ہون لادی اُوڑا
لے آوینگے ہمراہ تیرے پکڑ
اُوتارینگے شہ پاس لا تیرے تئین
تو اسطرح سے بول اسیرے تئین
مجہے او معلوم نین کچہ ہُوا
یہی دیو مجہکو اوٹہا لے گیا
یہہ سدگایا تہا اور آگ اور کوئیلے
میرے تئین دیکہے سو اڑا لے چلے

اور اُس دیو کے تئین کو بند لائی ہین
اسیرے تئین بھی ہمراہ لے آئے ہین

تو اسطور کی مجھہ سے تقریر کر
قبولا ہے تب عاقل نامور

پری دیوون کو اور پرون کو بلا
وہی اُن سے بولی جو ہے ین لکھا

یہہ کہکر پری وہان اٹھکر چلی
نظر بند سے آن کر ہے ملی

نظر بند نے یون پری سی کہا
کہا عاقل کا اب لگ لگا نین پتا

پری نے کہی یون نظر بند سے
ابھی لگ تو معلوم نین ہے مجھے

گھڑی ایک دو مین ملیگی خبر
ہے امید اللہ سے ای تاج ور

یہہ باتو نہین تھے تک اک آیا پرا
پری سیتی عاقل ہے حاضر کہا

یہہ سنکر نظر بند پری خوش ہوی
ہین اتنے مین عاقل کو حاظر کئے

وہ اوس دیو کے مشکین باندہی ہوئے
جو عاقل کے تئین لاکے حاضر کئے

پری دیکہہ عاقل کے تئین کو اٹھی
گلے سے شتابی ہے جا کر لگی

بٹھائی ہے کرسی پہ لاکر اوسے
لگی گذرا احوال سپ پوچھنے

سکائی نہی باتان پری اسکو جو
کیا دردمندی سے وہ گفتگو

یہہ سنکر نظر بند کو رقت ہوئی
پری شہ کے ہمراہ رونے لگی

پری بعد ازان دیو کو خشم سے
وہان سے چلی اپنے ہمراہ لے

پھر عاقل کو بہی شاہ رخصت کیا
اَب آسودہ ہو آو اوسکو کہا

اُدسنے جا کے تہوڑا سا کھانیکو کہا
بدل جامے کو آکے حاضر ہوا

سمن اُسکے تئین دیکھکر خوش ہوا
گلے سے گلی اوسکے آکر لگا :
پری کا وہ پھر حکم سے پادشاہ
لے سب لوگ کو اپنے گھر کو گیا
جو دالحکومت مین داخل ہُوا
بہت عیش و عشرت سی رہنے لگا
یہہ عاقل سے بولا شہ کامگار
روپیہ لے خزانے سے پچیس ہزار
تو خیرات کر یہہ بنام کریم
تیرے تئین بچایا علی العظیم
تب عاقل نے آداب لایا بجا
خزانے سے شہ کے وہ پیسا لیا
پھر عاقل نے اپنے وہی طور سے
خفا اور حیران مکدر رہے

در بیان پرسیدن مرتبہ دیگر عاقل شاہ را سبب خفگی او بشدت تمام

پری نے پھر عاقل کا یہہ دیکھہ حال
لگی پوچھنے اوسکو ای خوش جمال
سبب کیا کہ تو پھر بھی تنہا خفا
تیرا شاہ تو تجھکو ہے چاہتا
مین پھر دیکھتی ہون مکدر تجھے
یہہ کا مان تیری خوش نہ آتی مجھے
تیرا حال کھنا تو کہہ میرے تئین
نہین تو مار لیتی ہون مین
یہہ کہکر سہیلی کو اپنے پکارہ
منگائی ہے وہ خنجر آب دار
لے آئی سہیلی نے خنجر کو وہین
پری چاہی ہے مار لینے کتئین
یہہ عاقل نے دیکھا سو جلدی اُٹھا
لیا چھین خنجر پری سیتی جا
کہا عشق مین لکھتا ہون قصہ مرا
تجھے لکھتا ہون دلکا سب مدعا
نہ بولون تو تجھسے بھی کس سے کہون
سمجھتا تجھے دوست مین دلسے ہون

تیرے پسے جو اوّل مین قصہ کہا۔
نہ پورا کہا جستہ جستہ کہا
جو مین کھیلنے کو گیا تہا شکار۔
چلا راہ کو بھول کر ایکبار
مین ماندہ ہُوا رہ جو بہُلکر چلا
مجھے رَہ مین اِک جہاڑ و گنٹھہ ملا
اوتر کر وہ گنٹھے مین پانی پیا
اور اوس جہاڑ کے نیچے جا سو رہا
کہین سیتی اِک چہند کا جوڑا آ
اوسی جہاڑ پہ بیٹھے مل ایک جا
وہ دونو نے باتون کیتئین میرے کر
نظر بند کے حالت کی بولے خبر
جہان کے سبھی جانور کے سخن
مجھے ہوتے معلوم ہین بے سخن
سبب اوسکا کہتا ہون مین تیرے تئین
تہا مہرہ دیا باپ اِک میرے تئین
وہ مہرہ کی یہہ خاصیت ہے تو سُن
ہو معلوم سب جانور کے سخن
پہر عاقل نے بازو سے مہرہ نکال
پری کو دیکہایا ہے وہ خوشخصال
مین اُس چہند کی بات عاشق ہوا
ہُوا آکے نوکر نظر بند کا
پرندی چرندی کے باتون کتئین
بفضل الٰہی سمجھتا ہون مین
یہہ عورت ہے اُسپر مین عاشق ہُوا
بہٹکتا ہون اوس دن ستی مین سدا
یہہ قصہ کو سنکر پری مُسکرا
کہی اب میرا سُن تون قصہ ذرا
کہی مین بہی جب روم داخل ہوئی
بلائی ہون تب مین دو قاصد پری
کہی شہ کتئین دیکہو تم جاکے اب
خبر اوسکی آکر کہو مجھ سے سب
تب وہ دیکہکر آکے بولے مجھے
بہت اوسکی تعریف کرنے لگے

کہ صورت مین کیا خوب صورت ہے وہ
بھی بیٹھا ہے کوئی اوسکے نزدیک مرد
مین اوسوقت یہہ سنکے حیران ہوی
ترے شہ کے مین ہوونگی رو برو
سہل بات یک دلین ہیگی میرے
کہ عاقل مگر یہان کا ہے بادشاہ
مناسب ہے اب اوس سے شادی کرو
یہہ عاقل نے سنکر ہوا گھابرا
کہ اِسطور ست بھیجنا تون پیام
نہ معشوق کا دل دوکھانا کہین
پری بولی پھر کیون تو رہتا خفا
کسی طور سے تی تب عاقل کہا
یہہ باتون کے تئین کرکے وہ سو رہا
نظر بند عاقل سے کہنے لگا
تیاری کر آؤ تم اب جلدی جا
پھر عاقل نے تیّاری کرنے لگا
شکاریان کئے عرض اے نامدار
نہین مرد ہے لیکن عورت ہے وہ
سب عورت ہین یک مرد ہی اونمین فرد
ترے سے تی یون بعد کہنے لگی
قبولی ہو نمین اوسکے سُن حال کو
مین بھیجواتی ہون یہہ پیام اب اوسے
تم ہو شاہزادی ہنسین بادشاہ
نصیحت کے تئین تم میرے مان لو
پری کو کہا از برائے خُدا
یہہ عقل و تَرَدُّد سے کرنا ہے کام
یہہ کامون کو آہستہ کرنا یقین
تیری خفگی میرے تئین نین روا
اوسے چھیڑ کر دیکھتا ہون ذرا
سو پھر وقت پر اپنے اوٹھہ کر چلا
شکار اب بہوت دن سے مین نین گیا
علی الصبح پرسُون سوار ہوونگا
شکاریان کے تئین سب بولا کر کہا
شکاری ہریک جانور ہین تیار

کہ چیتا ہے بہری ہے اور ہیگا باز
تب عاقل نے اُنسے بہت خوش ہوا
وہ ڈیرے وہ پردے قناتان تمام
ضرورت کی جو چیز تھی سو سبھی
وہ بخشی کے تئین کو بولا کر کہا
جو شہ کے سواریان تہے خاصے تمام
کیا اِس لئے سب سواریان تیار
وہ بعداز نکالا جو اُھر کتئین
اوڑا خوان پوشان وہ کشتیانمین دہر
نظر بند نے دیکہکر خوش ہوا
وہ دن جاکے جب دن ہوا دوسرا
وہ شہ کے سواری کو تیار کر
پھر اسطرح سے شہ سے کہنے لگا
غرض ہو کے رخصت وہ گھر کو گیا
کہ اے بھائی صاحب کہوں تمسے کیا
کہ رہتا ہے عاقل ہمیشہ خفا
تعجب مجھے بات یہہ ہنے لگی
بھی شکرا ہے اور جتنے ہین اوسکے ساز
جہان بھیجنا تھا سو بھیجوا دیا
سرانجام و باورچی اونکا تمام
اوسی وقت بھیجوا دیا وہ سبھی
کرو فوج تیار تم جلد جا
کرایا ہے تیار وہ نیک نام
کہ شاہ جسپہ چاہے ہوا وسپر سوار
بھی ہتیار و خلعت نکالا ہے وین
دیا بھیج شہ پاس صاحب ہنر
سبھی خوابگاہ مین اُو رکھوا دیا
تب عاقل نے تیاری سب کر چکا
کیا شاہ کو آ خبر شیر نر
مین اوٹھہ ستم پھر رات سے آونگا
سمن نے نظر بند سے کہنے لگا
عجب یہہ تماشا مین ہون دیکھتا
یہہ اسرار پایا نہین مین ذرا
سب ادنا و اعلی و جن و پری

مین خوش دیکھتا ہون اونو سب کے تئین
کسی بات کی اوسکو نین ہے خوشی
نظر بند یہہ سنکر سمن سے کہا
یقین جانو جو تم سے بولا ہو نین
یہہ باتون کے تئین کر کے سو یا ہے جا
پھر عاقل وہان سیتی گھر کو گیا
نظر بند چلا کھیلنے کل شکار
خبر اس لئے مین تیرے تئین کیا
یہہ عاقل سے سنکر پری نے کہی
تب عاقل کہا مین کرونگا سو کیا
پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
ترے دو پرون کو میرے کر تعین
بھی تجویز اب تک تو ٹھہری نہین
مبادا کچھہ آوے میرے سر بلا
بہت سی تون تاکید کر اون کے تئین
پری نے کہی ہے تب عاقل کے تئین
یہہ عاقل نے باتین ہی کر سو رہا
پر عاقل کو دیکھون تو کچھہ خوش نہین
برابر ہے اوسکو خوشی ناخوشی
وہی بات ہے نین تفاوت ذرا
ذرا بھی کچھہ اوسمین تفاوت نہین
بھی برخواست دربار سارا ہوا
پری سات اسطرح کہنے لگا
مین آیا ہون سب کام کر کر تیار
تو کھانے پرستان کے سب بہجا
تجھے اور ترے شہ کو مین بہیجون گی
میرے تئین تو ایک خوان بہیجوا دلا
کہ کل رات کو مین نہین آونگا
مین دیکھون ذرا چھیڑ شہ کے تئین
مین ٹھہرا کے کچھہ چھیڑونگا اوسکے تئین
حفاظت لئے دو پرے تون دلا
کہ پوری حفاظت کرے میرے تئین
کہ کرتی ہو نین دو پرونکو تعین
وہ پھر سے پہر رات سیتی اوٹھا

پری بھی اوٹھی ہے تب عاقل لئے
گئے ناشتا پھر او دونو برے
پری نے پھر عاقل سے کہنے لگی
کہ مین شب کیتئین دو پہرے بھیجونگی
تب عاقل کہا شب کو بہیجو ادلا
مجھے کام مین دن کے تئین کو ذرا
پری سے پھر عاقل نے رخصت ہوا
نظر بند کے پاس اوٹھہ کر چلا
وہان جاکے دیکھا تو سب ہے تیار
مگر شاہ کی سب کو ہے انتظار
جو ایسے مین آئے محل مین سے شاہ
گئے جھک کے مجرا امیر و سپاہ
اور عاقل سمن دونو مجرا کئے
سبھون کا نظر بند مجرا لئے

در بیان رفتن نظر بند بادشاہ روم برائے شکار و شاہ سمن و عاقل وزیر وغیرہ

نظر بند بیٹھا ہے گھوڑے اوپر
چلا ہیگا شاہنشہ تخت ور
پھر ارکان سارے ہوے ہین سوار
چلے سب کمر باندکر ہوشیار
جو شہ جاکے جنگل مین داخل ہوا
سحر کی علامت ہوی اوس جگا
لگے کھیلنے لوگ سارے شکار
کئے جانور مارے ہین بے شمار
بکاول کو بلواکے سارے لئے
پکا کر لے آ جلد جاکر کہے
وہان جاکے دیکھا تو کیا بادشاہ
کھڑے ہینگے خیمے ہر یک جا بجا
خصوصاً جو خیمہ نظر بند کا
طلا کا تہا اسباب اوس کا لگا
سمن اور لوگون کے خیمے تمام
کھڑے تہے ہر ایک جا پہ با احترام
لگے وہان تھے دوکان دو رستہ
نظر بند نے دیکھکر خوش ہوا

گئے اقسام کے پکتے تھے وہان طعام
لگے سارے تب کھیلنے کو شکار
بھی ایک طرف سے چیتونکو چھوڑ کر
نظر بند پھر کھیل کر سب شکار
کہا عرض بیگی نے یہہ شہ سے آ
اور وہ خوان سب ملکے ہین پانچہزار
اور عاقل کے نزدیک اول یہہ جا
وہ شہ اونکے تئین دس ہزار اشرفی
نظر بند یہہ سنکر منگایا تمام
پری کے تئین شاہ بولا سلام
پھر عاقل نے یک جہاڑ کے نیچے جا
پری پانچ خوان بھیجی تھی اوسکے تئین
غرض اون نے تھوڑا سا کہا نیکو کہا
سبھی خلق پر اسجگہ تھی خوشی
وہ اس جہاڑ کے نیچے بیٹھا جو تھا
سمن یہان شہنشہ سے کہنے لگا
سبب اوسکا معلوم نین کچھ ہوا
تھے نان اور کباب اور چٹنیان تمام
وہ شکرون کیتئین چھوڑ کر ایکبار
لئے خوب ہرنیان شکاریان پکڑ
چلا خیمے کیتئین شہِ بختیار
پری خاصہ بھیجی ہے ای پادشاہ
طلا اور نقرہ جواہر نگار
لے آئے تھے اوسکو یہہ کھانا بتا
تب عاقل کو کہلا یا دیو ابھی
وہ تھوڑا سا کھا کر بتایا طعام
کہا خوش ہوا کرکے بولا پیام
وہ بیٹھا بچھا زین پوش اوس جگہ
کہا دیکھہ وہ کیا کرون اسکو مین
اونون کے حوالے وہ باسن کیا
مگر ناخوشی ایک عاقل پہ تھی
و لکھتا تھا احوال کچھ ملک کا
کہ عاقل ہے رہتا ہمیشہ خفا
کہا شہ نے وہ ہے جو مین نے کہا

سمن نے کہا بھائیصاحب نہین
مجھے حکم دیوے تو جاتا ہون مین
غرض شاہ سون یہہ رضا لے چلا
سمن کو ملا ہے پھر اوسکا پتا
سمن سُن کے یہہ بات حیران ہُوا
تب عاقل کے تئین کو یہہ پونچی خبر
یہہ عاقل نے سنکر ہوا ہے خفا
ہے تعظیم تب اوسکو عاقل دیا
کہا اوس نے آیا ہون مین اس لئے
کہا اون نے مین تو نہین ہون خفا
سمن تب کہا بھائی عاقل نہین
جو کچھہ حال ہے سو کہو تم مجھے
تمہین چھپتے ہین بھائیصاحب زیاد
اگر ہو تو آزار بولو....... ذرا
تب عاقل نے بولا کہ کچھہ بھی نہین
تمہین جاؤ لکھتا ہون اب مین حساب
یہہ سنکر سمن نے تو پھر کر چلا
وہ ہوتا تو معلوم ہوتا یقین
اب عاقل کے تئین دیکھہ آتا نہین
لگا پوچھنے عاقل ہے کس جگا
کہ او بیٹھا ہے جھاڑ کے نیچے جا
پھر عاقل کے نزدیک جب یہہ گیا
کہ آتا سمن شاہزادہ اِدھر
سمن اوسمین پونچا ہے نزدیک آ
کہا آئے ہو کیون تمہین اس جگا
خفا رہتے سو تم سبب پوچھنے
مین اچھا ہون تمکو سمجھہ یون ہُوا
مین خفگی تماری تو سمجھون یقین
کراؤن گا مین بھائیکو بول کے
بہت اس لئے اب رہو تم بھی شاد
مین اوسکی دوا تم کو دلواؤنگا
اسیطرح ہے میری صورت یقین
کہ وہ بھیجنا ملک کو ہے شتاب
عجب رہ مین اوسکو تماشا دسیا

دیکھا پانی رکھے ہین دور استا
تھے کئی قسم کے اور شربت بنے
وہ گرمی کا اور دہوپ کا وقت تھا
سمن نے لیا مول شربت کیتین
کہا بھائی صاحب عجب ہے شکار
کہ پہلے ہی آپ آئے تھے جو شکار
اب عاقل کا کیا مین سلیقہ کہون
جو کئی قسم کے بن کے سب شربتان
گھڑے پانی کے ہین لگے دور استا
نظر بند سے پھر سمن نے کہا
بہت آج دیکھا ہون اوسکو خفا
کہ کچھہ جھاڑ کو لک کے لکھتا تھا وہ
جو کچھہ پوچھنا تھا سو پوچھا ہون مین
مجھے کچھہ خبر اپنی اونین کہا
یہہ سنکر نظر بند سمن سے کہا
کبھی اوسکو ہنستا نہ دیکھا ہون مین
مگر خیر خواہ ہے میرا دل ستی

ہجوم یک وہان خلق کا تھا ہوا
وہ لے خلق شربت کے تئین بیٹھے تھے
بہت حظ اوٹھاتے ہین خلق خدا
گیا پھر نظر بند کے پاس وین
یہہ عاقل کیا ہے عجب کار و بار
تمہین دیکھے اوسوقت بھی کار و بار
یہہ شربت کتئین مول مین لایا ہون
وہ بکتے ہین بازار مین مہربان
وہ پانی کو پیتے ہین سب خلق جا
اب آیا ہون عاقل کے نزدیک جا
کبھی اوسکو اسطور دیکھا نتھا
کبھی روتا تھا اور کچھہ جھپکتا تھا وہ
غرض اُن نے بولا نہ کچھہ میرے تئین
جو تم دیکھتے ہو سو حال ہے میرا
یہہ صورت مین تو ترش رو ہے سدا
کبھی مسکراتا نہ دیکھا ہون مین
یہی بات اوسکی مجھے خوش لگی

ہیں ہوں خلق میں دیکھنے پادشاہ
یہہ باطن میں عاقل ہے بیشبہ شاہ
سمن پھر نظر بند سے کہنے لگا
میں اب دلمیں سمجھا ہوں یہہ مدعا
کیا نہیں پری کو یہہ شادی مگر
کہ ہے منتظر آپکے حکم پر
تمہیں بھائی گھر جا کے اوسکے تئیں
کرا دیوں ترا بیاہ پری سے تی ہیں
ہیں عاقل طرف ہوں گا ای پادشاہ
پری کے طرف تم ہو اے پادشاہ
کرو اوسکی شادی کو اسطور سے
جو دل بیچ اپنے وہ لئی خوش ہوے
یہہ سنکر نظر بند سمن سے کہا
کہے خوب تم۔ میرے دل کوں لگا
یہہ تقریر گھر جا کے کرتا ہوں میں
وہ بے شبہ خوش ہوگا سن اوسکتئیں
غرض دو پہر کو وہ سو کر...... اوٹھی
جو گھر چلنے کا پھر تہیہ کئی
سواری ہوی شاہ کی سب تیار
اور حاضر ہوا عاقل نامدار
کہ جب دو گھڑی دن ہی باقی رہا
ہے اوسوقت شہ نے سواری کیا
اوسیطور سے دیکھہ دو کانوں کو
کہ بکتے ہوے کھانے اور نان کو
پھر عاقل کو دیکھا ہے شہ نے بغور
سمن جو کہا تھا سو ویسے ہی طور
غرض شاہ گھر جا کے داخل ہوا
تب آدھی گھڑی دن تھا باقی رہا
سبھوں کے تئیں گھر کو رخصت کیا
کہ گھر جا کے پونچا ہے جب پادشاہ
تب عاقل نے کہلائے شہ کے حضور
ہوے حکم تو آؤں کچھ ہے ضرور
سہیلی کہی ہے نظر بند سے جا
کہا شاہ جا کر بولا کر لے آ

سمن تب کہا ہے نظر بند کتئین
کہو آپ عاقل سے اوس پند کتئین
پھر اتنے مین عاقل لے آیا ہے خط
کیا مہر شہ اوس اوپر خوش نمط
نظر بند بولا ہے عاقل سے یون
تماری مین شادی کیا چہتا ہون
پری سے تری شادی کرتا ہو نہین
تری خانہ آبادی کرتا ہون مین
کہ دلہن طرف جاکے ہوتا ہو نہین
سمن کو ترے طرف دیتا ہو نہین
یہہ سنکر تب عاقل نے غصہ مین آ
ہے باہر چلا شہ سے کچھہ نین کہا
وہ گئے بعد شہ نے سمن سے کہا
میرے پر یہہ غصہ دیکھو پاجی کا
میرے کہنے سے غصہ مین آگیا
بلا گئی جو میری پڑا مجھکو کیا
میرے سے تی آخر یہہ کرنے لگا
یہہ نفرے کے تئین یون مناسب نتھا
سمن تب کہا ہے نظر بند سے
کہ مت سمجھو ای بھائی ایسا اُسے
یہہ ہے مرد عاقل بہت ہوشیار
ہے باہر گیا شرم سے ایکبار
سکئے تہے مین اور آپ تجویز.. جو
کہ شاید غلط ہینگی تجویز او
نظر بند تب یون سمن سے کہا
کہ یہہ بات نرمی ستی کہنا تھا
یہہ غصے سے پاجی چلے جائے گا
میرے روبرو سے ٹلے جائے گا
بہت آج مین اوس سے ناخوش ہوا
کبھی نین سیو یہہ کام بے جا کیا
سمن شہ سے بولا مین اب جاونگا
مفصل سبب اوس کا پوچھہ آؤن گا
سمن نے یہہ بولا سو اٹھہ کر چلا
تب عاقل جہان تھا سو وہان وہ گیا

تھا عاقل کھڑا خط کو دیتا ہُوا
پھر اتنے مین وہان جو سمن نے گیا
کہ ای بھائی تم کو مناسب نتھا
کہ شرماکے گر تم کہے نین تو کیا
تب عاقل سمن سے تی کہنے لگا
مین اسواسطے پھر کے آیا چلا
سمن سنکے پھر شہ ستی جا کہا
غرض شاہ اوٹھ کر محل مین گیا
جو جو ہارے ماندے تھے لوگان تمام
اور عاقل نے اوس رات گھر نین گیا
جو کوئی اوسکو پوچھا سو انکو کہا
وہ لیٹا تہا اوسجا تڑپتا ہُوا
بہی بہیجی پری دو پرے سعتبر
کہے وہ کہی ہے ہمین یون پری
وہ پھر بہیجی ہمنا حفاظت لیئے
اب ہم حکم مین آپ کے ہین تمام
یہہ عاقل نے سُن ان ستی خوش ہوا
ایک ہرکارے سے بات کرتا ہُوا
تب عاقل سے اس طرح کہنے لگا
تمین جو گئے آج بجیا ... ہُوا
ایک عرضی تو لکہکر کے بہیجوانا تھا
کہ مین درد سر سے تی بیہوش تھا
نہین تو کہو سیری مقدور کیا
وہ اوسوقت بے طاقت و تاب تھا
تناول جو خاصہ تہا کر .. سو .. رہا
کہ سو سو گئے جابجا خاص و عام
وہ دیوان خانے مین ہی سو رہا
بہت مین ہون ماندہ نہ گھر جا سکا
چپ ایک سونے کا تہا بہانا کیا
وہ عاقل کے تئین آ گئے ہین خبر
کہ کرنا ہم حضرت کی فرمان بری
کہین آپ کون کچھہ ضرر نا ہوے
جو چاہے سو اب لیؤ ہم ستی کام
کہا اون کو حاضر رہو اس جگا

کہ جب دوپہر رات کا وقت تھا
جو عاقل تھا اوسچا تڑپتا ہوا

در بیان رفتن عاقل در محل نظر بند شاہ وقت شب

توکل خدا پر وہ کر ایک یار
محل مین چلا شہ کے ہو کر تیار

وہان جاکے دیکھا تو سوئے ہین سب
وہ یکبارگی ہوش کھوئے ہین سب

جو پھر آکے دیکھا تو عاقل ہے کیا
نظر بند پلنگ پر ہے سوتا پڑا

چھپر گھٹ جواہر کا تہا وہ تمام
سب اسباب پر تھا جواہر کا کام

سرانے قلمدان تھا شاہ... کا
سب ہتیار اور پاندان تھا دہرا

وہ سوتا تھا اس طور سے نوجوان
جسے دیکھہ بے تاب ہو سب جہان

جوانی کا اوسپر شروع تھا بہار
سبھی چیز کا تھا وقوع بہار

پڑے تھے پلنگ پر بکھیر اوسکی بال
جو وہ دیکھے سو اوسپہ ہووے وبال

یہہ عاقل کے تئین دیکھہ نین آئی تاب
وہ چاہا لپیٹ جاؤن اوسکو شتاب

پھر اُن اپنے دلمین تامل کیا
کہین مارنا لیوے اوتھہ پادشاہ

سنبھال اپنے کے تئین تب عاقل گیا
ستم اپنے اوپر... گوارا... کیا

وہ پھر پاندان مین سے جا کھایا پان
جو کھولا ہے بعد از سے جا قلمدان

سو یک شقہ اسطرح سیتی لکھا
ای شہزادی کر مہربانی ذرا

توں غافل میرے حال سے کب تلگ
تری رحم کی میرے پر کر کمک

وہ چیٹی کو ڈالا ہے در پاندان
سرہانے رکھا پھر یہجا قلمدان

وہان سے پھر عاقل نے باہر چلا
پری کے محل کو وہ سیدھا گیا
پری کے تئین دیکھا ہے بے قرار
تڑپ تی پڑی ہے وہ ہو زار زار
پری نے اوٹھی دیکھہ عاقل کیتئین
لگی پوچھنے بیگی عاقل کیتئین
وہ بولا نہ پوچھو میرے سے ابھی
مین سوتا ہون اب اوٹھہ کھونگا سبھی
چھپر کھٹ پہ عاقل نے جا سو رہا
پری سوئی اپنے بچھونے پو جا
وہ پھر صبح کو دونو ہوشیار ہو
پری کو لگا بولنے حال او
یہہ سنکر تب عاقل سے بولی پری
یہہ جنجال مین تو پڑا کیون تبھی
نظربند کون پیغام ہون بھیجتی
جو یا جاتی ہون اوسکے گھر کو ابھی
مین کھتی ہون یون بات میری سنو
کہ شادی میرے شاہ سے تم کرو
یہہ کھتی ہون ہم تجھکو سمجھے ہین زن
مین کھتی ہون سن تو میرا اب سخن
ہے سوگریاں کا شاہ میرا پادشاہ
یہہ تیرے تئین خوب جوڑا ملا
ای شہر ملادی تون شادی کر اوسکون ہی
مین مانباپ اوسکے بولاؤن ابھی
سہل بات ہے یہہ میری بات سن
میری بات مان اور میرا اسن سخن
تب عاقل کھا یہہ نہین زینہار
صبر کر ذرا دیکھہ تون کار و بار
کہ معشوق کا دل دوکھانا نہین
صبر پھر بھی مین چھیڑونگا اوسکیتئین
پری نے کھی اب ہے مختار تون
جو کہنا سو مین کہدئی تیرے سون
ہے القصہ وہان جو نظربند اوتھا
کھی پاندان کی سہیلی نے آ

اب یہہ چٹھی تھی پاندان مین پڑی
اوٹھا لے کے اوسکو مین آئی چلی

نظر بند اوسے دیکھہ غصہ ہوا
پھر اس طرح سے اپنے دل مین کہا

کہ شاید پری کو لکھا کوئی یقین
میرے پاندان مین پڑی آکھین

غرض پانی منگوا دہولایا ہے وہ
یہہ سب کام اپنے کیا رو برو

تب عاقل نے تیار ہو کر گیا
نظر بند کے تئین جا کے مجرا کیا

اوسی طرح سے پھر وہ دربار کر
گیا دو پہر کے تئین اپنے گھر

جو کھانے کے تئین کھا کے جا سوتا
او ہوشیار ہے سہ پہر کو .. ہوا

پری سے وہ اس طور کہنے لگا
کہ مین آج کی رات نین آؤن گا

اوسی طور سے دو پرے بہیجنا
نظر بند کے تئین چھیڑتا ہون ذرا

پری نے کہی خوب ہے اب تو جا
مین کھانیکو بہیجواؤن گی شام کا

غرض اُن چلا لے پری سے رضا
نظر بند کے دربار کے تئین گیا

اوسی طور دیکھا ہے سب کام جا
جو دربار برخواست شب کو ہوا

ہے عاقل بھی اوس رات کو نین گیا
وہان کی سہیلی اوسے پوچھی آ

سب کیا کہ تو آج گھر .. نین گیا
تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا

کہ ہے پیٹ مین درد کمیرا او تھا
مین اس واسطے گھر نہین جا سکا

سہیلی نے سن کر یہ خاموش ہوی
پری نے پھر اپنے پرے بھیجدی

پری بھیجی کھانے کو عاقل کے تئین
تب عاقل نے کھانے کے تئین کھا یا دین

جو باقی رہا سو روانہ ... کیا
وہان اوس نے کسکو نہین پھر دیا

تڑپتا تھا عاقل نے اوس جا پڑا
ہوے دو پہر رات سون وہ اوٹھا

دربیانِ رفتنِ عاقل بارِ دیگر در محلِ نظر بند و حایل شدنِ سہیلی

توکل کر اللہ کی ذات پر
محل مین چلا شاہ کے یہہ نڈر

تھے عاقل کے سات اوپری پرے
سوا اوس کے دستے نہ تھے وہ کسے

جو القصہ عاقل محل مین گیا
محل مین تب اُن جاکے دیکھا تو کیا

کہ چوکی کے بیٹھیان سہیلیان تھے چار
وہ چوسر کے بی کھیل مین خوش نگار

تب اوس مین ستی یک سہیلی اٹھی
کہی پھر کے آتے ہون مین اب سکی

سہیلی کی آمد کے تئین دیکھکر
اوتار اپنی دستار یہہ شیر نر

بغل مین لیا اپنی پگڑی چھپا
وہ اوڑا [illegible] چادر کو سر تا بپا

سہیلی نے آ دیکھہ اوس کو شکلی
ٹھٹھک [illegible] کہنے لگی

کہ تون کون سی ہے سہیلی سو بول
بنا [illegible] کیون اپنا ڈول

ترا نام کیا کہہ تو مجھہ سے سخن
وہ تینون سہیلیان یہہ آیان ہے سُن

چراغان لے آ کر لگیان دیکھنے
پچھانیان [illegible] عاقل کے تئین وہ سبے

وہ تندیسے عاقل کو کہنے لگیان
کہ اس وقت کیون آئے تم بولو یہان

تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا
میرا چاہا [illegible] دل شاہ کو دیکھنا

سہیلیان نے عاقل سے بولیان تب
تم اس وقت آنا نہ تھا بے طلب

اگر تم کہے تو ہمین شہ کو جا
تب عاقل نے بولا ضرورت نہین
پھر اسباب کا وہان تو چرچا ہوا
یہہ چارون نے دیوان خانیمین جا
وہ بولی ہین پوچھی تھی عاقل سے جا
جواب اوسکا ان نے مجھے یہہ دیا
سخن اوس کا اُن نے مجھے یہہ دیا
میرے سے یہہ تقصیر ہوی ہے کلان
سہیلیان پھر آپس مین کہنے لگیان
کہ شاید ہمارے یہہ شہ کے تئین
وزیری کا اوسکو تو ہے مرتبہ
یہہ بے وقت آنا ہم یہہ سمجھے ہین
بڑا اوسکے سر پر سے گنڈم ٹلا
پھر عاقل کے باتان یہہ ہونے لگے
شہنشاہ بیٹھے ہین ہون ہاتھہ دھو
نظربند نے پہن کپڑون کے تئین
سہیلیان کئے عرض تب شاہ سے آ
ابھی عرض کرتے ہین یہہ ماجرا
چلا بول عاقل وہ گھر کے تئین
وہ باتان لگے ہونے سب جا بجا
وہان کی سہیلی سے بولیان بولا
سبب کیا جو تو رات کو یہان رہا
کہ ہے سر منے درد نین جا سکا
خبر نین کئے تم کو میری خطا
معاف اب کرو تم سبھی اے سکیان
خبردار رہنا بھلا اے سکیان
اب آیا تھا وہ مارنے کو یقین
یہہ چلا ہے شاید کہ ہون پادشاہ
خدا ہی بچایا نظربند کے تئین
نمک پر حرام ہیگا عاقل بڑا
غرض صبح کو شاہ نے جو اوٹھے
نماز وہ پڑھے صبح کی کر وضو
جو جانے کو باہر چلا چاہے ہین
سبھی رات کا جو کہ تھا ماجرا

نظربند یہہ سُن کر .. مکدر ... ہوا
شہ یہہ دل مین تجویز اپنے کیا
مجھے مار کرلیوے شاہی کو چھین
کہا یہہ عدو تھا میرا بےبجیا
اگر مارتا ہون بولا اوسکے تئین
نہین تو میرے پلّے مین ہے یہہ پڑا
مگر خوب ہے اب کرون قید مین
بولایا ہے شہ یک سہیلی کے تئین
یہہ کہکر نظر بند اوٹھ کر چلا
سمن اور لوگان سبھی خاص و عام
سمن دیکھ کر شہ کے تئین جو خفا
کہا شاہ جب سے گیا مین شکار
طبیعت میری اس لئے ہے خفا
وہ اوسدن نہ آیا ہے عاقل وزیر
نظر بند تب پوچھنے کو لگا
شتابی سے کوی چوبدار ایک جا
گیا حکم پر شاہ کے چوبدار
وہ بیٹھا ہے جانے کو تھا جو اوٹھا
کہ یہہ مارنیکو میرے آیا تھا
ہوی شہ کو یہہ بات علم الیقین
میرے تئین تو معلوم ہرگز نتھا
پری جینے نادیوینگی میرے تئین
میرے دشمنی مین رہے گا سدا
اسے بعد مارون گا کر قید مین
کہا جھاڑ جا قید خانے کو وہین
جو وہ تخت پر اپنے بیٹھا ہے جا
شہنشاہ کو مجرا کئے اور سلام
سبب شاہ سے پوچھنے کو لگا
میرے سر مین ہے درد بے اختیار
بھی باقی سبھی خیریت ہے کہا
لگا یا ہے عمدًا وہ آنے کو دیر
نہین آیا عاقل جواب تگ ہے کیا
بولا کر میرے پاس اوسکو لے آ
بولانے کو عاقل کے تئین اکیبار

شتابی سے کوئی چوبدار ایک جا
بولا کر میرے پاس اوس کو لے آ
گیا حکم پر شاہ کے چوب دار
بولانے کو عاقل کے تئین ایکبار
تب عاقل نے پہنا تھا کپڑون کتین
وہ جانے کو دربار او تھا تھا وین
جو تب چوبدار آن کر شاہ کے
کئے پادشاہ آپکے تئین کہے
تب عاقل نے بولا پری سیتی جا
کہ کچھ آئی ہے میرے سر پر بلا
خدا واسطے لوگ دے میرے ساتھ
اگر مارنے چاہے تو ہات ہات
بچالیوے مجھکو وہ جلدی ستی
مجھے مارنے نا سکے وہ سبھی
پری نے تب عاقل سے کہنے لگی
تو خاطر جمع رہ ای میرے دہنی
ضرر تجھہ کو نا ہونے دیونگی کبھی
ملا دیونگی خاک مین مین سبھی
بہت لوگ ہمراہ دیتی ہون نہین
نہ ڈر کر توے سات جاؤن کتئین
ہمیشہ تیرا ہیگا حافظ خدا
تو اندیشہ مت کر کسی بات کا
تیرا جان میرے سے ہیگا لگا
ہمیشہ ہے تیرا نگہبان خدا
غرض دس دئی ہے پری اوس کے ساتھ
کئی اون تاکید یون نیک ذات
کہ عاقل کے ہمراہ تم سب رہو
ضرر اوسکو ذرہ نہ کچھ ہونے دیو
بہت اون کو تاکید کرکے پری
سبے عاقل کے ہمراہ روانہ گئی
کہی پھر ہمین دیو خبر مجھکو آ
اب عاقل کے اوپر جو کچھ ہوویگا
تب عاقل گھوڑے پہ چڑھ کر چلا
وہی اپنے معمول پہ وہ گیا

نظر بند پوچھا ہے پھر یہان دو بار
اور عاقل کے بیٹھا تھا در انتظار
پھر اتنے مین عاقل نے شہ پاس جا
اوسی طور پر اپنے مجرا کیا
نظر بند نے نزدیک اوسکو بُلا
ہے اس طور سے اوسکو کہنے لگا
کہ یک قیدی ہے باپ کے وقت کا
مین چہتا ہون اوسکے تئین چھوڑنا
تمین نیک نام ہونا چہتا ہون مین
چھوڑا قید سے لاؤ جا اوسکے تئین
تب عاقل نے آداب لایا بجا
کہا مجھکو بتلاؤ ہے کس جگا
مگر اپنے دل مین وہ سمجھا یقین
کہ یہہ قید کرتا ہے اب میرے تئین
سہیلی نے ہمراہ اوسے لے چلی
اوسے قید خانیمین ہے لے گئی
پری کے پرے سات عاقل کے تھے
وہ سب حال سارا اتھے دیکھتے
دیکھا کوٹھری ایک ہے اوس جگا
ہے قالین ایک اوسمین ہیگا بچھا

دربیان قید کردنِ نظر بند شاہ عاقل وزیر را از سبب غصہ

نظر بند کی سہیلی کہی اوسمین جا
تب عاقل نے اوس کوٹھری مین گیا
سہیلی نے در بند کی آکے وین
کہا یون بھی عاقل پکارا اوسکے تئین
کہیو نظر بند کو آداب جا
یہہ پیغام لیجائیو ... تم ... ذرا
غرض اوسنے دروازہ کو بند کر
نظر بند کو جاکے کئی ہے خبر
سہیلی سے پوچھا ہے تب پادشاہ
وہ دیکھہ اپنے حالت کتین کیا کہا
کہی اون نے اندر خوشی سے گیا
اور حضرت کو آداب و کورنش کہا

مین دروازے کو بند کر آئی ہون
خبر آپ کے پاس بھجوائی ہون
نظر بند اس طرح کہنے لگا
دیکھو ڈھیٹ کہتا ہے یہہ بیجا
بھی فرمایا شہ یون سہیلیان کے تئین
خبر کچھ یہہ مشہور نا ہووے کہین
اگر کوئی سُنے تم سزا دیوُن گا
یہہ مشہور تم مت کرو کہین ذرا
غرض شاہ اوس دن بہت تھا خفا
خردمند کو نزدیک بُلا کر کہا
اونے خوش ہو تسلیم کر کر کہا
سبھی اہل دربار کو خوش لگا
نظر بند اوس بہت تھا خفا
ہے جلدی سے برخواست اوسنے کیا
وہین خوابگاہ مین نظر بند گیا
بہت فکر و غصہ مین تھا بادشاہ
کہ پاجی نے کیا مجھ سے جرات کیا
مجھے مارنے شب کے تئین آیا تھا
اسے مار لیکر مین ہون پادشاہ
یقین اوسکو یہہ فکر تھی سو سدا
دویم یہہ کہ بدکار دولت تمام
پڑے ملک کے سارے ابتر ہو کام
بہت خوب میری وہ شاہی کیا
بہت یہہ میری خیرخواہی کیا
سیوم یہہ مجھے شاہزادی لکھا
جو رقعہ مجھے پاندان مین ملا
یہہ پھر دل مین اوسکے خیال یہ کیا
کہ شاید پری کو تھا رقعہ لکھا
میرے پاندان مین پڑا کہین سے آ
میرے تئین یہہ بھیجا نہین ہوویگا
چہارم وہ صورت مین ہیگا حسین
کوئی اوسکی صورت کا ثانی نہین
ہے پنجم مجھے ڈر پری کا یقین
سنی تو دباوینگی سب کے تئین

غضب سے اگر وہ کرے یک نگاہ
تو ہم جل کے ہوینگے سب روسیاہ
اگر حکم کئے تو وہ دیوان کے تئین
وہ سب کھاوینگے آئے انسان کتئین
یہہ جنجال مین آکے مین ہون پڑا
یہہ سختی مین مین آن کر ہون پہنچا
نہ جنجال مین آکے مین ہون یقین
نہ مین چہوڑ سکتا ہون اوسکے تئین
غرض شاہ نے تب بڑی فکر مین
یہی حول مین اور یہی فکر مین
کوئی مصلحت اوسکو تہری نہین
یہی فکر تہی تب نظر بند کتئین
غرض وقت جب سہ پہر کا ہوا
نظر بند دربار کو نین گیا
میرے سر مین ہے درد نین آونگا
یہہ کہلایا دربار مین بادشاہ
جو کچھہ کام کرنا سو تم لیو چلا
مجھے اطلاع دیجیو تم .... ذرا
سمن سن کے کہلایا ہے شہ کتئین
کہ تم نین سو جاتا ہون مین گھر کتئین
نظر بند کے خاصے کا جب وقت ہوا
بکاول نے خاصہ سے آکر کہا
کہ حاضر ہے خاصہ کہو شہ کو جا
سہیلیان نے شہ سے کہے جلد جا
یہہ سن شہ کہا حکم لانے کتئین
منگا کر چنایا ہے کھانے کتئین
نہین فکر سے کہانا کہائے گیا
تناول وہ تہوڑا سا کر بس کہا
پہر عاقل پوجو تھی سہیلی تعین
نظر بند بولا کر کہا ہے وہین
دو وقتہ تو عاقل کو کھانا کہلا
میرے خاصے سے تو دو خوانان لیجا
نظر بند کو یہہ ہوا ہے خیال
پری سن کے کرتی ہے کیا میرا حال

کہا دیوان آتے ہین اوسکے تمام
وہ کہانے سبھی شہر اور خاص عام

بہت دلہین اوسکے یہی تھا خیال
اسی فکر سے وہ ہوا تھا نڈھال

سہیلی کو آتے ہوے دیکھتا
نظر بند لگا تا نظر اوس جگا

کہ لاتی یہہ ہیگی خبر تو یقین
اب آدیو کہاتے ہین سب کے تئین

اسی فکر مین شہ تڑپتا جو تھا
شب ہونے سے شاہ ہو گیا گھبرا

کہا شاہ دل مین پھر افسوس کہا
کہ پاجی کے تئین مین بڑانا نہ تھا

نصیحت بزرگون کی سچہ ماننا
بزرگان جو بولے سو سچہ جاننا

یہہ پچھتانیکا اب نہ کچہ سود ہے
کہ کام اب وہ کرنا جو بہبود ہے

پری کا تو احوال اب سن ذرا
پرون نے پری کو خبر جون دیا

پری سن کے روتی ہوئی زار زار
گئی قید خانے مین وہ ایک بار

جو دیکھی ہے عاقل وہ بیٹھا ہوا
پری کے تئین دیکھ عاقل او تھا

وہ دونون نے اپس مین گلہار ہوے
وہ ہر ایک آپسمین بلہار ہوے

پری نے پھر عاقل سے رو رو کہا
تو ای بادشاہ کیا دیوانہ ہوا

خدا واسطے بات تو میری سن
میرا مان لے یہہ تبی اب سخن

نظر بند کتین بھیجتی ہون پیام
نہین تو مین جاتی ہون ای نیکنام

تم عورت ہو ای شاہزادی یقین
کرو شادی اب میرے شاہ کے تئین

میرا شاہ موگریال کا پادشاہ
بہت ٹھکو ہے خوب جوڑا ملا

تب عاقل نے بولا برائے خُدا
مین یکطور کی اب تو ڈالا ہون چال
پھر عاقل ستی یہہ پری نے کہا
اونے بولا میرے تئین بھوک نین
یہہ سچ بولے ہینگے بزرگان سبھی
یہی عمر مین ہوی میرے سے خطا
پری کے تب عاقل نے باتونکو سُن
منگائی پری خوان ہاے طعام
پری بھی نوالے وہ کہائی ہے دو
غرض وہان سے گئی ہے پری اپنی گھر
سہیلی جو عاقل کی رکھوال تھی
دو وقتہ لیجاتے تے کھانیکے تئین
جو اس طرح ستی گئے دن گذر
کہ عاقل تو کھانیکو کھاتا نہین
ہے کہتا کہ لیجاؤ یہہ سب طعام
کیا نین نظر بند دربار تھا
پھر اوسکے گیا دلمین یہہ ہی خیال
نہ معشوق کو اس طرح بولنا
دیکھین اسکا کیا رب کریگا ایتال
بھلا اب مین لاتی ہون کہانیکو کہا
پری نے کہا ہے تب عاقل کے تئین
کہ خاکی پہ عاشق نہونا .... کبھی
میرا دل جو تیرے پہ اٹکا ہے جا
کہا لاؤ کھانے کے تئین بے سخن
تب عاقل لیا دو نوالے تمام
جو کچھ کھایا عاقل سو کہائی ہے او
ہے عاقل پڑا تھا تڑپتا ایدہر
وہ دروازہ آ صبح کو کھولتی
اور عاقل نہ کھاتا تھا کھانے کتئین
نظر بند کو کئی ہے سہیلی خبر
اور وہ روبرو بھی منگاتا نہین
تمی بات کر کھالیو اسکو تمام
یہہ سُن غم ستی شاہ دل افگار تھا
کرے گی پری میرے تئین پایمال

خطر ہو اگر جان کا اوسکو اب
پری میرے اوپر کریگی غضب
بہت دل مین ہو گہا برا پادشاه
سہیلی کو بولا قلمدان لا

در بیان نوشتن رقعه نظر بند بعاقل

تب عاقل کے تئین کو رقعه لکھا
تو اپنے کو ای پاجی سمجھا ہے کیا
سبب کیا که کھانا تو کھاتا نہین
مین بھیجا ہون خاصه اول تیری تئین
قسم میرے سر کی تو بہر خدا
میری بات کو مان کھانیکو کھا
لکھه اس طرح مضمون تب پادشاه
سہیلی کے ہمراه کھانا ... دیا
وه رقعه دیا ہے سہیلی کے ہات
کہا رقعه لیجا دے کھانیکی سات
سہیلی گئی کھول اوس در کو تب
کہی شاه رقعه دئیے تجکو آب
اولس اپنی بھیجی ہے اب پادشاه
سہیلی سے عاقل نے رقعه لیا
جب اوسکو سراپا مطالعه کیا
وه بے اختیاری سے رونے لگا
دو آنکھون کے تئین لیا ہے لگا
سہیلی کے تئین اس طرح سے کہا
که کھانے کے تئین لا تو جلدی ستی
وه کھایا ہے خشکے کو میٹھے ستی
کہا اب تمین بات لیو اوسکو جا
دوات اور قلم مجکو لا دو ذرا
سہیلی نظر بند کو بولی ہے جا
وہان قصه عاقل کا گذرا ہوا
کہی پھر کے مانگا قلمدان ... وه
کہا شاه لیجا کے جلدی سے دو
نکال اوس سے قینچی و چاقو کتین
قلمدان لیجا کے دیو اوس کتئین

سنئی ہے وہ فرمان پری شہ کی وین
لیجا دی قلمدان عاقل کے تئین

رقعہ عاقل وزیر بہ نظربند شاہ

تب عاقل نے اس طرح سیتی لکھا
کہ ای پادشاہ زادی سن تو ذرا
مین کھانیکو ہرگز نہین کھاؤنگا
یکہفتہ مین آخر تو مرجاؤنگا
جو معشوق میرا مجھے نا ملے
یہہ جینے سے مرنا ہے بہتر مجھے
وہ اس طرح سیتی جو رقعہ لکھا
سہیلی کو بولا کہ دے تو لیجا
سہیلی نے دی شاہ کو جلد جا
نظربند اوسے دیکھکر غش کیا
کبھی اپنے کو نین تھا عورت سنا
یہہ شقہ کتین دیکھہ حیران ... ہوا
یقین عاشقی کے یہہ سب کام ہین
کیا میرے لیے یہہ عشق باندھا تونین
سنبھل دو گھڑی بعد پھر بادشاہ
ہے عاقل کے تئین ایک رقعہ لکھا

رقعہ نظربند شاہ بعاقل وزیر

ای پاجی تیری ہوش تو کھو لیا
جو شہزادی کر میرے تئین تو لکھا
تو مردون پہ تہمت جو عورت کیا
تری ہوش مین کچھ تفاوت کیا
تو مت بار دیگر یہہ باتون کو کر
ذرا رحم کر اپنے تو حال پر
بنا مین تھا نفرہ روپیہ پانچ کا
پڑا کر تجھے مین [illegible] ...
میری طرف سے تیرے تئین بھولی
یقین ہے و گر نین تو کیا ملے
تجھے مارنے بھیجا مین اژدہا
کہ تیری فتوح اس جگہ یہہ ہوا

سہیلی کو پھر یہہ نظر بند کہا
یہہ رقعہ تو عاقل کو دے جلد جا
نظر بند کے خط کو سمجھتا وہ تھا
دیکھا خوب پڑکر سو رونے لگا

رقعۂ عاقل وزیر بہ نظر بند شاہ

قلم کو اٹھایا ہے پھر وہ بدست
جواب یون لکھا ہے بصد بند و بست
بنا ہین جو پاجی کے بیشک تھا مین
روپے پانچ مجکو نہ ملتے تھے کین
بڑا کر دئی تو مجھے مرتبا
مین یہہ ویسے اپنی نہین ہون بھلا
مین اول تیرے پاس آیا جو تھا
تجھے دیکھکر مین نے تھا غش کیا
تو کہنے مین بولا کہ بہوکا تھا مین
بہت دن سے اب کھانا کہایا ہو نہین
کبھو پھر مین اوس دن سے صورت تری
نہ دیکھا اوٹھا آنکھہ سورت تری
تو جس جا اوپر کھیلتی تھی شکار
وہان نکلا جو باگ انسان خوار
تو ارکان کو حکم اپنے کیا
کہ مار آوے اوس باگ کو اوس جگا
مین دیکھا نہین بات اب ہاتھہ مین
مین جا شیر کو مارا ایک ہات مین
گئی سیر خاطر تو جب دوسرے بار
گئی حکم سب کو کہ کہیو شکار
گئے کھیلنے چھوڑ کر تجکو سب
گیا مین ہو مین تیرے تئین چھوڑ تب
مُرصع سگی ہرنی دسے در شکار
تو گھوڑے کو دوڑائی بے اختیار
سہیلیان سبھی پیچھے ہی رہ گیان
مین تھا سات کوئی سات نین آسکیان
بہت اوس جگہ مین ترددّ کیا
وزیری کا منصب گئی تو عطا

تو نکلا ہے جب سیتی وہ اژدہا
اوسے مارنے مین جو بصرہ گیا
کوئی حکم تیرا نہ لائے بجا
تیرے واسطے مین یہہ محنت اوٹھا
کہ بصرے کو مین بات یک ہین گیا
مین مارا ہون اوسکو بفضلِ خُدا
تیرا مین نہ دیکھا کوئی خیرخواہ
دغل باز ارکان ہین اور روسیاہ
مین افزود تیرا خزانہ کیا
مین دولت کو تیرے سہانہ کیا
ای شہزادی میری قدر کو پچھان
ذرا خیرخواہی کو میری تو جان
غرض اس طرح سے وہ رقعہ لکھا
سہیلی کو بولا کہ دے تو لیجا
سہیلی نے شہ کو دئی ہے لیجا
نظربند دیکھہ اوسکو ناخوش ہُوا
کہی دلمین میرا یہہ مفتون ہوا
لگا عشق مین دل ہے مجنون ہوا
پری شب کو آتی تھی عاقل کے پاس
اور عاقل سے کرتا تھا باتان اوداس
ہمیشہ تب عاقل کا یہہ طور تھا
نظربند کا حال اب سُن ذرا
کئی قید عاقل کو جس روز سے
گیا نین ہے دربار اوس روز سے
سمن ایکدن اپنے گھر مین کہا
کہ آتا نہین شہ سو دربار کیا
بھلا پوچھون مین اب تو عاقل سی جا
وہی بولیگا مجھہ سے یہ ماجرا
سمن نے جو یہہ قصد کر کر چلا
سمن کے کہے آدمیان اوسے جا
کہ پتا کین عاقل کا دستا نہین
مگر لوگ یہہ کہتے ہین اوسکے تئین
سمن نے یہ سنکر ہوا بیقرار
چلا جلد گھوڑے پہ ہو کر سوار

ہے اوّل وہ دربار اندر گیا
سمن سارون کو خوش دیکھا او بجگا
سمن سے وہ آہستہ بولا ہے آ
وہ ہے قید مین تین دن سے پڑا
یہہ سنکر سمن کو لگتا ہے بُرا
وہان جاکے بولا سہیلیان کتئین
نہین دیکھا ہون جو تمہارے تئین
خداواسطے تم بلاؤ ...... ذرا
کیا تقصیر ایسے کچھ ہوئی ہے تو
سہیلیان سے اُن نے کیا عاجزی
سہیلیان نے پھر شہ سے بولیان جا
وہ کہتا ہے دیکھونگا حضرت کتئین
یہہ سُن پہنے پوشاک سب پادشاہ
سمن کو سہیلی بلائی ہے جا
تمہین تین دن سے جو دیکھا نہین
یہہ سنکر سمن سے کہا پادشاہ
ہے اوس دن ستی درد سر سے تئین
تفحّص جو عاقل کا کرنے لگا
اور ایک دوست منشی کہین عاقل کا تہا
کیا قید عاقل کے تئین پادشاہ
خداواسطے تم چھوڑاؤ ذرا
جو خلوت کی وہ راہ لیکر چلا
کہ تم جا کہو بھائی صاحب کتئین
مجھے چین و آرام تو کچھ نہین ∴
مجھے اپنی صورت دکھاؤ ذرا
خداواسطے تم معاف اب کرو
کہا شہ کو بولو خبر تم میری
سمن عاجزی کرتا ہیگا کھڑا
سبھی اوسکے باتان کیان شہ سے ہین
کہے اب سمن کو لیؤ جا ... بلا
سمن آکے شاہ پاس رونے لگا
برا حال میرا ہوا ہے یقین
کہ جس دن ستی مین شکار رہون گیا
مین باہر اسی واسطے آیا نہین

سمن شہ ستی پھر یہہ کہنے لگا
ہووے حکم تو بات بولون ذرا
کہا شاہ بولو جو ہے مُدّعا
سمن نے کہا اس طرح مین سنا
کئے قید ہین آپ عاقل کتئین
مین بالکل سبب اوسکا سمجھا نہین
بہت خیر خواہ دوست تھا آپ کا
بہت عزت و خوبی کا شخص تھا
کسی بات کا شوق اوسکو نتھا
مگر دل سے وہ دوست تھا آپکا
مین دیکھا ہون ہر یک جلت ہوا
تمہین کسکی چغلی کو نا مان نا
بھلا اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا
مجھے بھیجو اوسکو مین لاؤن بلا
پھر آہستہ شہ سے سمن نے کہا
حمایت مین اوسکے پری ہے سدا
مبادا یہہ سنکر خفا ہو یہ بات
مبادا کرے وہ کہین دن کو رات
نظر بند تب اپنے دلمین کہا
کسی وضع عاقل کو ہے چھوڑنا
بولانا سمن کے تئین بھیجکر
سوا اسکے کوئی فکر نہین ہے دگر
کبھی اوسکو خدمت نہ دیونگا مین
کوئی کام اوس سے نہ لیون گا مین
یہہ تجویز دلمین مقرر کیا
قلمدان منگواکے رقعہ لکھا

رقعۂ نظر بند شاہ بعاقل وزیر

ای پاجی مین اب مہر کر بقیاس
سمن کے تئین بھیجا ہون تیری پاس
تو ہمراہ سمن کے میری پاس آ
گناہ عفو سارا مین تیرا کیا
جو بیہودہ باتان تو مجھ سے کہا
کچھ وہ ذکر مت کر سمن سے ذرا

سہیلی ستی اک بلا کر کہا
یہہ رقعہ تو عاقل کو دے جلد جا
سمن سے کہا شاہ تم جلد جاؤ
اب عاقل کو ہمراہ بلا لیکر آؤ
تھا پیش از سمن کے وہ رقعہ گیا
پڑھہ عاقل نے اوسکے تئین کو کہا
دوات و قلم دیؤ مجھکو لے آ
سہیلی کہی تب سمن آگیا
تب عاقل نے رقعہ کے تئین کو چھپا
سہیلی کو بولا کہ ..لاؤ... بلا

دربیان رفتن سمن از حکم شاہ در قید خانہ برائے برآوردن عاقل و نیادن او

سمن نے جو اوس گھر مین داخل ہوا
وہ عاقل کے تئین دیکھہ رونے لگا
کہا تم سے کیا چوک ہوی بھائیجان
جو غصہ مین آیا شہ مہربان
بہت چاہتا تھا تمہین پادشاہ
وہ کم سن ہے تم مانیو مت برا
سمن سے تب عاقل یہہ کہنے لگا
مین نوکر ہون وہ ہے میرا پادشاہ
کچھہ البتہ ہوی میرے سیتی خطا
شہ اسواسطے قید مجھکو کیا
سمن نے پھر عاقل ستی یہہ کہا
کہا شہ مجھے تم کو لاؤ بلا
میرے ہوکے ہمراہ تم اوٹھہ چلو
نظمر بند سے جاکے خوش ہو ملو
بہت نیک ہیگا نظمر بند شاہ
بہت خلق و اخلاق کا پادشاہ
تب عاقل سمن سے یہہ کہنے لگا
ہے آرام مجکو ہین نین آون کا
مین بیٹھا ہون آرام سے اس جگا
میرا چھوڑ پیچھا برائے خدا

سمن نے بہت پر بجدی کیا
اور آخر نہ سمجھا سکا تھک گیا
گیا ہے سمن وہان سے پھر شہ کے پاس
لگا شہ سے کرنے کے تئین التماس
کہ ای بھائی صاحب کہون تم سے کیا
مین دیکھا ہو عاقل کو غربت بھرا
وہ میرا سخن تو نہین مانتا
کہا مجھ کو آرام ہے اس جگا
تمہارا نہین دوست کوی اوس سوا
رکھو یاد میرا سخن پادشاہ
بھی گئے وقت کے بعد ازان پادشاہ
بھی رخصت سمن کے تئین کو کیا

در بیان نوشتن رقعہ نظر بند شاہ بعاقل وزیر

پھر عاقل کو رقعہ نظر بند کہا
ای پاجی تجھے منع تھا مین کیا
نکرنے کے باتین سمن سے کہا
نہین آیا میرے طلب پر سو کیا
سمن کے جو ہمراہ آیا نہین
سبب کیا یہہ کہدی تو میرے تئین
یہہ لکھکر سہیلی کو بولا لیجا
یہہ رقعہ تو عاقل کو دے جلد جا
سہیلی نے رقعہ کو لیکر گئی
اور عاقل کے وہ ہاتھہ مین جا دئی
تب عاقل نے پڑھ دیکھہ بولا اوسے
قلمدان کو میرے تئین لا کے دیے
سہیلی نے لے حکم جا شہ کا وین
اونے لا دئی ہے قلمدان کے تئین

در بیان رقعہ نوشتن عاقل وزیر بہ نظر بند شاہ

تب عاقل نے اس طور کاغذ لکھا
سمن ہے تو میرے تئین کام کیا
نہ بولون گا ہرگز سمن سے کبھی
اگر وہ کہا تو دروغ ہے سبھی

ای شهزادی کی تهی تو مجهکو طلب
نهین آنیکا هے یهه میرے سبب
یهه آرام مجهه کو کهین نین ملا
وزیری مین یهه سُکهه نپایا ذرا
مجهے چین و آرام هے اس جگا
کوئی چین کو چهوڑ کیون آئیگا
که جسوقت کرتا هون مین آنکهه بند
تو کرتا هون اوس وقت تجهه سی انند
وزیری مین مجهکو نه تها یهه مزا
که معشوق مجهه پاس هے اِس جگا
مین جس وقت کرتا هون تیرا خیال
هے اوسوقت مین تیرا میرا وصال
بهت اب تباه حال هے گا میرا
میرا حال تیرے سون هون سب کها
وه رقعه کو لکهه کرکے عاقل تمام
سهیلی کو بولا لیجا خوش خرام
سهیلی نے اوس رقعه کے تئین لیجا
دئی شاه کے تئین سو شه نے پڑها
وه شه دیکهه رقعه هوا گهابرا
اوسے بهت وه غصه باهم هوا
هے اس بات سے کهایا هیبت وه شاه
خطر اوسکو کچهه جان کا هوئے گا
پری خاک مین مجهه کو دینگی ملا
هے غصه هوا اشر کو اسبات کا
یهه پاجی کے تئین عشق کیون هے مرا
میرا افاش یهه بهید کیون کر هوا
سهیلیان کو بهی میرے معلوم نین
یهه سمجها هے کس طور سے میرے تئین
هے اسبات کا اوسکے تئین غم هوا
نظر بند کا دل هے برهم هوا

در بیان رقعه نوشتن نظر بند شاه بعاقل وزیر

پهر عاقل کے تئین خط لکها پادشاه
فراموش اپنے کو تو کیون کیا

بلاتا تو آتا نہین کیا سبب
مین تقصیر کو تیرے بخشا ہون سب
سمن کو مین بہیجوایا تھا تیرے پاس
سبب کیا تو آیا نہین میرے پاس
نظر بند اس طرح سی خط لکھا
سہیلی کو بولا کہ دے جلد جا
سہیلی نے عاقل کو دی ہے لیجا
سب عاقل نے اوس خط کتئین کو پڑا

در بیان رقعہ نوشتن عاقل فزیر بہ نظر بند شاہ

تب عاقل نے اوسکا لکھا یہہ جواب
کہ اے میرے حقمین بہ از آفتاب
تیرے پاس کس طرح سے آؤن مین
یہان چین و آرام ہے میرے تئین
دلاتا ہون اور ایک مین بات یاد
تو بھولی پن ہے یاد مجھکو زیاد
مین معشوق کی بات بھولا نہین
اے شہ زادی سُن یہہ تو قصہ کتئین
کہ جس دن سمن تیرے سے ہے ملا
وہ معشوق کا حال اپنے کہا
تو بھولی تھی اور وہ مجھے یاد تھا
مین آخر تو اوسکا لگا یا پتا
تیری بات کا پاس ہے میرے تئین
تو بھولی مین بھولا نہین تیرے تئین
وہ لکھہ رقعہ شہ کو اوبہیجوا دیا
اوسے پڑھہ نظر بند غصہ ہوا
دہولایا ہے سب رقعہ کو پادشاہ
کٹورےکے درمیان پانی منگا
گئے ہینگے دو تین دن جب گذر
نظر بند سے بولا سمن آن کر
کہ ای بھائی تم ناسنا سب ... کئے
یہہ جو قید عاقل کو تم اب کئے
بڑا بہائی صاحب مجھے ہیگا ڈر
پری کا نہایت ہے خوف و خطر

مجھے علم فرماؤ تا جا کے مین
ملاتا ہون حضرت سے لا اوسکتین

ر بیان رفتنِ سمن بارِ دیگر نزدِ عاقل و نیامدنِ او

نظربند اوسکو دیا ہے رضا
سمن قید خانہ مین جب وہ گیا
او عاقل کا دیکھہ حال وہ زرد ہے
او غمگین ہے صاحب درد ہے
پھر عاقل سمن سے یہ کہنے لگا
کہ تعظیم کو ہے نہ طاقت ذرا
سمن تب کہا از برائے خدا
کہ بیٹھے رہو مت اٹھو تم ذرا
سمن پھر تو باتان وہ کرنے لگا
جو کچھہ بولنا تھا سو وہ کہہ دیا
پھر عاقل نے اوسکو جواب یون دیا
مَین اول مین بولا تھا جو ماجرا
پھر عاقل سمن سے یہ کہنے لگا
کہ تم شہ سے جبدن ملے ہینگے آ
دکھائے تھے تم زخم ہرنی کتئین
لگایا تھا مرہم لیجا اوس کو مین
وہ بھولا ہے یا ہیگا سچ تجکو یاد
سمن تب کہا ہان کہ ہے مجکو یاد
نظربند تمہارا جو قصہ سنا
تمہارے تئین سات آؤ کہا
میرے ذمہ ہے کرکے شہ نے کہا
کسی طور سے اوسکا لیونگا پتا
فراموش دونو کئے اوسکو ہین
مگر بات میہہ یاد تھی میرے تئین
مجھے شاہ کے بات کی پاس ہے
مگر زندگی ہے تو اب آس ہے
پھر عاقل کے پاوان پکڑ وہ لیا
ہے پھر بات مونہہ کو لگا کر کہا
کسی طرح سے سات میرے تو آ
میرا کام کردے برائے خدا

تب عاقل کہا مین تو جیتا نہین
چپ احوال ایک بولا تیرے تئین

بہت جب بجدی سمن نے کیا
تب عاقل نے بولا کہ نا آؤن گا

اوتھا وہان سے لاچار ہوکر سمن
چلا شاہ کے پاس بھر کرہن

نظر بند نے دیکھہ ہوا گھبرا
وہ سمجھا کہ عاقل ہے کیا مُیا

سمن کے لگا دیکھنے مونھہ کتئین
سمن نے جو نزدیک آیا ہے ویہ

لگا پوچھنے اوس کے تئین پادشاہ
تمہارے یہ رونیکا ہے وجہ کیہ

سمن نے کہا کیا کہون تمسے مین
بُرا حال دیکھا ہون عاقل کتئین

یہہ سُن شاہ کا ہوش پرجا ہو
سمن حال پھر اوس کا کہنے لگا

دربیان نصیحت کردن سمن بہ نظر بند شاہ

کہا اوُس کی حالت بہت ہے تباہ
کیا ہون مین تجویز ایک پادشاہ

اوسے آپ سمجھے مناسب اگر
تو کرنا ہے تجویز وہ خوب تر

وہ کیا ہے کہ آپ اوس جگہ جائیے
اور عاقل کو ہمراہ بُلا لائیے

وزیری کا جو تم دئیے مرتبہ
اوسے قید کرنا مناسب نتھا

تمہارا مین دیکھا اوسے خیر خواہ
فدا دل سے تیرا ہے ای پادشاہ

مناسب ہے جانا تیرا اوس جگا
بولا لائے تو دل سے خوش آئیگا

نہین تو میرے تئین پری کا ہے ڈر
وہ ضایع ہوا تو بہت ہے خطر

کہ اب اوسکا تو حال اچھا نہین
جو پہلے تھا اب اوسکا آدا نہین

وہ اور ایک بولا ہے میرے بات
سلوک وہ کیا ہے عجب میرے ساتھ

وہ کہتا ہے نرگس پری کا پتا
لگا کر سراغ اوسکا مین ہون رکھا

مین جیتا تو اوسکو ملا تا یقین
تیرے سے تو لا کر ملا نا یقین

جو تمنے میرسے تہے وعدہ کیا
وہ پاس آپ کی بات کی ہے رکھا

تمہین ایسا نوکر ملیگا نہین
نہ دیکھا سنا مین نہ ایسا کہین

جو پاجی تمہین کہتے ہو اوسکتئین
یہ پاجی نہین ہے سمجھتا ہو نمین

وہ صورت مین تو ہے نہایت حسین
وہ اشراف زادہ ہے بیشک یقین

یہ آخر کو تو بات نکلے گی کہین
بتاؤن گا اوس وقت حضرت کو مین

غرض آپ تشریف لیجائیے
اور عاقل کو ہمرہ بلا لائیے

نہین تو پریکا ہے میرے کو ڈر
وہ آخر کو دستا ہے ہم پر خطر

دل و جان سے اوسکی عاشق ہے وہ
کرینگی وہ ہم سب کو بے آبرو

یہہ باتون کو سن شاہ نے چپ رہا
بہی گئے وقت بعد از سمن گہر گیا

نہایت تفکر مین تہا پادشاہ
یہ آخر کو انجام کیا ہوویگا

نہ دربار جاتا تہا اوس ذکر سے
وہ بے چین تہا گہر مین اوس فکر سے

سبہی اوٹہ گیا شہ کا آرام و چین
ہوا خواب و خور تلخ بے ریب شین

پہر اس پر جو دو تین دن گئے گذر
سہیلی نے شہ کو کئی آ خبر

کہ عاقل تو کہانیکو کہاتا نہین
نقاہت زیادہ ہے اب اوسکتئین

در بیان رقعہ نوشتن نظر بند شاہ بعاقل وزیر برای خوردن طعام

تفکر یہ سُن شاہ کو پھر ہُوا
یہ رقعہ تب عاقل کو شہ نے لکھا
ای پاجی تو اب کیا دیوانہ ہُوا
سمن کو میرے سارے باتین کہا
خطا بخش تیری بُلایا تھا مین
سبب کیا سمن سات تو آیا نین
تو کہانیکو کہاتا ہنین کیا سبب
ارادہ تیرا کیا ہے سو بول اب
اگر تو مرا تو میری گئی بلا
تو کہانا نہ کہا کر ڈراتا ہے کیا
میرے سر کی مین اَب قسم ہون دیا
کہ تو اس وقت جلدی کہانیکو کہا
وہ رقعہ کے ہمراہ کہانا منگا
سہیلی کے ہمراہ دیا پادشاہ
سہیلی نے جو گئی ہے عاقل کے پاس
دیکھی ضعف سے وہ ہے لیٹا اوداس
سہیلی نے ہوشیار کی اوس کو جا
دئی اوس کے تئین رقعہ پادشاہ
لگا رقعہ پڑ کر وہ رونے کتئین
منگا خوانچہ بعد کہانے کا وین
اوسی طرح سے ایک نوالہ لیا
بھی تھوڑا سا پانی منگا کر پیا
سہیلی سے بولا مجھے بھوک نین
ذرا کہانا اس واسطے کہایا مین
پھر عاقل قلمدان کے تئین منگا
نظر بند کو اس طرح رقعہ لکھا
سمن سے تیرا حال بولا مین نین
مگر بولا نرگس کا احوال ... مین
ای شہزادی جو مین تجھے تھا لکھا
وہی حال مین اوسکو بھی کہدیا
سُن اب حال میرے مین کچھ نین رہا
ای شہزادی مین ابتو نین جیون گا

نصیحت کچھ اک یاد ہے تیرے تئین
مین بھیجونگا لکھ کر سبھی تیرے تئین
مین دیکھا ترا خیر خواہ کوئی نہین
دغاباز دیکھا مین ساروں کے تئین
تب عاقل نے اس طرح رقعہ لکھا
نظر بند کے پاس بھیجوا دیا
اور رقعہ مین کر یہ غزل مندرج
ہے شہ پاس بھیجوا دیا بے خرچ

غزل فارسی از عاقل بہ نظر بند برسد

ہمین آرزو بود دایم مرا
شوم بر تو قربان ای مہ لقا
بفضل خدا و بفضل رسول
کہ الحال آن وقت آمد مرا
شدم سرخرو پیش خلاق خلق
چنین داشتم آرزو از خدا
کہ ہستیم چندی ترا میہمان
سفر میکنم من ز دار فنا
مگر آرزو ہائے دل بیسرم
ہمین است شہزادی افسوس ہا
گہی قدر مارا تو نشناختی
نگشتی بہ من ملتفت بیوفا
کہ از جان و عزت گذشتم یقین
چنین عشق تو کرد آخر مرا
بود عاقلان را ہمین نکتہ بس
ترا ہست حافظ رسول خدا
کہ باشند حافظ بہر دو جہان
محمد و آل محمد مرا
نظر بند پڑ کر ہوا ہے خفا
بھی پھر کہا برا شہ زیادہ ہوا
سمن ایک دن شاہ کے پاس آ
کہا فکر عاقل کی تم کیا کیا
نظر بند بولا کہ ٹھہرائے نین
کرون فکر عاقل کی کس طرح مین

سمن پھر تو اس طرح کہنے لگا
کہ عاقل مین نہین حال باقی رہا
وہ اندیشہ ہے تم کو مین جو کہا
مین جاتا ہون گر حکم ہو تو ذرا

در بیانِ رفتنِ سمن بارِ سوم نزدِ عاقل و بیہوش دیدن اورا

دیا حکم پھر اوس کے تئین پادشاہ
سمن نے وہان جاکے دیکھا تو کیا
وہان ہیگا بیہوش عاقل پڑا
جواب وہ پکارے تو بھی نہین دیا
سمن گہبرا ہو کے نزدیک جا
دیکھا ہمات عاقل کتئین وہ لگا
دیکھا ہیگا عاقل نے ہوشیار ہو
سمن رونے کے تئین لگا زار ہو
سمن سے تب عاقل نے کہنے لگا
بہت خوب تم آئے سو اب ہوا
ضرورت کا کہنا تمہارے سے تھا
تمہین کان رکھکر سنو اب ذرا
یہہ کہتا ہون تم کو کہ جیتا نہین مین
تمہارے سے اک بات کہتا ہون مین
نظر بند کو دوست ہے کوئی نہین
تمہین دیکھ بیہوش کے کامو کچ تئین
نہونے کو دو شاہ کو تم اداس
میرے ہوتے مت دیو اوس کو براس
میرا جان و دل اوسپہ قربان ہے
کہ اوس پاس مجہہ سے غلامان ہے
بہت نازک ہیگا میرا پادشاہ
تمہین چھوڑ کر اوسکو مت ہو جدا
سمن پوچھا معشوق کی اپنی بات
تب ان بولا وہ کیہر کے جینے کی بات
نہین جیتا تو تم سے ملاتا لے آ
نہین تو محالات ہے یہہ کہا
سمن اوس سے یہہ سن کے روتا اوٹھا
نظر بند کے پاس روتا گیا

در بیان نصیحت کردن سمن بار دیگر پادشہ را

نظر بند کو بولا کہ اے پادشاہ
ہین آج اوسکا احوال دیکھا برا
تمہاری بہت بات مجھہ سے کہا
جو کچھ بولا ان سون یہہ شہ سے کہا
کہا بھائی ہے وہ بڑا خیر خواہ
نہ ثانی کوئی اوسکا ہے پادشا
ہین عاقل کا احوال دیکھا تباہ
تمہین جا بلا لاؤ اب پادشاہ
پری کا میرے تئین نہایت ہے ڈر
اوسی سے ہے ہم سب پہ آخر خطر
سمن کر یہہ باتون کتئین گھر گیا
شہنشاہ تب فکر مین بھر کیا
پری آتی تھی شب کے تئین اوس جگا
وہ کھانا کھلاتی تھی عاقل کو لا
پری کے جو خاطر سے کہاتا تھا وہ
دو کھانے کے لقمہ اوٹھاتا تھا وہ

در بیان آمدن پری نزد عاقل و بیقراری و آہ و زاری کردن او

جو اوس شب کو بھی آئی ہے ہان پری
وہ عاقل سے اس طرح کہنے لگی
تھے میلے ہو کپڑے پری کے تمام
کئے دن سے نین نہائی تھی نیکنام
تیرا ضعف مجکو یہہ بہاتا نہین
تیرا حال یہہ دیکھے جاتا نہین
بزرگان ہمارے کہے واقعی
کہ خاکی پو عاشق نہو نا کبھی
میرا حال تیرے سبب یہہ بنا
کہ کیسے عدو کو ڈوباوے خدا
نہین تو ہمین خوش رہین ہر جگا
تیرے عشق ہین حال یہہ ہے بنا
ہمین سبزے اور پانی کو دیکھکر
خوشی خورمی سے رہین اپنے گھر

بھلا اب تو جو کچھ ہُوا سو ہُوا
نصیحت مین کرتی ہون سو سُن ذرا
نظربند کے پاس جاتی ہو نہین
پیام اوس سے کہہ نرم آتی ہو نہین
اگر تو خوشی سے کہے جاؤن گی
وگر تو ہو ناخوش تو رہ جاؤنگی
اوسے منع اول تو عاقل کیا
پھر آخر کو ناچار راضی ہوا
کچھ ایک مصلحت کی کئے بات وہ
جو کر نیکی تھی شاہ کے ساتھ او
پھر عاقل سے لی ہے پری نے رضا
تہا عاقل تڑپ تا یہان تہا پڑا
ہوی صبح جو آدمی ایک پری
نظربند کے پاس بھیجوا دئی
سلام پری وہ کیا ہے ادا
کہی دیکھنے آتی ہون کر کہا
نظربند یہہ سُن کے کہنے لگا
میرے تئین بہت دن ستی شوق تھا
ولیکن مین اب تو ہون کچھ کاہلا
تمھین وقت دیگر ملو مجھ سے آ
معاً آدمی پھر پری کا ایک آ
پری کی سواری یہہ آئی کہا
ہوا ناچار یہہ سُن نظربند اوٹھا
سنغض وہ کپڑون کو پہنا منگا
وہ پھر اپنے مسند پہ بیٹھا ہے آ
بچھایا ہے یہہ ایک مسند منگا
جو اتنے مین اتری پری جلد آ
نظربند تعظیم دیکھہ...... ملا

در بیان آمدن پری از نزد نظربند پادشاہ برای رہانیدن عاقل وزیر

پری کے تئین اُن نے دیکھا نزال
دیکھا کپڑے میلے بُرا ہیگا حال
پری بیٹھی ہے آکے مسند پہ جب
شروع کی ہے عاقل کا احوال سب

کھی آئی ہون کچھہ مین کہنے کتئین
یہہ عاقل ہے موگریال کا پادشاہ
یہہ شہر و شہر پھر بھٹکتا .... ہُوا
پدر اوسکا موگریال کا ہیگا شاہ
ہے مسعود شہ باپ کا اوسکی نام
اوسے بعد بصرے کو تم بھیجوا
وہ تھا دیو برقے مین تھا سانپ کے
میرے باپ مین اوسمین تھی دوستی
پدر میرا حال اوسکا یہہ دیکھہ کر
میرا باپ اس طرح سے وہ ہُوا
حقیقی پدر ہے سو جیتا ہے وہ
غرض اون نے اوس دیو کو مار کر
اوسے دیکھکر مین نے تب غش کیا
مین عاشق نہوتی تو سُن فی المثل
مین اوس سے تو چھٹنے لگی اوسکتئین
کبھی کھانا کھایا ہنین پیٹ بھر
نگر اوسکو مین دیکھتی تھی خفا
سُنو کان دھر کر جو کہتی ہون مین
اونے راہ یکبارگی بھول جا
وہ تم پاس آکر ہے نوکر ہوا
وہ ہے صاحب تخت و صاحب کلاہ
بھی مان اوسکی شہزادی ہے لاکلام
جو فرمائے ہین مارنے اژدھا
سو پانیمین وہ تھا میرے باپ کے
غمین ایک اولاد کی اوسکو تھی
مجھے گود مین اوسکے دیا سربسر
میرا باپ ہے شاہ جنات کا
خوشی ملک مین کرتا بیٹھا ہے وہ
میرے گھر مین آیا ہے جب شیر نر
میرا جان و دل اوسپہ عشق کیا
اوسے مارتی اژدہا کے بدل
نہ دیکھی ہون خوش مین کبھی اوسکتئین
کبھی سویا مجھہ پاس نین آن کر
سبب اوسکا میرسے کچھہ نین کہا

کئی دن کے بعد از میر لیسے کہا
کہی مین تعجب سے اوسکو سنا
تیرے شہر مین موگرا ہے زیاد
یہہ کہ مجھ سے ہے کون تیرا بادشاہ
تب عاقلنے ہنسکر میرے سے کہا
میر لیسے وہ تب اپنا قصہ کہا
کہا اون نے مجھکو مراتب دیا
ہے کم سن نظر بند میرا بادشاہ
مین تعریف اوسکی کرون تمسی کیا
ہمیشہ مکدر رہے اور خفا
غرض اوسکے ہمراہ مین ہون چلی
مین دو آدمی اپنے بھیجوا دیا
وہ میرے تئین دیکھ بولی مین آ
تیرا حال سب میر لیسے آ کہے
مین اس طرح بولی تھی عاقل کتئین
مین عاقل سے یہہ حال بولی نہین
تیرا جب کہ احوال مین سب سنی
کہ مین شاہ کے پاس اب جاؤنگا
کہ تون ہیگا موگریاں کا پادشاہ
ہمین آکے اوس جا پہ ہوتے تھی شاد
تو جاؤنگا اوس پاس جو بولتا
نظر بند ہے روم کا بادشاہ
کہا پاس مین اوسکے نوکر ہوا
پھر آخر وزیری کا منصب دیا
ہے صورت مین مانند خورشید ماہ
تمہین دیکھے تو سمجھے گے اوسکو جا
ہوا مین کسی بات مین خوش ذرا
مین جب روم مین آکے داخل ہوئی
تمہارا سب احوال دیکھو کہا
کہے دیکھیے ہم تخت کے پاس جا
بھی باقی کا احوال جو تھا کہے
نظر بند کے مین روبرو ہونگی نیز
نہ عاقل بھی بولا ہے کچھ میرے تئین
نکلنے کے تئین تب مین راضی ہوئی

تجھے جب ضیافت کو بلوائی مین
تیرے تئین طلسمات دکھلائی مین
ہے جب قید عاقل کو تمنے کیا
خبر یہہ ہوی نین میرے تئین ذرا
کہ جب وہ میرے پاس آیا نہین
ہو تب گھابری جستجو کی ہو نین
پری اور جنّات دیوان تمام
روانہ کئی ہر جگہ ہر مقام
تیرے پاس اور ساری ملکو نین ہین
دہونڈانے لگی ہر جگہ اوس کتئین
سبھی دہونڈ کر آکے بولی ہین تب
نہ کہین اوسکا پتا نکلتا ہے اب
کہی اُن سے تب گھابری ہو مگر
لگا دیُونگی مین جواہر کے پر
اگر تم لگاوینگے اوسکا پتا
رہون گی تمہارے سے مین خوش سدا
نہین تو لگا دیُونگی تم کو آگ
مین کھاؤن کی تم سب کو بنجا کی باگ
گئے ہین وہ پھر دہونڈنے جابجا
گیا قید خانے طرف اک پرا
اک عورت نے وہان کہولکر در تئین
کھڑی دیتی تھی کھانا عاقل کتئین
وہ دیکھا سو بولا ہے سیر لیسے آ
مین باور نکر کر گئی اوس جگا
وہان واقعی اوسکو دیکھی ہو نین
یہہ مین پوچھنے کو لگی اوسکتئین
تیرے تئین کیا قید کیون بادشاہ
نظربند کی تقصیر تون کیا کیا
تب عاقل نے سیر لیسے کہنے لگا
مین نوکر ہون ہے وہ میرا بادشاہ
اگر چوک سیر لیسے شاید ہوا
شہ اس واسطے قید مجھکو کیا
تب اِس طرح مین اوس سے کہنے لگی
مین اب شہ کو پیغام ہون بھیجتی

میرے تئین تب عاقل نے سمجھا کہا میرے شاہ کے بیچ مین تون نہ آ
وہ خاوند ہے چھوڑیگا آخر مجھے مناسب یہہ کامان نہین ہین تجھے
مین اوسوقت تو گہر کو گئی پہر اس مین پہر آئی دو چارہ بار اوسکے پاس
کہ ہر روز بدتر دسے مجکو حال مگر اب تو وہ ہوگیا ہے نڈھال
مین آج اوسکی حالت کو دیکھی تباہ نہین طور جینے کے ہے پادشاہ
یہہ مین اوس سے اب بولکر آئی ہون کہ تحقیق اپنا کیا پائے ہون
تیریسے جو دل کو لگائی ہون مین کیا خوب اوسکا یہہ پائی ہونہین
کہ سب قوت و قدرت ہے میرے تئین تیرے کام جو ہین سو کراؤن مین
معاف اب کراؤن تیرے سب گناہ نظر بند سے ہوکے مین عذرخواہ
یہہ سن میریسے اُن نے کچھہ نہین کہا میرا جان و دل تو بتنگ ہوگیا
تیرے پاس آئی یہہ کہنے کے تئین کہ اب اوسکے ہمراہ مرتی ہونہین
میری شاہی بھی تجکو دیتی ہون لے یہہ مخصوص کہنے کو آئی تجھے
تو جن اور انسان کی ہو پادشاہ مبارک تیری تئین کرے یہہ خُدا
پہر عاقل مجھے یہہ نصیحت کیا کہا میریسے از براے خدا
میرے بعد تو شہ کو نا چھوڑنا نظر بند سے مون کو نا موڑنا
حمایت مین دہرنا نظر بند کو تو کبھو نا بسرنا نظر بند کو تو
کوئی اوسکا دستا نہین خیرخواہ بہت ہیگا نازک میرا پادشاہ

ہے اُن یہہ نصیحت کسیکے تئین کیا
مین اب مُہر کنجیان کو دیتی ہون لا
اب یہ کام گھر جا کے کرتی ہو نہین
یہ جینے سے مرنا مجھے خوب ہے
میرے حال کو تم ذرا دیکھیو
پری بولتی تھی یہہ ہو زار زار
نظر بند پری کو جو دیکھا بغور
دیکھا آنگھہ مین میلے کپڑے ہین شاہ
پری سیتی تب یہہ نظر بند کہا
میرے پاس بالکل وہ آتا نہین
مگر جانا میرا ہے باقی ...... رہا
تم یہہ مُہر کنجیان رکھو اپنے پاس
یہہ باتان سبھی مت کرو یک ذرا
کہا از برائے خدا و... رسول
پری نے جواب اوسکا شہ کو دِئی
نظر بند تب پھر پری سے کہا
پری پھر کہی شاہ کے تئین پھرا

تنگ اب میرا دل نہایت ہوا
مبارک تیرے پر رہے یہ سدا
کبھی بعد از سستی اوسکی مرتی ہو نہین
کہ مرتا پڑا میرا محبوب ہے
میرا حال کیا ہے بنا... دیکھیو..
نظر بند یہہ سُن رویا ہے نعرہ مار
جو بولی سو تھے واقعی اوسکی طور
بہت دبلی ہوئی ہینگی مانند کاہ
سمن کو کئے بار بھیجوایا تھا
سمن کا کہا دل پولاتا نہین
سناتا ہون مین اوسکے تئین آج جا
بفضل خدا خوش رہو بے ہراس
پری کے پکڑ ہات کو شہ لیا
کرو مت تمہین اپنے دلکو ملول
کہ مین بندوبست کرتی ہون جا ابھی
یہ باتان کرو مت برائے خدا
کہ عاقل مین نین حال اب کچھہ ذرا

یہہ باتون کو کر گھر گئی ہے پری
نظر بند کے تب دلین آیا خیال
نہ تو بہید میرا یہ کیا جانتا
پری وہان سے گئی سیدہا عاقل کے پاس
ہے معشوق آتا تیرا آج رات
بہت اوس کے تئین نرم کی آج مین
یہہ باتان کو کہہ کر پری نے ہنسی
پری نے پھر عاقل سے کہنے لگی
مین دبلا اوسے پائی روتا ہوا ..
نظر بند سہیلی کے تئین ایک بُلا
سہیلی چلی حکم لے شاہ کا
بھی نزدیک عاقل کے بیٹھی پری
سہیلی جو عاقل کو دیکھی ہے جا
پکاری ہے نزدیک جا کر اوسے
تب عاقل نے کروٹ لی کھولا ہے آنکھ
تب عاقل کہا خیریت دیکھ تو
سہیلی گئی بعد بولی پری
نظر بند پر فکر تازی ہوی
پری اوسکو سمجھائی سب میرا حال
مجھے کون ایسا تھا پہچانتا
کہی اوسکو بیٹھا ہے کیون تو اُداس
جو کچھہ اوس سے کرنا سو کرلی تو بات
بہت اوس کے تئین شرم دی آج مین
پھر عاقل بھی اوس دن ہنسا از خوشی
نظر بند کا حال بھی ہے یہی
یقین تجھکو چھپتا تیرا پادشاہ
کہا دیکھہ عاقل کا اب حال ... جا
دیکھی قید خانے مین عاقل کو جا
سوا اوسکے پھر کسکو دستی نتھی
وہ عمدًا بہانہ ہے لیکر پڑا
لگائی ہے پھر ہات آکر اوسے
اونے خیریت پوچھی ہے جھانک جھانک
جو تم حال دیکھے سو جا بول دو
رضا ہو تو جاتی ہون عاقل ستی

تب عاقل پری کو دیا ہے رضا
گئی ہے پری نے رضا اُس سے پا
نظر بند سے جاکر سہیلی کہی
بُرا حال اوسکا ہے کرکر کہی
نظر بند زیادہ ہوا گہبرا
بہت فکر دل بیچ کرنے لگا
کہ جب وقت ہے سہ پہر کا ہوا
نظر بند نے عاقل کو یہہ خط لکہا
یہہ بہیجوایا ہون جو کہ کہانے کتئین
قسم میرے سر کی تو کہا اوسکے تئین
سہیلی کو بولا کہ کہانا لیجا
اور ہمراہ اوسکی وہ خط بہی دیا
غزل بحر تازہ مین یہہ لکہہ کے تب
شہ عاقل کو بہیجوا دیا ہیگا جب

غزل ہندی از نظر بند شاہ

ارے عاقل مجہے تو مت خفا کر
سمجہہ لے مین جو کہتا ہون منا کر
قسم ہے میرے سر کی ای شاہزادے
مین کہانا جو بہیجا ہون تو جلد کہا کر
تیرے سے اطلاع کرواکے مین بہی
بہت بہوکا ہون کہاؤنگا منگا کر
اگر تو کہا نیکے تئین کو نکہاوے
نہین کہاؤن گا مین بہی ہت خفا کر
تیرا جو حال ہے اوس سے بدتر
یہہ میرا حال ہے مجہکو دعا کر
ڈوبایا ہاتہہ سے اپنے کتئین مین
رکہا تو کرم جو تیرے تئین بلا کر
نہین تو تون کہان اور مین کہان تہا
ڈبایا تونے میرے تئین دعا کر
نظر بند پر کرم کر یا الٰہی
کرم سیتی ہمارا تو بہلا کر
محمدؐ کے تصدق سے خدایا
میرے آزار کی اب تو دوا کر

سہیلی نے عاقل کے نزدیک جا   ہے مشکل سے اوسکو اٹھائی جب آ
تب عاقل نے اوس خط کتین کو لیا   سراسر وہ خط کھول سارا پڑا
سہیلی سے عاقل نے پھر یہ کہا   کہ کھانیکا خوان اب تو نزدیک لا
وسٹھی سے خشکے کتین کو اُٹھا   ہے تھوڑا سا کھا کرکے پانی پیا
سہیلی سے پھر وہ قلمدان سنگا   دئی ہے سہیلی نے اوسکو لے آ

غزل ہندی از عاقل وزیر

شاہ مسعود کا مین ہون فرزند   مجھہ سوا کوی اوسکا نین دلبند
آج ہے وہ شہنشاہ دوران   ہیگا موگریال مین وہ تخت بلند
ناز و نعمت سے مجکو وہ پالا   دیا بازو پہ میرے مُہر بند
اوسکے بند نے سے جانوکے سخن   ہون مین پہچا نا تا زلیست و بلند
العرض حکم لے مین بابا . . . کا   ہو چلا جو شکار کا پابند
سُن کے اوس جا پہ چند سچے باتین   ہو گیا عشق مین تیرے پابند
پھر تو احوال تجھکو ہے معلوم   آج تک جو ہوا میرے دلبند
پھر تو وہان سے بھٹکتا نکلا ہون   ہوا نوکر تیرا مین ہو خورسند
اب تو میرے مین کچھ نہین احوال   جلتے جلتے ہوا ہون جون اسپند
تھوڑے دن مین یقین مرتا ہون   رب ہمیشہ رکھے تجھے خورسند
پر یہہ افسوس رہ گیا مجھہ کو   نا قدردان کے ہات ہوا دل بند

مین مرا تو بلا گئی ..... تیری
حال سارا لکھا ہون رقعہ مین
مین کیا ہونگا ختم کر یہہ بات
اب محمّدؐ کے صدقہ سے اللہ
نظر بند کو اس طرح عاقل لکھا
میرا باپ موگریال کا پادشاہ
مجھے ناز و نعمت سے پالا سدا
وہ مُہرے کو بازو پہ جو کوئی بندے
غرض باپ سے لے مین ایکدن رضا
میرے ساتھہ شہ فوج دے بیشمار
ہرن اک بیابان مین مجکو دسا
ہرن غیب ہوا اوس بیابانمین جا
کئے وقت کے بعد وہان میرے تئین
مین گنٹھے مین جا تھوڑا پانی پیا
کہین چغد کا جوڑہ ایک از قضا
مین چھپتا تھا سونے کتئین اوسجگہ
لگا مین اون کے طرف کان کو

کُڑھ تو مت اور ہمیشہ رہ خورسند
اُوس سے معلوم ہوگا ای دُلبند
عاقل ہے نظر بند کا دل بند
مجھ پہ کر کر کرم رکھا خورسند
مین فرزند ہون شاہ مسعود کا
اکیلا ہین ایک اوسکو بیٹّا ہوا
وہ بازو پہ ایک میرے مُہرہ بندا
سخن جانور کے وہ سمجھا کرے
سوار ہوکے گھوڑے کے اوپر چلا
روانہ کیا تھا برائے شکار
مین القصّہ آہو کا پیچھا کیا
ہین جنگل مین رہ بھول جاکر پڑا
وِسا جہاڑ و گنٹھہ عیان میرے تئین
پھر اوس جہاڑ کے نیچے ہی سو رہا
اوسی جہاڑ کے ڈال پر بیٹھا آ
دیکھا چغد کو سو نہ سویا ذرا
ہنین کان کو بلکہ دل جان کو

اى شہ زادى تیرا لگے کہنے حال
سُنا اُون کے باتون کو عاشق ہُوا
خرابیان بہت راہ کے بیچ .... پا
مین دربار مین آ جو حاضر ہوا
سہیلیان تیرے مجہہ سی پوچھی جو آ
کھا جو بہت دن سے بھوکا تہا مین
ہے اسواسطے سیری تئین غش ہوا
مین دیکھا نہین پھر تجھے آنکھہ اوٹھا
تو پاجی جو کہتی ہے سچہ واقعی
اى شہزادى تو مجھہ سى ایکدن کہی
میرے دل مین کچھہ نہین ہے عشق پری
سُن عاشق ہین مخصوص ہون سچہ تیرا
پری سے سروکار کچھہ نہین مجھے
محل بیچ دو بارہ آیا تھا مین
سیوم بار سپڑا ہون چوکی مین مین
وہان مستعد ہو جو آیا تھا مین ؛
مجھے مارنا تہا اى شہزادى جان
اُنھون کے طرف مین نے باندھا خیال
اوسی طور سیتی مین اٹھہ کر چلا
غرض روم مین آکے داخل ہُوا
تجھے دیکھہ غش کھا زمین پر گرا
یکایک تو کیون یون زمین پر گرا
سو کھایا ہون کچھہ آج کھانے کتئین
تجھے دیکھہ در اصل مین گر پڑا
رکھی پیار کر مجکو نوکر بُلا
یہی امر در اصل ہے واہ جی
پری سات شادی کرادون تری
میرے جوتیان جہاڑتی وہ پری
کسی سے نہین کام ہے کچہ فدا
میرا حال لکھتا ہون اب سب تجھے
بھی ایکبار چٹھی کو ڈالا تھا مین
جو تو سُن گئی قید میرے تئین
کہ تو مار ڈالیگی سمجھا تھا مین
عبث قید کر کیون چلائے یہان

کھلا کر تو ماری ہے کیا میرے تئین
امید اب میرے جینے کی نین رہی
مین دیکھا تیرا خیر خواہ کوئی نین
مگر ایک سمن ہے تیرا خیر خواہ
سمن کو جو کہنا سو مین ہون کہا
پری سے بھی تیری سفارش کیا
ہمیشہ پری سے تو رکھہ دوستی
وہ جنات دیون کی ہے پادشاہ
اگر تیرے پر کوئی عدو آویتو
تو وہ اپنے دیون کو بھیجوائیگی
میرے باپ کا حال ہیگا تباہ
یہہ میری خبر کو وہ جب پائیگا
مبارک تجھے وہان کا ہی تخت و تاج
ہے معلوم اُن کو کہ مین گم ہوا
میری مُہر بھیجا ہون اب تیری پاس
میرا باپ بیشک کہ مرجائے گا
تجھے چار میری نصیحت ہے سُن
نصیحت یہہ کرتا ہون سُن تیرے بہتری
نصیحت میری مان لے دل ستی
یہہ سب لوگ ہین لوت کھائی کتئین
نہین عقل مین اوسکتین کچھہ بھی راہ
تیرے تئین بھی اب اطلاع ہون کیا
تیرے لیے بھی کہتا ہون سُن تو ذرا
بہت کام آوینگی تیری پری
سمجھہ دل سے تو اوسکتئین خیر خواہ
پری کے تئین اطلاع کیجیو
تیرے دشمنون کو وہ کھا جائیگی
خبر کر میرے حال کی اوسکو آہ
یقین سمجیو وہ کہ مرجائیگا
تو اوسکی بہی خاوند ہو لیو وہانکا باج
سمجھتے ہین وہ مجھہ کو جیتا ہوا
خبر کر میرے باپ کو بے ہراس
ای شہزادی وہان کی تو ہو پادشاہ
یہہ ہرگز میرا ہولیو مت سخن

خزانہ کو ہمیشہ رکھہ تون بھرا
تیرے وقت مین جسطرح سے کہ تھا
دویم فوج کا اپنے دل شاد رکھہ
تو دل مت دکھا انکو آباد رکھہ
رکھیو سیوم تو رعیّت پہ پیار
انہون سے بہت تجکو ہی کاروبار
چہارم تو شیرین رکھہ اپنی زبان
ہمیشہ تو رہ خلق پر مہربان
یہ خط میرا آخر مین تجکو لکھا
ای شہزادے تجکو حافظ خدا
ہین سونپا تجھے بر خدا و رسول
ہمیشہ تو خوش رہ نہو تو ملول
سہیلی کو بولا کہ یہہ تو بیجا
نظر بند کو آداب بھی کہہ مرا
سہیلی کے تئین مہر کو بھی دیا
کہا یہ نظر بند کو دے بیجا
سہیلی غرض دی نظر بند کو جا
نظر بند خط پڑھہ کے رونے لگا
زیادہ ہوا اوسکے تئین غم پہ غم
نظر بند رونے لگا از الم
خیال یہ نظر بند کے تئین ہوا
کہ مین جب کہ عاقل کے وہان جاونگا
وہ شاہزادے تیرے تئین بولیگا
یقین حال میرا تباہ ہوویگا
نہین جاتا ہون تو پری کا ہی ڈر
نہایت پری سے ہے مجکو خطر
یہ مشکل مین ہون آنکر مین پڑا
ای اللہ میرے پر تو ہو رہنما
یہ باتون کو کر دلمین رودتی تھی وہ
اور آنسو سے منھہ اپنا دہوتی تھی وہ
بھی اوس روز کھانیکو کھائی نہین
رہی ہوکے اوسدن نہایت غمین
پھر اتنے مین شہ کو خبر یہہ ہوی...
سمن آیا باہر سہیلی کہی

در بیانِ آمدنِ سمن نزدِ نظر بند و نصیحت کردن

نظر بند منھ دھویا پانی منگا
بھی بعد از سمن کو بلا لیو کہا

سمن آکے بولا کہ ای پادشاہ
تیرا حال کیا ہے مجھے کہہ ذرا

نظر بند نے خیریت ہے کہا
سمن شہ سے اِسطرح کہنے لگا

اب عاقل کو تم جا کے لاؤ بلا
بہت مصلحت اسمین ہے پادشاہ

پری کا میرے تئین بڑا ہے خیال
کریگی پری سب کے تئین پایمال

سمن کے تھا دلمین کچھ اور ہی مگر
ہے عاقل کے چھٹنے سے کار دگر

ملا دونگا معشوق کو تھا ... کہا
ہوا تھا وہ اِس واسطے کہا برا

سمن شہ سے پھر تھوڑے باتین کہا
لے بعد از رضا اپنے گھر کو گیا

نظر بند اوسدن نہ کھایا طعام
تڑپتا تھا بے حد شہِ نیک نام

سہیلیون کو پھر یہہ کہا بادشاہ
کہ دربار برخواست جب ہوئیگا

کرو اطلاع مجھہ کو اوسوقت آ
یہہ بولا سو پھر شاہ رونے لگا

تکدر تھا اوسدن بہت بادشاہ
ہے سون سوجا روتے ہوے شاہ کا

کہ جب ایک پہر رات گئی ہے گذر
سہیلیان گئے .. شاہ کو آ خبر

ہے دربار برخواست سارا ہوا
نظر بند یہہ سن کے رونے لگا

غرض شاہ نے پھر تہیہ کیا
کہا دو سہیلیان کتئین کو بلا

کہ ہمراہ تم آئیو اب میرے
یہہ کہکر نظر بند اٹھہ کر چلے

نظر بند پھر پہن کر چارقب
لیا ہاتھہ مین دہوپ ایک اپنی تب
سہیلیان بھی قندیل لے آئیان
ہو ہمراہ نظر بند کے چلدیان
نظر بند تب تھا بہت گھبرا
نتھی ہوش بلکہ دیوانہ ہوا
جو شہ قید خانہ کے نزدیک آ
سہیلی کو بولا کہ در کھول جا
سہیلی نے دروازہ کی جا کے وا
نظر بند پس و پیش کرنے لگا
کہ کس طرح مین جاؤن ہمین شتاب
اب آتا ہے مجکو بڑا کچھہ حجاب

دربیان رفتن نظر بند نزد عاقل و ہمراہ آوردن او

غرض قید خانہ مین شہ نے گیا
سہیلی کو بولا کہ..... اندر نہ آ
پری آکے بیٹھی اتہی اوس جگا
کسیکو وہ دستی نہ تھی یک ذرا
نظر بند وہان جا کے دیکھا تو کیا
کہ عاقل کا احوال سچ ہے بُرا
تھا بیہوش عاقل جو لیٹا ہوا
پکارا اوسکے تئین شاہ نے یہ کہا
ای عاقل تو ہوشیار ہو جلد تر
کھڑا ہون لیجانے کو مین آن کر
نہ ہوشیار آواز یہ سن ہوا
ہے تب دہوپ سے شہ اشارہ کیا
وہ جب دہوپ سے بھی نہ ہوشیار ہوا
نظر بند بیٹھا ہے ہو گھبرا
زمین پر وہ بیٹھا ہو بے اختیار
اشارہ کیا دہوپ سے بار بار
وہ ہوشیار ہو دیکھہ جو شہ کتئین
رکھا پاؤن پر شہ کے وہ سرکتئین
تب عاقل بہت دکھہ سے رونے لگا
کہا یہ قدم اب میسّر ہوا

میرے دھڑ سے جب جان آدھا گیا
نظر بند روتا تھا بے اختیار
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
وہ تو سب نصیحت کتئین یاد رکھ
مسیحائی تو میرے پر ہے کیا
ای شہزادی میرا گیا جان تھا
یہ سنکر نظر بند رونے لگا
یہ سنکر نظر بند سے عاقل کہا
مجھے جان اپنا تو نوکر مدام
سہیلی تو یک مجھکو اپنی پچھان
زبان اپنی عاقل بدل کر کہا
تیرے پاؤن نازک دکھینگے کہا
نظر بند روتا تھا جب زار زار
کہ تم روؤ مت ای شہ خاص عام
پھر عاقل ستی یہ نظر بند کہا
تب عاقل سہیلی کو جا کر کہا
سہیلیان نے کہا نا لے آیان سخن

جمال اب میسر مجھے یہ ہوا
پھر عاقل بھی رونے لگا زار زار
ای شہزادی مین تیری تئین جو لکھا
ہمیشہ تو دل کے تئین شاد رکھ
گویا مردیمین جان تازہ بھرا
تجھے دیکھکر پھر وہ سب آگیا
کبھی نین سنا مین جو تو نے کہا
کہ تو آج سے ہے میرا بادشاہ
تو ہے میرا شاہ مین ہون تیرا غلام
مجھے خادمون مین سے یک اپنی جان
کہ ای شاہ بیٹھو یہ قالین پہ آ
غرض بیٹھے قالین پہ وا بادشاہ
تب عاقل نے کہنے لگا ہے پکار
تمہارے سے ہے خلق کو فیض عام
مجھے بھوک سے غش ہے آنے لگا
تو جا کر نظر بند کا خاصہ لے آ
وہ بولیان ہے عاقل کتئین کو بلا

تب عاقل نے خود لیکے کھانا گیا
نظر بند کے ہاتھہ کے تئین دہلا
نظر بند تھوڑا سا کھانیکو کھا
کہ تم اَب بھی کھاؤ یہہ کھانے کُئین
وہ خوانون کے تئین یکطرف لیگیا
بھی وہو ہاتھہ سون خوانون کتئین اُٹھا
ہوا پھر وہ شہ پاس حاضر بھی وین
بہت دیر ہوی گہر کے تئین جاؤنگا
نظر بند روتا تھا اور تھا خفا
پھر عاقل طرف دیکھہ کر پادشاہ
پری یہ حقیقت کے تئین دیکھکر
غرض جو نظر بند گھر کو گیا
سہیلیان تب آپسمین بولیان یہہ بات
اور اُن مین سے تھوڑے یہ بولی ہین بات
یہہ خاوند تھا قید اوسکو کیا
سہیلیان نے دیکھہ اوسکتئین خوش ہویان
تمہارے ہمین قید سے تھے ملول

تو وہ پھر طشت اور آفتابہ لے آ
تو وہ بعد ازسے دستر بچھایا ہے لا
وہ بعد ازسے عاقل کو کہنے لگا
تب عاقل نے تسلیم کر شاہ کو وین
فراغت ستی کھانے کو کھا لیا
سہیلیون کے سارا حوالے کیا
نظر بند بولا ہے عاقل کتئین
تب عاقل نے شہ کو مبارک کہا
غرض وہان ستی اٹھکے گہر کو چلا
تمہین بھی گہرکے ساتھہ آؤ کہا
گئی وہان ستی اوڑھ کر وہ اپنی گھر
اور عاقل بھی ہمراہ اوسکے ہوا
کہ عاقل بڑا تھا وہ بھانے کیاتھہ
کہ خاوند کی ہے مہربانی کے سات
سو وہ آپ آکر بُلا لے چلا
وہ ہنس ہنس کے عاقل سے باتان کریان
ہوا مدعا اَب ہمارا حصول

تب عاقل بھی انکو جوابان دیا
نظر بند بیٹھا بچھونے پہ جا
تب عاقل نے نزدیک جا کر کہا
چھپر گھٹ کو شہ کے وہ جھاڑا ہے اچا
چھپر کھٹ ہے تیار اٹھکر چلو
بطوعاً و کرہاً نظر بند اوٹھا
تب عاقل نے جا ایک طرف سو رہا
وہ شہ رات ساری تڑپتا ہوا
جو چوکی کے تھے سو سہیلیان تمام
غرض اس طرح سے گئی ہے وہ رات
نماز فجر اوٹھہ پڑا پاشاہ
بھی عاقل نے جلدی سے ہوشیار ہو
نظر بند کے پاس حاضر ہوا
دیکھا شہ کو عاقل نے روتا ہوا
کہا تیرے رونے کا کیا ہے سبب
اگر ہین تجھے خوب لگتا نہین
نہین تو مجھے قید خانہ مین بھیج

نظر بند آ گھر مین داخل ہوا
سو بے اختیاری سے رونے لگا
یہ رونا مناسب نہین پادشاہ
اور آ کر کہا شہ کو ای پادشاہ
فراغت سے آرام اوسپر کرو
چھپر گھٹ پہ آرام جا کر کیا
سہیلیان بھی سویان ہین سب جا بجا
بچھانے پو تھا صبح یون ہی کیا
وہ جگتیان خبردار ہتیان والسلام
ہوی صبح فضل الہٰی کے سات
مکدر تھا روتا ہوا تھا خفا
نماز فجر پڑھ کے تیار ہو
بھی معمول پر اپنے مجرا کیا
تب عاقل نے نزدیک شہ کی گیا
خفا ہے تو کس بات سے بول اب
تو جلدی سے کر قتل میرے تئین
کہ تا دل تیرا صاف ہوے نہ بیچ

اگر نین تو کیا ہے سبب مجہ سی بول
کہ ہرگز تو اپنے کوں مت کر ملول
تیرا دل نہ دکہنا کر اسطور نین
خرابی مین ڈالا ہون اپنی تئین
وگر نین تو مین باپ سے بولتا
تیرے پاس پیغام تھا بہیجتا
کہ تو مرد نین ہے ولیکن ہے زن
مین شادیکا کرتا تیریسے سخن
اگر نین تو کہتا پری ستی مین
ملاتی وہ میریسے لا تیری تئین
مناسب نہ سمجھا یہ باتان کو مین
اوٹھایا ہون اسواسطے دکہ کتئین
پھر اسپر تو روتا ہے ای پادشاہ
میرا جان تیریسے ہیگا لگا
اگر میریسے تو خفا ہے تو بول
رہونگا مین باہر نہو تو ملول
یہہ بولا سو شہ کے گرا پاؤن پر
لگا رونے کیتین وہ منہ کھول کر
پھر عاقل نے یون شہ سی کہنے لگا
ہووے حکم تو لیون خاصہ منگا
کہا شاہ نے خوب ہے لیو منگا
تب عاقل نے کھانا منگا و کہا
سہیلیان نے لایان ہین کھانی کتئین
نظر بند کھانے لگا ہیگا وین
اور عاقل کتئین یون کہا پادشاہ
کہ تو ساتھ کھانا میرے آکے کھا
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
یہ مقدور کیا میری جرات ہی کیا
جو شہ کہا کے کہانیکو دہویا ہے ہات
سہیلیان اوٹھائے ہین جا ما تو ہات
تب عاقل نے وہ شہ کا جھوٹا اوٹھا
تناول کیا ہیگا دالان مین جا
نظر بند پوچھا کہ عاقل کہان
سہیلیان اولس کھاتا ہے بولیان

جو عاقل نے کھانے کتئین کھا چکا
نظر بند کے پاس حاضر ہوا
نظر بند روتا ہوا دیکھکر
تب عاقل نے شہ کے گرا پاؤن پر
وہ پھر شاہ کا لیکے آپاندان
نظر بند کے تئین کھلایا ہے پان
بہت شہ کے گر ہات اور پاون پر
لگا ہے وہ سمجھانیکو سر بسر
نظر بند عاقل سے کہنے ...لگا
جہان ہین کوئی مرد تیرے سوا
لگایا نہین ہات میرے تئین
تیرے ہات لگتے یہ جو مجکو ہین
میرے تئین نہایت ہی لگتا بُرا
بہت دل ہو جاتا ہے بیکل میرا
تب عاقل نے بولا کہ ای پادشاہ
لگاؤ نگا نین ہات تجھہ کو ذرا
نظر بند کئے وقت کے بعد تب
ہے فرمایا اس طور عاقل کو جب
بہت دن سے ابتر ہین باہر کے کام
ذرا جاکے دیکھو تمہین اب تمام
تب عاقل بہت خوب کر کر کہا
کیا عرض پھر یون کہ ای پادشاہ
وہان سے پری پاس مین جاؤ نگا
ذرہ نہاکے جامہ بدل آؤن گا

دربیانِ رفتنِ عاقل وزیر از حکمِ پادشہ برائی بندوبست کارِ خود

یہہ بولا سو عاقل نے باہر گیا
خردمند سے اس طرح کہنے لگا
تم اتنے دنون کا میرے تئین حساب
دیؤ سہ پہر کے تئین لاشتاب
سبھی لوگ عاقل کتئین دیکھکر
کوی خوش ہوے اور جلی کوئی مگر
خفا اوسکتین دیکہتے تھے مدام
خوشی دیکھہ اوسکی کئے یہہ کلام

کہ چھپتا تھا اپنا نظر بند اوسے خفا اوسکتئین تب تھے ہم دیکھتے
دیکھو قید سے چھٹ کے یہ بیحیا خوشی خورمی سات پھرتا ہے کیا
یہ نفرے کا نفرا ہی آخر رہا عبث چاہا اوسکے تئین پادشاہ
یہ پاجی تو تھا اوسوقت مین خفا دیکھو قید کے چھٹ تے ہی خوش ہوا
بڑا بے حیا ہے یہ نفرا غلام یہ آہستہ باتان کئے وہ تمام
سہیلی جو عاقل کی تھی آشنا تب اُن آکے عاقل کی لی ہے بلا
کہی جب کہ تو قید مین تھا پڑا میرا جان تجھہ پاس تھا سب لگا
سہیلی سے ہین خیریت پوچھہ کر بہت غم مین ہو رہتی تھی بے خبر
تب عاقل کہا تم تو ہو میری جان تمہین فکر مین تو ہے کسکو کہان
غرض اُن نے دربار کا دیکھہ کام پری کے گیا گھر کتئین نیک نام

دربیانِ رفتنِ عاقل وزیر نزدِ پھولپری

پری نے وہان صدقے لیکر تمام کھڑی منتظر اوسکی جیون غلام
لے ہاتھی وہ گھوڑے او اونٹون کتئین اوتاری ہے عاقل کے اوپر سے وین
اوتاری ہے پھر تو جواہر و زر اناج اور شالان دوشالے گھر
محل مین جب عاقل ہے جانے لگا پری آئی ہے اوسکے تب پیشوا
پھر ہنسنے کے باتان کئی ہے پری وہ بعد از سے اس طرح کہنے لگی
ملاقات دونون کی ہم دیکھے سب کھڑے تھے ہمین آکے اوس جا پہ تب

غرض تیری معشوق تجھہ سے ملی
پری نے کہی اوسکو دے یہ مثال
اوسی طور تیرا او میرا امثال
پھر عاقل نے جاکر حجامت لیا
غرض میوہ اور شربتان وہ بنا
پھر عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
کہی خوب اسمین سے بھیجواونگی
جو پھر لیٹ کر تھوڑا عاقل اُٹھا
پری پوچھی عاقل سے کب آئیگا
پری نے تب عاقل سے بولی ہنس ہنس
میرے گھرمین سونے کے گنبرا تدن
یہہ عاقل نے سُن کر پری سے کہا
پھر القصہ گھوڑے پہ ہوکر سوار
وہ پھر عرض کروایا ہے شہ کو جا
ہمیشہ وزیری سے تھا یہہ خفا
سہیلیان نے بولیان نظر بند کو جا
نظر بند کے پاس عاقل گیا
پری نے یہہ بولی سو ہنسنے لگی
جو عشق نظر بند مین تھا تیرا حال
تون اپنے سر کیا سمجھہ سب کا حال
ہے نہا پہنا یک جامہ وہ دوسرا
تب عاقل کتئین وہ کہلادی ہے لا
نظر بند کو اسمین سے کچھہ بھیجنا
یہہ بولی سو کرنے لگی ہے پری
وہ جانے کا پھر تو تہیا کیا
پری سے کل آؤن گا عاقل کہا
ملی تجھہ کو معشوق یہ تجھہ کو بس
کہ اب آگئے ہین اور ہی رات دن
کہ تیرے طرف سے مجھے یہہ ہُوا
چلا شاہ کے پاس وہ نام دار
کہ عاقل وزیر ہیگا حاضر کھڑا
وہ اوسدن بہت خوش ہوکر کہا
نظر بند بولا کہ .. لیؤ ...... بُلا
ہے دیکھا نظر بند کتئین خفا

تب عاقل نے جادو سے یہ کہا
مین اب پاؤن پڑتا ہون تیرے تو آ
پھر عاقل نے اس طرح کہنے لگا
بہت ہین مزے کے سبھی شہرستان
نظر بند تھوڑا سا کہا کر کہا
تب عاقل کہا کھا کے آیا ہو نہین
یہہ باتو نہین تھے تک خبر شہ کو ہوی
تب عاقل ادب سے بہت دور جا
سہیلی نے لائی سمن کو بُلا
سمن کے تئین وہان جو عاقل دسا
گلے لگ کے رویا ہے بے اختیار
سمن پھر نظر بند سے کہنے لگا
نظر بند بولا کہ ہان مین گیا
سمن سے پھر عاقل نے کہنے لگا
تمہارے یہہ آنیسے ہوی مجکو صید
سمن بیٹھا پھر شاہ کے پاس جا
جو بولا تھا لاؤ حساب و کتاب
لگاتا نہین ہاتھ ہون پادشاہ
مکدر نہ رہ تو میرے پادشاہ
پری بھیجے میوے تیری تئین ای شاہ
تب اوس خوان کو وہ منگایا ہے وہان
مجھے بس تمہین کھاؤ اوسکو کہا
سہیلیان کو تب بولا لیجاؤ کین
سمن بھی کھڑی ہے سہیلی کہی
ہے بیٹھا نظر بند کہے لیو... بُلا
سمن شاہ کو آکے مجرا کیا
وہ دوڑا سو عاقل کے گلے لگا
کہ جس طرح سے برسے ابر بہار
کہ تم جاکے لائے ہوای بھائی کیا
سمن بولا مین بھائی اب خوش ہوا
کہ مین آج کا دن بہت خوش ہُوا
بہت بات کی ہے تیرے تئین امید
تب عاقل نے دربار اوٹھ کر گیا
وہ سب جاکے دیکھا ہے سارا حساب

سمن یہان نظر بند سے کہنے لگا
کہ نرگس پری کا لگا کیا پتا
وہ آیا تو پوچھو کہا بادشاہ
بھی دربار کے کام عاقل نے کر
سمن نے یہہ عاقل سے کہنے لگا
تب عاقل سمن کو یہہ بولا ہی ہنس
کہ اپنے کو نین کام معشوق سے
تمہارے تئین کام نین کچھہ ذرا
یہ عاقل نے دیکھا کہ شہ نی ہنسا
تب عاقل سمن کو کہا بار بارہ
بھی کئے وقت بعد از سمن گھر گیا
تب عاقل نے سمجھایا جا شہ کے تئین
وہ خاصہ کے پھر وقت ہی جب ہُوا
کیان اطلاع وہ سب عاقل کو آ
نظر بند بولا کہ لیوٗ ... منگا
دہولایان سہیلیان نے آشہ کا بات
نظر بند کھانیکو کہا کر اوٹھا

کہ ای بھائی عاقل کے تئین پوچھنا
ہوی حکم تو پوچھتا ہون ذرا
سمن اپنی دلمین بہت خوش ہُوا
نظر بند کے پاس آیا ہے سر بسر
کہ نرگس پریکا لگا کیا پتا
عجب عشق ہیگا تمہارا تو بس
مگر پوچھتے ہو تمہین ہر کسے
نظر بند یہہ سُن کے ہنسنے لگا
پھر اوس بات کے تئین وہ رنگین بنا
وہ دونو نمین باتان ہوئے بے شمار
نظر بند پھر رونے کے تئین لگا
لگایا ہے دل شہ کا باتون مین وین
سہیلیان نے کھانا لے آ شام کا
نظر بند کو آکے عاقل ... کہا
ہے تب خاصہ آکے سب حاضر ہُوا
رکھیان ہین وہ کھانے کی آہا کی بات
تب عاقل نے کہا یا اولس لے کے جا

جو وہ رات بہی اس طرح سے کٹی — کہ جس طرح اوّل کی شب گذری تھی
یہہ معمول ہر روز عاقل کا تھا — کہ شہ کے تئین صبح خاصہ کھلا
اپلے بہی اولس لے کے کھاتا تھا وہ — بھی بعد ازسے دربار جاتا تھا وہ
پری پاس دو پاس کو جاوے وہ — بہی شہ پاس ہر وقت رہتا تھا وہ
یہہ جب شاہ کو دیکہتا تھا خفا — تو سمجھاوے ہر طرح سے اوسکو جا
نظر بند کے آوے جب گھر سمن — تب عاقل تہا جاتا کہین ہر کدہن
یہہ معمول اوسوقت باندہے گیا — مگر رہتا تہا پہلے عاقل خفا
یہہ عاقل مین اتنا تفاوت ہُوا — جو پہلے خفا تہا سو اب خوش ہُوا
نظر بند دربار جاتا نہ تھا — کیا قید جس دن سے عاقل کو تہا
تھا عاقل سبھی کامون کو دیکہتا — نظر بند تھا نام کا پادشاہ

دربیان ہمیشہ مکدّر بودن نظر بند و فہمانیدن عاقل وجواب و سوال عاقل و سمن و خندیدن نظر بند

اِسی طرح کئے دن گئے ہینگے جب — سمن ایکدن شہ سے بولا ہے تب
کہ ای بھائی نرگس پری کا پتا — تم عاقل سے پوچھو برائے خدا
نظر بند نے تب سمن سے کہا — بہت خوب عاقل سے ہین پوچھوگا
جب عاقل نے آیا ہے دربار سے — سمن پوچھنے کو لگا ہے اوسے
ذرا حال نرگس پری کا کہو — تب وہ ہنسکے بولا کہے خوب ہو

تم عاشق تو بیٹھے ہو آرام سے
بھی معشوق کو کوئی ڈھونڈا کرے
یہہ سنکر نظر بند ہنسنے لگا
کہا ہیگا عاقل اوسے پھر پھرا
سمن نے گیا وقت پر اپنے گھر
اوسی طور وہ رات گئی ہے گذر
وہ شب جاکے جب دوسرا دن ہوا
تب عاقل نظربند کو دیکھا خفا
یہہ سمجھانے کے تئیں لگا شہ کو جا
عجائب حکایات کرنے لگا

بیان کردن عاقل سر گذشت خود درضمن حکایات پیش نظر بند بطور خوش طبعی

لگا حال نرگس پری بولنے
لگا راز دل شاہ سے کھولنے
کہا اژدہا مار بعد از ستی
گیا ہُت مین مجکو ملی یہہ پری
مجھے دیکھکر اُس نے عاشق ہوی
مجھے اپنے وہ گھر مین رکھنے لگی
بھی یکدن نھانے کی لی ہے رضا
کہی دیکھہ پھر کر مجھے جا بجا
پھر ایک کوٹھری کھولیو مت کہی
مین جا پچھلے کھولا وہی کوٹھری
مین دیکھا کہ جھولا ہے اوس جائے پہ
ہے یک اوسمین بیٹھی زن خوبتر
یہہ ہے طوق زنجیر در دست پا
حفاظت لئے لوگ تہے اوس جگا
مجھے دیکھہ ساروں نے غش کہا گیان
بہت اپنے دلمین وعشعش کیان
گلاب اوس کے جھولے کی نزدیک تہا
مین اوس قیدی عورت پہ چھڑکا ہونجا
تب اُن ہوش مین اپنی آئی پری
لگا اوسکا احوال مین پوچھنے

کہی وہ میرا نام نرگس پری
یہان ہون گی مین پھولپری کی کہی
یہہ سنکر مجھے یاد آیا تمام
سمن اوس پری کا لیا تھا جو نام
اونے میرے سے قصہ کہنے لگی
کہ مین ایک خاکی پہ عاشق ہوی
کہ اوسکا سمن شاہزادہ تھا نام
یہہ سنکر میری اقربا جل تمام
یہان پاس مجکو دئے وہ بہیجا
یہان اس طرح قید مجکو کیا
پری پھول کو جا کئے کوئی خبر
وہ آئی ہے نہانے کو موقوف کر
مین دیکھا پری کے جو آنے کیتئین
یہہ نرگس پری سے تی بولا ہے نہین
کہ تو اپنی خاطر جمع رکھہ سدا
سمن شہ کے پاس سے اہمارے کہا
مگر مانگ تو رب کے پاس یہ دعا
بر آوے گا میرا اگر مدعا
مین عاشق سے دیونگا تیرے ملا
کہی مجکو نرگس پری نے پھر آ
کہ تو ہیگا موگریال کا پادشاہ
تیرا شاہ اور کون ہے دوسرا
یہہ سن بولا عاقل نے اوسکے تئین
قریب آ بہن تیری پہنچی یقین
پھر اتنے مین پونچہی ہے آ پھولپری
بہت غصہ سے پہن پہناتی ہوی
بلند کرکے آواز مجھہ سے کہی
کہ مین منع تھی تیرے تئین نین گئی
ہے پھر کیا سبب کھولا تو اوس کو جا
کہا مجکو معلوم ہرگز نتھا
مین سمجھا کہ وہ حجرہ ہے دوسرا
اگر یہہ سمجھتا تو نا کھولتا
جو اس طرح اوسکا پتا ہے لگا
مین یہہ نقل حضرت سے اب ہون کہا

نظر بند یہہ عاقل سے سنکر کہا وہ ملنا سمن سے ہی دشوار تہا
تب عاقل کہا سچ کہ مشکل ہی تہی مگر ایک تجویز اوسکی ہے یہی
اوسے آپ کی خاطر اب ہے زیاد اوہ حضرت کے دل کو کریگی وہ شاد
مین اب اوسکو دیتا ہون جاکر جتا کہ شاہ آیا تو اوسکو مت کر خفا
یہہ سنکر نظر بند ناخوش ہوا اور عاقل کو بولا ہے ہوکر خفا
کہ باہر تو ہرگز مین نین جاؤنگا یہہ سن بولا عاقل برائے خدا
یہہ کیا بات کرتے ہین حضرت نے آج سواری چلو دہوم سے پہن تاج
غرض شاہ نے سنکے یہہ چپ رہا کہ چپ رہنا بیشک ہے آدہی رضا
تب عاقل نے پہر اپنے معمول پر چلا گھوڑے پر چڑھ کے وہ اپنے گہر
پری سے یہہ عاقل نے کہنے لگا نظر بند تیرے گہر کو کل آئیگا
میرا شاہ ہیگا بہت مضمحل کسی بات سے اوسکو مت کر خجل
بہت اوسکے خاطر لے آ تو بجا کسی طور مت کر تو اوسکو خفا
جو کچھ وہ کہا سو تو سن اوسکی بات برائے خدا تون یہہ سن میری بات
پری بولی وہ کیا ہے سو بولدے نظر بند جو پوچھیگا میرے سے
وہ بولا اگر بولونگا مین تجہے یقین سے تو غصہ کریگی مجہے
اگر شرط کرتی ہے تو میرے سے مفصل کہونگا مین تب تیرے سے
پری نے خدا کی قسم کہائی ہے پہر عاقل کے سر کی قسم کہائی ہے

کہ مین تجھہ کو غصہ کرونگی نہین
جو کچھ ہے سو تو بول دے میرے تئین
تب عاقل نے دل مین ڈرا بولنے
پری بولی نا ڈر کے تو بولدے
قسم رب کی اور مین تیری سر کی کھائی
بدی نا کرون کی تیر لیسے .... کبھی
تب عاقل نے بولا میری شاہ نے
تیرے گھر کو آتا ہے اس واسطے
کہ نرگس پری کے چھڑنے کمنئین
سمن سے تی نسبت کرانے کتئین
پری نام نرگس پری کا سنی
ہے غصہ سے بیہوش وہ ہوگئی
پری نے پھر عاقل سے بولی ہروین
کہ نرگس پری نامی مجھہ پاس نین
پری سے تب عاقل نے کہنے لگا
تجھے یاد کیا وہ نہین ماجرا
کہ جس دن نہانے کیتیین تو گئی
مجھے کوٹھریان سارے کھولو کہی
تو بولی تھی مت کھول اک کوٹھری
مین کھولا ہون جا کوٹھری کو وہی
تو سنکر خبر یہہ نہانے کو چھوڑ
میرے پاس آئی ہے غصہ سے دوڑ
پری سے وہ قصہ گذشتہ کہا
پری سن کے بولی ہے یہ ماجرا
کہ وہ تو کسی اور سے ہے لگی
تب عاقل نے ہنس کر کہا از پری
اوسی کا وہ معشوق ہیگا سمن
بہت خوب ہے آدمی گلبدن
پری اتنے مین آپ کہنے لگی
یہہ تحقیق بولے بزرگان سبھی
کہ بیٹی کا ہونا بہت ہے خراب
یہہ مرجا کے تو خوب ہیگا شتاب
تب عاقل پری سے یہہ کہنے لگا
مین اک بات کہتا ہون سن تو ذرا

که مین اور تو کون ہے بولدی
ذرا راز دل میرے سے کھولدی

پری سنکے یہہ بات ہسنے لگی
اور عاقل ستی پھر یہ کہنے لگی

میرا غصہ ایک بات مین تو اتار
میرے تئین ہنسایا ہی بے اختیار

تیری مجھہ کو خاطر بہت ہی بڑی
قبولی یہہ مین تیرے خاطر ستی

مگر جب کہے یہہ نظر بند مجھے
مین تب یہہ کہونگی نظر بند سے

مین خاطر سے تیری قبولی یہ بات
مگر میری نسبت کر عاقل کے سات

اگر تو یہ مانے میرے بات کو
تو تب مانونگی مین تیری بات کو

کہ بولونگی ہیں یہ نظر بند کے سات
وگر نین تو مین ناسنونگی یہ بات

ہوا ہیگا لاچار عاقل نے جب
وہ ناخوش ہو راضی ہوا ہیگا تب

پری بھی بہت خوب کر کر کہی
تب عاقل نے شرط اوس سے مضبوط کی

ذرا کر تو موقوف اب یہان کا حال
نظر بند کے دربار کا بول حال

بہت دن سے باہر جو شہ آئے نہین
لگا ہے برا یہہ تو سارون کتئین

کہے دلمین عاقل نے کچھہ بے کیا
جو نین شہ کو باہر نکلنے ... دیا

یہہ رہتا تھا پہلے ہمیشہ خفا
کہ جب یہہ چھٹا قید سے خوش ہوا

یہہ اوس سے ہمین اب تو معلوم ہوا
کہ یہہ دام مین اپنے شہ کو لیا

یہہ ہم بہیجنا شاہ کو سب پیام
زبان پہ ہمین کس کا لانا نہ نام

تب وہ اہل دربار مل کر تمام
کئے اس طرح شاہ کتئین پیام

نکلتے نہین آپ باہر سو کیا
بہت اس سبب ہمکو لگتا برا
نہ دیکھہ آپ کو ہم تو اندہی ہوئے
ہمارے برے حال سبکے ہوئے
اب حضرت قدم رنجہ فرمائیے
سرِ دشمنان گنجہ فرمائیے
ہمارا جو جان ہے نکل کر گیا
کہ حضرت کے آنے سے پھر آئیگا
سہیلی یہہ بولی ہے جا شہ کتئین
یہہ فرمائے سن شاہ سہیلی کتئین
میرے طرف سے بول جا سب کتئین
مین اس واسطے باہر آتا نہین
کہ رہتی ہے سست اندنونمین مزاج
نہین سر پہ رکھہ سکتا ہون اپنے تاج
مین تھوڑے دنونمین بفضل خدا
رہو جمع خاطر کہ مین آؤن گا
سہیلی کہی جاکے شہ کا پیام
یہہ سنکر سبھی چپ رہے خاص عام
اب عاقل کے احوال کو بول تو
یہہ مطلب ہے ڈھانپا ہوا کھول تو
بھی پھر وقت پر اپنے عاقل نے آ
پری کے چلو گھر کو شہ کو کہا
یہہ ناخوش ہو اسنکے تب بادشاہ
رضامند کچھہ نا رضامند ہوا
وین عاقل نے دربارمین تب گیا
سواری کی شہ کی تیاری کیا
بڑی دھوم سے اور بڑی شان سے
بڑی ایک حکومت وہ فرمان سے
دیا ہیگا عاقل سبھونکو پیام
سحر سے آ حاضر رہو تم تمام
شہنشاہ کل ہوتے ہینگے سوار
سب حاضر رہو آ صغار و کبار
اور عاقل نے یہہ حکم اوسدن کیا
کہ دربار برخواست ہو آج کا

پھر عاقل کھا شاہ کے پاس آ
سواری کی ہے سب تیاری کیا

نظر بند تب ہو کے ناخوش کہا
مجھے جانا اوّل مناسب نتھا

تو چلتا ہے لیکر مجھے خواہ مخواہ
تو سُن بات میری کہا بادشاہ

سواری مجھے ہو کہا ڈول کی
چھوٹتے اوسپہ سب موتیونکی لڑی

یہہ عاقل نے سُن شہ سی کہنے لگا
تمہین کیا خیالات ہیکے پادشاہ

یہہ حضرت کے طوران مناسب نہین
نہ کرنا یہہ کا ہان مخصوصاً تمہین

بہی مین تابع امر ہون آپ کا
کردن گا ہین جیسا کہے پادشاہ

سمن یہہ خبر سُن کے جلدیسی آ
کہان جاتے ہو شہ سے کہنے لگا

تب عاقل سمن سے یہہ کہنے لگا
کہ نسبت تمہاری کے تئین پادشاہ

پری پاس تشریف لیجاتے ہین
قدم اسلئے رنجہ فرماتے ہین

سمن سنکے یہہ بات تب خوش ہوا
وہ پھر شہ سے اس طرح کہنے لگا

مجھے بھی چلو لیکے ای بھائیجان
تب عاقل نے بولا ہے ای مہربان

تمہارے لئے جاتے ہین پادشاہ
تمہین چلنا نہین ہے مناسب کہا

سمن سے نظر بند بہی وہ کہا
سمن سے بی عاقل نے بولا جو تھا

یہہ سنکر سمن تو گیا اپنے گھر
گئی شہ سے پھر رات جب کہ گذر

تب عاقل نے جلدی سے ہوشیار ہو
گیا آکے بیدار وہ شاہ کو

کہا شہ کو ہے سب سواری تیار
چلو جلدی سے ای شہ نامدار

سو شہ نے بڑی جلدی ہوشیار ہو — چلیا پہن کپڑے وہ منہ ہاتھ دہو
وہ لے ہاتھ مین دہوپ باہر چلا — کئے شہ کو مجرا سب ارکان آ
اور عاقل سے یہہ شاہ کہنے لگا — مہاڈول نزدیک لیو منگا
کہ چلنے کی طاقت نہین سیر تئین — مہاڈول آخر منگایا ہے وین

در بیان سوار شدن نظر بند پادشا باتجمل تمام برائے نسبت سمن و نرگس پری ہمشیرۂ پھولپری

شہنشاہ مہاڈول پر ہو سوار — چڑہایا ہے اوسپر سے موتی کے ہار
بھی گھوڑے پہ عاقل ہوی ہین سوار — ہوے شہ کے ہمراہ صغار و کبار
غرض صبح ہوتے نظر بند گیا — پری کے جو گھر جاکے داخل ہوا
پری کے محل مین گئے شاہ جب — پری آئی ہے پیشوائی کو تب
پری نے نظر بند کے تئین لیجا — دئی تخت پر شاہ کے تئین بٹھا
پری بیٹھی ہے تخت پر اپنے جا — بھی بیٹھا ہے کرسی کو عاقل منگا
پری شکر لائی ہے شہ کا بجا — میرے بات کا پاس تم جو رکہا
تمہین قید سے چھوڑی عاقل کتئین — کئے ہینگے احسان مجھہ پر یقین
نظر بند اوسکا دیا پھر جواب — وہ دونون مین باتا ہوی بیحساب
بھی جب خاصے کا شاہ کے وقت ہوا — پری شہ سے بولی کہ ای بادشاہ
کہ خاصہ ہے تیار حاضر تمام — تناول کرو چل کے ای نیک نام

پری کی یہ سُن بات شہ نے اُٹھے
دہولایان سہیلیان نظر بند کا مات
وہ دونو نے کھانیکو جب کہا چکے
تب عاقل نے بیٹھا ہے کھانیکے تیز
وہ پہر وہان سبی عاقل نے باہر گیا
پری اور نظر بند مین باتان ہوے
کہ اک بات کہنے کو آیا ہون مین
کبی تم شرط مضبوط مجہے کرو
پری ناچ موقوف کروای ہے
پری بولی تم سے ہنین کچھہ زیادہ
پری نے تہی عاقل سے اول سنا
کبہی مانگ تو میری دولت کتئین
نظر بند سنکر کہا پہر اوسے
یہ عاقل کی سر کی قسم کہائے تو
پری نے یہ تب سنکے کہنے لگی
اگر جان بہی تم منگوگے بہم
تم ایسے کی مجہہ کو قسم ہے دیا

پری کا پکڑ ہاتھہ شہ نے چلے
ہے بیٹھی پری تب نظر بند کی سات
وہ پہر تخت پر اپنے اوٹھہ کر گئے
گیا کھانیکو کھاکے شہ پاس وین
پری پاس پہر ناچ ہونے لگا
نظر بند پری سے یہ کہنے لگے
اگر تم وہ سنکر بُرا مانے... نین
تمہارے سے بولونگا تب بات او
وہ مجلس کو خلوت سے بنوای ہے
جو مانگے سو تم دی کرون تمکو شاد
او بیٹھی تہی اپنے کو انجان بنا
یہ پہلے ہی لیو اوسکو بولی تہی مین
اگر تم خدا کی قسم کہاؤگے
مین بولونگا احوال تب تم سُنو
کہ تم سے زیادہ ہنین کچہ کہی
مین حاضر کرون گی خدا کی قسم
بلا عذر وہ کام کرنا ... پڑا

نظر بند نے یہ پری سے کہا
مگر ایک نسبت مجھے کرنے کے تئین
پری تب نظر بند سے کہنے لگی
نہ اولاد مجھکو کہی نا تیرے تئین
نظر بند پری سے یہ کہنے لگا
پری بولی اور کس کی ہے تم کہو
تمہاری جو نرگس پری ہے بہن
زبانی تو عاقل کے یہ تھی سنی
کئے وقت کے بعد بولی پری
مین اس واسطے یہہ قبولی ہون بات
پری پھر نظر بند سے کہنے لگی
یہہ دیکہا تھا جو قید مین اوسکے تئین
پری نے نظر بند سے کہنے لگی
جو تم بولے سو بات ہے وہ بڑی
نظر بند بولے کہو میرے سے
پری یہ نظر بند سے کہنے لگی
گر عاقل سے میری تو نسبت کرے
کہ جان کو تمہاری ہے حافظ خدا
یہ گھر مین تمہارے جو آیا ہون مین
کہ وہ کس کی نسبت کہو تم ابھی
ہے پھر کس کی نسبت کہو تیرے سیتی
کیا نسبت نہین اور اون کے سوا
نظر بند بولا کہ اب تم سنو
سو نسبت کرو اوسکی تم از سمن
ہے عمداً وہ اپنے کو ناخوش کئی
کہ خاطر تمہاری ہے مجہہ کو بڑی
میرے تین بھی اک کام ہے آپ سات
یہہ فتنہ میرے شاہ کا ہے کہی
سو فتنہ او تھا ہے یہ آخر یقین
مین اک بات کہتی ہون سن تو ذری
مین کہتی سو ویسے نہین ہے کبھی
مین البتہ مانون گا تم جو کہے
کہ مین تو ہون عاقل یہ عاشق ہوئی
تو مین مانون گی بات کو یہ تیرے

اگر مانتا ہے تو یہہ میری بات
نظر بند پری سے یہہ کہنے لگا
قلمدان منگا شاہ جلدی لکھا
پری نے کہی ہے نظر بند سے
اگر تم بولا کرو سے اس... جکا
نظر بند بولا کہ کوئی جلد جا
سہیلیان نے اوسکو بلا لائے جا
نظر بند عاقل سے کہنے لگا
تمہین لکھہ کے کاغذ کتئین مہر کر
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
ہنین آپ کا ہون خریدہ غلام
یہہ سنکر نظر بند نے چپ رہا
کہ مین لکھہ دیا ہون یہ کاغذ کتئین
خلل اوسمین آکر پڑا ہے بڑا
بخاطر میرے لکھہ دیو تم بھی اب
پھر عاقل نے کاغذ کے تئین لکھہ دیا
پری سیتی پوچھے ہین پھر بادشاہ
تو نرگس پری کی قبولونگی بات
مبارک ابھی لے لکھا تو.... لکھا..
بھی کر مہر اوسکے حوالے... کیا...
کہ عاقل تو نین مانتا یہہ اسے
منائے تو شاید تمہین مانیگا
بلا لاؤ عاقل کو جلدی کہا
تب عاقل نے کرسی پہ بیٹھا ہے آ
تمہاری پری سے ہین نسبت کیا
مجھے جلد لا دیو اس وقت پر
کہ نوکر فقط آپ کا ہون کہا
رہون حکم مین آپ کے جو مدام
پھر عاقل سے اس طرح کہنے لگا
ہنین تو سمن کی یہ نسبت یقین
کہ مین اس لئے اوسکتئین لکھہ دیا
کہا شہ کو عاقل بہت خوب تب
پری کو مہر کر حوالے .... کیا...
شروع کب ہوویگی یہ شادی کہا

پری بولی مین یہان تو مہمان ہون
مین جاتی ہون شادی کرنیکے تئین
کہ وہان میرے ہین اقربا اب تمام
بھی مین قید سے اوسکتئین چھوڑکر
ای شاہ میرے ہمراہ تم بھی چلو
کہا شاہ مین کچھہ تو طیار نہین
کہ مین بیٹھی اب کچھہ طیاری کرون
پری خوب ہے بولی تب شہ کتئین
سفر کی تمہین اب طیاری کرو
تب عاقل بہت خوب کہہ کر کہا
غرض جب وقت سہ پہر کا ہوا
چلو سیر کرنے کو ای پادشاہ
چلی ہے نظر بند کو لیکر پری
پھر اوس وقت کا وہان سمایا ہوا
پھر یہہ دونو جب آگے چلنے لگے
ہے چوسر کے تئین کوئی وہان کھیلتیان
کوئی ہینگے شطرنج کتئین کھیلتیان
مین بے دست وبی سر و سامان ہون
مین گھر اپنے جاکر کرون اوسکتئین
مین کر راضی اونکو کرونگی یہہ کام
مین شادی کرونگی تو اوسوقت پر
کہ اوسجائے پر اوسکی شادی کرو
ذری سی مجھے دیو مہلت کتئین
کہ ہمراہ مین ملکہ تمہارے چلون
نظر بند بولا تب عاقل کے تئین
کہ جلدی سے میری سواری کرو
پھر عاقل نے تب اوٹھہ کے باہر گیا
نظر بند سے یون پری نے کہا
کہ یہہ سیر کا وقت ہے بے بہا
وہ چمنون مین جا کر کے پھرنے لگی
عجب راگ و رنگ اوس جگہ پر مچا
تماشے وہان اوسکو دسنے لگے
کوئی کھیلتیان گنجیفہ بیٹھے وہان
کوئی جھولے مین بیٹھکر جھولتیان

کوئی دوڑتیاں ہنگیاں چمنون مین جا
نہاتیاں اتر کوئی حوضون مین آ
ہے کہاتے کوئی اور پکاتے کوئی
بھی مسّی لگا پان کھاتے کوئی
کوئی بیٹھیاں وہان راگ گاتیاں ہویاں
کوئی ڈہول لیکر بجاتیاں ہویاں
یہہ تب دیکھکر شہ کا دل خوش ہوا
بہت انسے تہا دل جو شہ کا خفا
غرض شام کا وقت ہوا ہیگا جب
نظر بند نے بولا پری سے ہے تب
اگر حکم ہووے تو گھر جاؤن گا
پری نے نظر بند کو دی ہے رضا
پری کا نظر بند نے حکم پا
محل سیتی باہر نکل کر گیا
ہوا پھر ڈہاڈول پر وہ سوار
چلا گھر کے تئین کوشہ نامدار
نظر بند جو گھر مین داخل ہوا
شہ عاقل کو اس طرح کہنے لگا
کہ اب جلد جانا سفر ہے مجھے
سفر کی تیاری کرو جلدی سے
بہت خوب ہے کرکے عاقل کہا
یہ پھر عرض عاقل نے شہ سے کیا
رضا ہو تو جاؤن پری پاس مین
سفر کی جو کچھ بات کرنے کتئین
بھی کل صبح کو حاضر ہوؤنگا مین
نظر بند دیا ہے رضا اوسکتئین
پھر عاقل نے گھر کو پری کے گیا
پھر وہ ماجرا پوچھنے کو لگا
جو تھا اوس نے روداد سارا کہی
اونے بھی ہنسا اور انے بھی ہنسی
پری بولی تون اپنے مادر پدر
بولا بھیج خط لکھہ کے ای نامور
پری سے تب عاقل نے کہنے لگا
ذرا صبر کر مین بلاؤن کہا

پھر عاقل نے وہان رات ساری رہا   وہ شہ پاس آ صبح حاضر ہوا

دربیان تیاری سفر کردن عاقل وزیر از حکم نظر بند شاہ

لگا دیکھنے کام دربار... کا   سفر کا سرانجام کرنے لگا
سبھی عہدہ دارون کے تئین کو بُلا   وہ سارون کے تئین کام فرما دیا
مرمت کرو بولا ڈیرون کے تئین   بھی بخشی کو بلوا کے بولا ہے وین
کہ سب فوج کے تئیں رکھو تم طیار   ارادہ سفر کا کیا شہریار
پھر عاقل نے کوتوال کو یون کہا   کہ بازار ہمراہ چلنا کہا
بھی مشعلچیان اور کہارون کے تئین   بھی ہاتی و گھوڑے و اوٹون کے تئین
طیاری سبھی بات کی یہ کیا   نظر بند کے پاس بعد از گیا
کہا جاکے اوسکو کہ ای پادشاہ   ہین یہ یہ طیاری کے تئین سب کیا
پھر عاقل نظر بند سے کہنے لگا   کہ کیون کر دئے مہر میری کہا
ہین راضی نتھا ای شہ نامدار   میری مہر ناحق کئے شہریار
یہ سنکر وہ بولا شہ نیکنام   ہنین تو بگڑتا سمن کا وہ کام
ہین اس واسطے مہر کو کر دیا   یہ عاقل نے سنکر غرض چپ رہا
جو پھر بعد از ان شہ کو کھانا کھلا   اوٹھا سو وہ دربار کے تئین گیا
پھر اوسدن سمن دس گھڑی دن چڑے   یہ عاقل سے دربار مین آ کہے
کہو تم جو گئے تھے سو وہ کیا ہوا   تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا

تمہین یہ نظر بند سے جا کہو
یہ سنکر سمن تے گیا شہ کے پاس
لگا کل کا وہ ماجرا پوچھنے
سمن سے نظر بند کہنے لگا
کہا اب جو عاقل ملی تھی مجھے
نظر بند تب ایک سہیلی بولا
تب وہ جا بُلائی ہے عاقل کتئین
یہ سنکر سمن بیقراری . . . . کیا...
کہا جا کے ای بہائی جان تم چلو
غرض اون نے ہمراہ اوسکے ہُوا
نظر بند عاقل کے تئین کون کہا
تب عاقل نے کہنے لگا ای سمن
یہ محنت کے تئین شاہ فرمائے ہین
یہ تب کام بیشک تمہارا . . . . ہوا
سمن نے یہ سنکر شتابی اوٹھا
وہ پھر آکے عاقل کے لگ کر گلے
سمن نام لے پھول پری کا کہا
وہ تم سے کہے گا مفصل سُنو-
نظر بند بلوائے ہیں اپنے پاس
پری پاس تشریف لیگئے جو تہے
کہ عاقل کو پوچھو تو وہ بولیگا
وہ میرے ستی کچہ بھی تو نین کہے
کہا جا کے عاقل کو بلوا کے لا
وہ بولا کہ کر کام آتا ہون مین
اپے اوٹھہ کے اوسکو بُلانی گیا
برائے خدا حال مجہہ سے کہو
نظر بند کے پاس عاقل گیا
کہ کل کا انہون سے کہو ماجرا
ہے نسبت کا اوس سے کیا ہی سخن
تیرے کام کی راہ کروائے ہین
نہین تو کبھی بھی نہوتا ذرا
نظر بند کے پاؤن پر گر پڑا
خوشی سے لگا پوچھنے پھر اوسے
یہ نرگس پری کے ہے ناتے مین کیا

تب عاقل نے یہ سنکے ہنسنے لگا بھی اوس کا جواب یہ پھر اکر دیا
عجب اوسکی عاشق ہو تم تو عجب کہ گھر بیٹھے ہو تم بہت بے تعب
کوئی اور نسبت کو کرتا ہے جا ہے عاشق خوشی سیتی گھر مین ما
تمہاری ہے سالی کہا پھوپری حقیقی بہن اوسکی نرگس پری
یہ سنکر نظر بند ہنسنے لگے یہہ باتان تعجب سمن کو دے
بھی عاقل سمن کو کہا ایک خط لکہو اپنے مانباپ کو خوش نمط
سمن سنکے پھر یہہ لگا پوچھنے ہے کیا بات خط کی کہو میرسے
نظر بند نے عاقل سے ہنس کر کہا کہ کہہ دیو آپ تم سمن سے ذرا
سمن نے پھر عاقل سے کہنے لگا کہو بھائیصاحب وہ کیا ماجرا
تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا عجب ہے کہ عشق آپ کا وہ کہا
کہ معشوق کی خود کو نین ہے خبر مگر پوچھتے پھرتے ہو گھر یہ گھر
اور آرام سے بیٹھے ہو گھر مین تم کرے جستجو جا کے معشوق کی ہم
ہم عاشق کو ایسے نہ دیکھے کبھو عجب کچھ تمہاری ہے یہہ گفتگو
یہہ سنکر نظر بند ہنسنے... لگا تب عاقل بھی وہ بات پھر کر کہا
سمن بے قرار ہو کے کہنے لگا کہو بات خط کی برائے خدا
تب عاقل نے ہنسکر کہا ایک خط لکھو اپنے مان باپ کو خوش نمط
مقرر جو نسبت ہوی ہے سو سب لکہو اور اُن کو بلا بھیجو اب

سمن نے یہ عاقل سے کہنے لگا
بہت دور ہے کون لیجائیگا

تب عاقل دیا ہے یہ اوسکا جواب
کہ تم خط کو لکھہ دیو مجھہ کو شتاب

کہ پونچا دلاتا ہون اوس خط کو مین
جواب اوسکا منگوا دلاتا ہونمین

سمن بولا یہ ہے تو لکھتا ہون خط
اگر مسودہ کوئی کرے خوش نمط

پھر عاقل نے سن اوس سے ہنسنے لگا
یہہ روداد سارا لکھو سب کہا

تب عاقل کو شہ نے کہا مسکرا
پہلا خط کا تم کر دیو مسودہ

کیا ہیگا عاقل نے تب مسودہ
سبھی حال لکھکر حوالے کیا

پھر عاقل کہا اوسمین یہ بھی لکھو
یہہ خط آج پونچیگا تم مت ڈرو

یہ بھیجا ہون جنات کرامات سے
نہ گھبرائیو تم کین اسباب سے

سمن بولا خوب ہے لکھونگا کہا
بہت اپنے دلمین سمن خوش ہوا

بھی کئے وقت بعد از سمن گھر گیا
کہا خط مین سہ پہر کو لاؤن گا

نظر بند کا پھر حکم عاقل لیا
پری کے وہ پھر گھر کے تئین کو گیا

پری کو پھر عاقل نے ہنسکر کہا
کہ بہونائی کا شب کو خط آئیگا

تمہین مھربانی کو کربے قیاس
وہ پونچا دیو اوسکے مانباپ پاس

پری نے پھر عاقل سے ہنس کر کہی
کہ یہہ مفسدی ہیگی تیری سبھی

نہین تو سمن کان وہ نرگس پری
نہین خواب مین اوسکو دستی کبھی

پھر اس طرح عاقل پری کو کہے
کہ تم دونوں بھی تھاکیان کو پڑی

پری بولی جب دل تیریسے لگا
یہہ نسبت مین اوس واسطی کو کیا
والّا یہہ مقدور کس کی نہ تھی
سمن خواب مین دیکھی نرگس پری
تیرے واسطے سے ہوی سب یہ کام
نہین تو نہ لیتا کوئی اوس کا نام
پھر عاقل نے تھوڑا سا سو کر اوٹھا
سو دربار پھر پھر کو گیا
بھی دربار کے دیکھہ تھوڑیسے کام
گیا شاہ کے پاس وہ نیک نام
سمن اتنے مین آکے حاضر ہوا
نظر بند سنکر بُلا لیو کہا
وہ لے ہاتھہ مین خط کو ہنستا ہوا
نظر بند کو آکے مجرا کیا
تب عاقل نے تعظیم اوسکو دیا
سمن بیٹھا ہے شاہ کے پاس جا
سمن بولا خط لایا ہون بھائیجان
مین دیتا ہون عاقل کو ای مہربان
نظر بند نے اوسکو دیو..... کہا
پھر عاقل کے تئین کو سمن خط دیا
اور عاقل سمن باتین کرنے لگے
وہ آپسمین دونون نے ہنسنے لگے
سمن بولا اللہ سے چہتا تھا مین
کہ اس طرح سیتی تمہین دیکھو نہین
میرے رب نے میری دیا ہی مُراد
سبھی دوستون کی کرے دلکو شاد
تم پہلے ہمیشہ تھے رہتے خفا
کہ رہتے ہو خوش اب بفضل خُدا
میرے دلکی برآئی ہے اب مُراد
رکھے تم کو اللہ ہمیشہ ہی شاد
پھر عاقل نے اوسکا دیا ہے جواب
بھی دونو نہین باتان ہووے بیحساب
نظر بند بیٹھا تھا سُنتا ہُوا
یہہ سُن باتون کو مُسکراتا ہُوا

پھر عاقل نے خط لیکے اوس کا رکھا
وہ شب جاکے جب دوسرا دن ہوا
پری پاس معمول پر یہہ گیا
پری اپنے قاصد پرون کو بلا
کہی ہیں تم آدمیان کا بنا
پرون کو پری نے روانہ کئی
سبب کیا تو لکھتا نہین خط کتئین
وہ بولا کہ مین آج لکھہ لاؤنگا
غرض وقت جب ستہ پہر کا ہوا
سمن وقت پر اپنے گھر کو..... گیا...
فراغت سب عاقل نے کامون سے پا
وہ خط اوسکے تئین کو لیجا کر دیا
یہہ تاکید کر خط حوالے کیا
سمن کے دیؤ باپ مان کو لیجا
تب عاقل کو اس طرح کہنے لگی
تو مان باپ کو کیا بلاتا نہین
تیرے پاس کل خط مین لا دیونگا
پھر عاقل نے دربار کے تئین گیا

در بیانِ خط نوشتنِ عاقل بہ مادر و پدر متعلق خیریت و شادی خود

وہان جاکے دربار کے کر کے کام
قلمدان ان کے تئین پھر اپنے منگا
کہ من بعد آداب اور کورنشاط
نظر بند کی تعریف حد سے زیاد
سلوک یہ میرے سے بہت کچھہ کیا
بفضلِ خدا اور رسولِ خدا
وہ ایک دوسری اور عرضی لکھا
وہ بیٹھا ہے گوشہ مین جا نیکنام
وہ مان باپ کو اسطرح خط لکھا
کرو آپ شکر خدا از نشاط
بہت خوب شہ ہے لکھا خوش نہاد
سمایا وہ لکھنے مین نین کچھہ رہا
تمہین آؤ جلدی یہہ خط پر لکھا
یہہ مطلب لکھا اوسمین تب دوسرا

کہ نسبت تو میری یہان ہوچکی
طیاری تمہین کرکے شب شادیکی

بہت جلد ایسے آؤ ہوکر تیار
تمہارے ہی آنے کی اب انتظار

یہہ بہیجا ہون جنّات کے ہات سے
نہو گہبرا رے کچہہ تم اس بات سے

ہے شہزادی جنات کی ہات مین
میری ہینگے تابع وہ سب باتین

پہر اِس طرح سے باپ کو وہ لکھا
بہت انکو انعام دیو پادشاہ

بہت جلد رخصت انہونکو کرو
وہ پہر بس کیا لکھہ یو تاریخ کو

کہ جس خط مین شادی کا مذکور تہا
تب اوس خط کو اپنے رکھا ہی چھپا

جو خط دوسرا تہا سو وہ لے گیا
نظر بند کو پڑنے کے تئین کو دیا

کہا خط لکہا ہون یہ ماںباپ کو
دکھانے یہہ خط لایا ہون آپ کو

نظر بند نے پڑکے اوس خط کو وین
کہا خوب بہجوا دیو اوس کے تئین

پہر عاقل نے یہہ عرض شہ سے کیا
عنایت مجہے پہر ہونا کہا

نظر بند سرانے دہری ہے کہا
تب عاقل نے اوسکو لیا ہے اوٹھا

کیا تہا جب عاقل کے تئین شاہ قید
وہ بہجوایا تہا پہر ہونا اُمید

پہر عاقل نے وین روبرو شہ کے تب
کیا باپ کے خط اوپر پہر جب

وہ چاہا ہے پہر پہر دینے کے تئین
یہہ فرمایا ہے شاہ عاقل کے تئین

رکھو پاس اپنے تمہین یہہ لیجا
پہر عاقل نے تسلیم کرکے کہا

غرض وقت جب سہ پہر کا ہُوا
تب عاقل نے دربار کے تئین گیا

سبھی کام دربار کے دیکھہ کر
پھر اسمین سمن آکے حاضر ہوا
تب آکر سمن شہ کو مجرا کئے
سمن شاہ تب عاقل کو کہنے لگا
سُن یہہ بات عاقل نے ہنسنے لگا
کہ مطلب تمہارا تھا خط کا تمام
اب ہر ایک سے تم پوچھتے ہو اوسے
لگا پوچھنے بر بجدی سے او
تب عاقل نے بولا کہ آج ہے گیا
سمن نے یہہ سُن بات ہنسنے لگا
نہیں تو میرا کام ہوتا نہین
سمن گھر کے تئیں بعد اوٹھہ کر گیا
پھر عاقل نے دربار کے کام کر
تب عاقل نے خطّان دیکھایا اسے
ضمع کر کے خط او حوالے کیا
پری دو پرون کو کہی جلد جا
کہی طور تم آدمیوں کا بنا

پھر آیا ہے شہ پاس یہ شیرِ نر
سنے شہ سو بولے کہ بیو بُلا
اور عاقل نے تعظیم اُنکو دئے
یہ فرمایا خط کیا روانہ ہوا
سمن سے وہ اس طرح کہنے لگا
تمہارے گیا باپ کو وہ پیام
یہہ سُن مُسکرایا نظر بند نے
گیا یا نہین خط مجھے بول دو
کہ ہتنگ تو پونچھا ہوا ہوئے گا
تمہارا یہہ سب فیض کہنے لگا
یہ میں جانتا ہوں یقیں اونکتیز
وہ شب جاکے جب دوسرا دن ہوا
گیا ہے پری پاس معمول پر
بھی پڑھہ اوسکا مضمون سُنایا اوسے
دی قاصد پرون کو پری نے بلا
دیو شاہِ مسعود کے تئیں لیجا
یہہ خط آج پہنچاؤ تم جلد جا

در بیانِ رسیدنِ خطِّ عاقل از دستِ جنّات به پدر و مادرِ شاہزادہ و خوش شدنِ پدر و مادرِ اوشان

پرے الغرض وہان سے اوڑ کر گئے
وہ جا شہر ہو گریاں داخل ہوئے
دیکھے شہر کا حال ہے سب تباہ
سبھی خلق پہنے لباس سیاہ
بھی مسعود شہ کے یہ گھر پاس جا
لگی پوچھنے حال اوس جائے کا
ہوئے تم سیاہ پوش سو کیا سبب
تم اس طور غمگیں ہوے کیا سبب
وہ بولے کہ کیا تم نئے آئے ہو
جو تم پوچھتے ہم سے یہ حال کو
نئے آئے کر کر پرون نے کہے
یہ لوگان نے رو رو کے کہنے لگے
کہ عاقل تھا اِس شاہ کو ایک پسر
ہوا ہیگا اوس کا یہہ نُورالبصر
ہے گم ہو کے اوسکو ہوے پانچ سال
بہت خوب صورت وہ تہا نونہال
یہ سب غم مین اوسکے سیاہ پوش ہین
شہنشاہ شہزادی بیہوش ہین
شہنشاہ سب چھوڑ شاہی کے سیَر
وہ بیٹھا ہے گوشہ مین یکجائی کین
وزیران چلاتے ہین شاہی کا کام
ہے اس طور احوال یہان کا تمام
پرے سُن کے اُن سب سے کہنے لگے
کہ عاقل کا ہم خط لے آئے کہے
اوہر کا ہے عاقل کے ہم ہیں سُنو
تمہیں پادشاہ سیتی جا کر کہو
تب اوّل تو وہ لوگ مانے نہیں
خبر راست ہے کر کے جانے نہین
سنے اون کی تقریر جب صاف صاف
وہ جانتے ہیں سچ کر کے تب بے گذاف

یہ سن کر ہوا وہان بڑا اژدہام
ہوئے جمع ہین خلق سب خاص و عام
وہ لوگاں کا وہان یک تماشا ہوا
کئے ہین خبر شہ کو لوگان نے جا
شہنشہ کو باور..نہ آیا.....سخن
بلا لاؤ اونکو کہا شہ نے سن
پرون نے گئے شہ کے جب روبرو
وہ مجرا کئے شہ کے تب روبرو
پروں نے لگائے ہین اوس خط کے تئین
دئے شہ کے نزدیک جا کر وہین
وہ شہ دیکھ تاریخ خط ایکبار
ہوا گھبرا اور ہوا بے قرار
اوسی روز کی اوسمیں تاریخ ہتی
وہی روز تھا جسمیں تاریخ تھی
شہ ان سے تب پھر پوچھنے کو لگا
کہ کس ملک سے لائے یہ خط کہا
کہے آئے ہم روم کے ملک سے
کہ یہہ اب پڑو خط نہو گھبرے
غرض خط کو تب کھول شہ نے پڑا
گویا مردے کو جان آیا نیا۔
وہ پڑھ شہ نے سمجھا کہ یہ ہین پرے
شہنشاہ خط پڑھ کے چپ ہو رہے
جب عاقل کی مان نے سنی یہ خبر
تب وہ ڈیوڑھی مین کھڑی آن کر
بھی وہ بون بھیجی ہے یہ شہ کو وین
کہ عاقل کی بولو خبر مان کے تئین
کہ جینے کی تو اوس کی بولو خبر
برائے خدا میرے سے جلد تر
یہ سن شاہ اوٹھ کر محل مین گیا
سب عاقل کی مان کو وہ جا کر کہا
ہوی تسکین سن شاہزادی کے تئین
شہنشا فرمائے ہین اسکو وین
پسکہین تمہارا ہے نسبت کیا
وہ تم کو مجھے آؤ کر کر کہا

کہی مان نے یہ دن دکھایا خُدا
غرض شاہ مسعود شاہزادی جا
بہی باہر گیا گہر سے تب پادشاہ
پہر انعام اُن کو بہت سا دیا

چلی جی بہت جلدی ای پادشاہ
دوگانہ کیئے شکر کا وین ادا
وہ بیٹھا ہے یہ تخت پر اپنے آ
جواب اوسکا لکھکر حوالے کیا

دربیان نوشتن مسعود شاہ موگریاں بہ پسر خود وجواب خط ورسیدن خط بعاقل شاہزادہ واحوال سازوسامان

اور اُس خط کا مضمون یہ تھا لکھا
سنے تیرے جینے کی جب ہم خبر
شہ روم تجھسے کیا جو سلوک
گویا ہم کو بے زر کیا ہے خرید
جو تو آشنائی پری سے کیا
مگر بیٹے وہ پرقوم اُن سے تو ڈر
تو نسبت کو کس جائے پر ہے کیا
اور اب ہم طیاری جو شادی کی کر
تیری مان بلائین تیری لین کہی
شہ پھر خط میں لکھہ بند کیا جلد تر
شہ خلعت دیا پھر انہونکو منگا

ہمارا دل عاقل بہت خوش ہوا
تھے مُردے ہمین جی اوٹھے سربسر
گویا اُن نے ہمسے کیا وہ سلوک
ہمین اوسکے ہاتہو ہوے ہین عبید
ہین یہہ بات سُنکر بہت خوش ہُوا
ہمیشہ تو بہت اُن سے رہ باخبر
ای بیٹا ہمین اطلاع کر.. ذرا..
بہت جلد آتے ہین اوسجائے پر
سمجھی یہ خبر سُن بہت خوش ہوی
ہم آتے ہیں طیاری شادیکی کر
بہت کچھہ سا انعام اُن کو دیا

اوسی روز شہ اُن کو رخصت کیا
پرون نے پری پاس پونچی یہین جا

پری سُن کے خوش ہو کے چپ رہ گئی
وہ عاقل کی رہ دیکھتی ہے آنے کی

سمن کے پدر پاس جو گئے پرے
انھون بھی وہ خط دیکھکر خوش ہوے

اور انعام وہ بھی پرون کو دئے
ہمین آتے کرکر پرے کو لکھے

خوشی انکے بھی شہرون مین ہوئی زیاد
سبھی وہان کے عالم ہوی سنکے شاد

پھر وہ بھی پرے آئے نزد پری
اور اُس خط کو لے کر پری نے رکھی

غرض دوسرے دن جب عاقل گیا
پری نے وہ دو خط حوالے کیا

تب عاقل نے خط اپنا لیکر پڑھا
بہت اپنے مین آپ وہ خوش ہوا

پری کو بھی مضمون دیا ہے سُنا
مگر وہ پری کا سخن نین پڑا

پری کو سب احوال سنایا تمام
نظر بند کے پاس گیا نیک نام

دیا خط کا مضمون شہ کو سُنا
سمن کے بھی خط کو دکھایا لیجا

نظر بند کو اتنے مین پونچی خبر
کہ باہر سمن ہے کھڑا آن کر

نظر بند اوسکو بولا لیو کہا
سمن آن کر شہ کو مجرا کیا

تب عاقل نے تعظیم اوسکو دیا
سمن بیٹھا عاقل کے نزدیک جا

اشارہ کیا شاہ عاقل کے تئین
تب عاقل سمجھ خط نکالا ہے وین

وہ خط پھر سمن کے حوالے کیا
تمہارے پدر کا یہہ خط ہے کہا

سمن خط کے تئیں دیکھکر خوش ہُوا
وہ خط کھول مضمون سارا پڑا

سمن کو خوشی تب ہوی بیشمار
وہ خط پڑھ کے ہنسنے لگا بار بار

نظر بند عاقل سے کہنے .... لگا
یہہ تم دونون کا فیض ہے سب کہا

سمن نے دیا خط پھر عاقل کو دین
سناؤ کہا بھائی صاحب کتئین

تب عاقل نے اوس خط کو پڑہنے لگا
نظر بند نے سن کے ہنسنے لگا

جب عاقل نے اوس خط کتئین پڑھ چکا
سمن کے وہ پھر تب حوالے ... کیا

غرض پھر تو صحبت ہوی با مزہ
ہوا ہیگا پھر تو مزا با مزا

سمن وہان سے پھر اوٹھکے گھر کو گیا
وہ شب جاگے جب دوسرا دن ہوا

اور عاقل نے دربار کے تئین گیا
سبھی عہدہ دار اوس کے بولے ہین آ

کہ سامان سفر کا کئے ہم طیار
سنائے ہین سب اوسکو تفصیلوار

پھر عاقل خردمند کے تئین بلا
اوسے شہر کی سب حکومت دیا

وہ پھر فوج اوسکے حوالے کیا
جو کچھ اوسکو درکار تھا سو دیا

دو حصہ یہہ سامان مقرر کیا
یہہ دو کوتوالان تقرر کیا

پس و پیش خانہ مقرر کیا
وہ دونون کے تئین کو تقرر کیا

بھی چھتیس وہ کارخانے تمام
وہ خوش طرح انکو دیا ہے نظام

یہہ پھر شہ کو بولا ہے جا نیکنام
سواری تیار ہیگی شہ کی تمام

نظر بند فرمائے ہین اوسکے تئین
مقرر کرو کوچ یکدن کتئین

تب عاقل بہت خوب کر کر کہا
وہان سے وہ دربار کے تئین گیا

وہان جا مقرر کیا منزلان
پری کے جو وہان سیتی گھر کو گیا
کہ ہے کونچ پرسون نظربند کا
بھی پھر وقت جب سہ پہر کا ہوا
جو پرسون مقرر کیا کونچ یہہ
روانہ کیا فوج کے تئین تمام
یہہ پھر شاہ کے تئین کیا عرض جا
کہ پرسون کی شب سہ پہر رات سے
وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا
کہا آج کی شب تو ہم ہین چلے
اونے بولی جب تمنے اوترینگے جا
پھر عاقل پری سیتی رخصت ہوا
غرض وہان سے دربار کے تئین یہ
لکھا خط نظربند کے طرف سے
تمہین سب طیاری کرو جا بجا
پھر اپنے طرف سے وہ ایک خط لکھا
تم اوس شہر کے سارے کسبی جمع ہین
منگایا ہے لکھہ جا بجا منزلان
پری سے تی اس طرح کہنے لگا
پری خوب ہے کر کے اوسکو کہا
پھر عاقل نے دربار کے تئین گیا
وہ ساری نجومیون کتئین پوچھ یہہ
وہ بازار اور سب ضرورت کی کام
کہ مین کونچ پرسون مقرر کیا
مقرر نجومیون نے یہہ ہین کہے
پری پاس عاقل نے جا کر کہا
تمہین کب چلینگے کہو سیر کے سے
خبر لینے مین آونگی اوس جگا
خدا حافظ ہے کر پری کو کہا
یہہ بصری کے عامل کے تئین خط لکھا
مین آتا ہون اب اطلاع ہو تجھے
جو اس طرح اوس خط کا مضمون تھا
شہنشاہ آتے ہین خود اس جگا
بلا رکھیو بصرہ مین سب اُن کتئین

گھران باندو لگا آگے ہین اوسجگا
جو پہر باقی کامون کتئین تم تمام
بہت جلد لیسے تم یہہ کر کر طیار
وہ اس طرح سے خط کتین جب لکھا
پھر یہ سارے لوگان کے تئین کو لکھا
رہو آگے حاضر سبھی خاص عام
پھر عاقل نے کاماتیون کو بلا
بہت خوب صورت بہت جلد لیسی
انہون نے بہت خوب کر کر کہی
موافق کہے کے انہون کو یہ زر
خرد مند کو بھی پھر عاقل کہا
سمن آ پھر عاقل کو کہنے لگا
اونے بولا گھوڑا ہے اور پالکی
یہ دو ہین سواریان مقرر کیا
بھی رہنے کو ڈیرا دلایا ہو نہین
نظر بند کے پاس وہان سے گیا
خفا پہلے رہتا تھا عاقل وزیر
طیار اوسکا اسباب کھیو لکھا
دیؤ تم درستی سے وہان کا نظام
رہو تم شہنشاہ کے انتظار
اور انچل یہ خطان روانہ کیا
کہ تم دو پہر شب سے سب اوسجگا
دیا اس طرح سے وہ سب کو پیام
کہا دو حویلیان مجھے دو بنا
حویلیان بنا کر دیؤ تم ... مجھے
دلا دیؤ پیسا ہمین جلدی سے
دلایا ہے اُن کو منگا جلد تر
رکھو تم طیار یہ حویلیان بنا
مجھے کیا سواری مقرر کیا
جو چاہے طبیعت وہ ہے آپ کی
سوار ہو تمہین جسمین چلیو کہا
سمن خوش ہوی سُن یہ باتون کتئین
خفا دیکھہ شہ کو سمن نے کہا
وہ خوش رہتا ہے اندنو نہین دلیر

تمہین پہلے تو رہتی تہے خوش کہا
سبب اوس مین ایک پایا... کہا..
وہ شرمندگی سے ہو رہتے خفا
وہ نوکر تمہارا ہے اور خیر خواہ
کہ اب بیٹھا ہے دیکھتا کام کو
تمہین اُس سے شرمندہ ہرگز نہو
نہ ہرگز رکہو اپنے کو تم خفا
خلل آئیگا نین تو دولت مین آب
نظر بند سے ان ایسے باتان کیا
سمن اُوٹھ کے پہر بعد گھر کو گیا
سفر کا سر انجام میں سب کیا
یہ سنکر نظر بند نے چُپ رہا
کیا سارا دربار برخواست جب
سبھی اپنے ہتیار و اسباب سے
غرض سارا دربار برخواست کر
کہ جب دو پہر رات کا وقت ہُوا
ہے باہر وہ جلدی سے اوٹھکر گیا

کہ مین اب تمہین دیکھتا ہوں خفا
کہ عاقل کے تئین قید تم جو کیا۔
نہ کچھ اوس کا نقصان ای پادشا
تمہین ولے چہتا ہے ای پادشاہ
بڑی شان سے اور بڑی نام سو
سُنو میری تم بات اور مانیو
نصیحت میری مانیو پادشاہ
تمہاری خوشی سیتی خوش ہینگے سب
جواب اس کا کچھ نین نظر بند دیا
یہ عاقل نے تب آکے شہ کو کہا
سوار آپ کا ہونا باقی رہا
پہر عاقل نے اوٹھہ وہان سے باہر گیا
کیا سب کتئیں حکم اس طرح تب
رہو آکر حاضر بڑی داب سے
ہے جا سو رہا عاقل شیر نر
تب عاقل نے جلدی سے ہوشیار ہو جا
وہان سب کو طیار دیکھا ہے جا

تب عاقل نے یک شخص دوڑا دیا
سمن کے تئین جلد آؤ کہا
سمن کو اوٹھایا ہے وہ جلد جا
سمن پہن کپڑون کو حاضر ہوا
پھر عاقل نے دیکھا ہے سب کو طیار
اوٹھانے چلا شہ کے تئین نامدار
اونے جا کے خلوت مین دیکھا تو کیا
کہ ہے شہ چھپر کہت پہ سوتا ہوا
تب اُن پاؤن دابا نظر بند کے جا
ہے شہ آنکھہ کو کہول دیکھا تو کیا
کہ عاقل تو ہے پاؤن کو دابتا
نظر بند پاؤن اپنا سرکا لیا
پھر عاقل نے یہ عرض شہ سے کیا
کہ طیار رہیگی سواری کہا
چلو آپ ہوشیار ہو جلدی سے
نجومی یہ ساعت ہے بہتر کہے
تب عاقل کے تئین شاہ کہنے لگا
مین آتا ہون تم جاؤ باہر کہا
یہ عاقل نے سُن شہ سے باہر گیا
نظر بند اوٹھہ کر طیاری کیا
بھی بعد از ستی دہو کے شہ ہات مُو
شہنشاہ نے پھر کیا ہے وضو
غرض پھر وہ رونے لگا بادشاہ
سہیلیون کے تئین ساری سرکا دیا
جو عاقل دیکھا دیر ہوی شہ کتئین
وہ خود آکے دیکھا تو کیا ہے جبین
کہ شہ ہے چھپر کہت پہ روتا ہوا
تب عاقل نے سمجھانے آکر لگا
تو روتا ہے کیون ای کبیر بادشاہ
تو ای شاہ مت رو برائے خُدا
سہیلیان یہ کیا بول گیان دیکھکر
یہ رونا تو نین ہے تجھے خوب تر
وہ مشکل سے سمجھایا ہے شہ کتئین
وہ پھر کپڑی منگوا پنایا ہے وین

پنا تاج وہتیار کے تئین لگا   دیا ہات مین دہوپ شہ کے منگا
سہیلیان نے دیکھہ یہ کیان سے خبر   کہ آتا ہے باہر شہ بحر و... بر
چراغان کو روشن کرو بولیان   خبردار سبکو رہو بولیان
شہنشاہ نے اوٹھ کر باہر چلا   تب عاقل شہنشہ کے پیچھے اتہا
خردمند کو پھر منگا پاندان   دیا ہیگا پھر شاہ عالی مکان
کہا بولنا ہیگا میرا زیاد   خبردار رہنا تم ای خوش نہاد
خردمند آداب لایا بجا   بہت خوب کر کر وہ شہ کو کہا
نظربند نے جب کہ باہر گیا   سبھی لوگون نے شہ کو مجرا کیا
سمن شہ کو بولا کہ ای پادشاہ   میرے واسطے تم یو بوجا اوٹھا
میرے واسطے تم سفر یہ کیا   نہین شکر مین کر سکون گا ادا
مہاڈول منگوائے ہین شاہ نے   تب عاقل نے بولا ہے یہ شاہ سے
کہ ہو سیگڈمبر پہ حضرت سوار   سب حضرت کے ہینگے کھڑی انتظار

در بیان سوار شدن نظربند بر سیگڈمبر و روانہ شدن بملک بصرہ تجمل

غرض شاہ... لاچار... راضی ہوا   اور ہاتھی پہ شہ نے سواری کیا
سمن کو کہا ہاتھی پہ ہو سوار   تب عاقل کو بھی بولا ہے شہریار
سمن ہاتھی اوپر چڑہا ایک بار   ہوا گھوڑے پر جا کے عاقل سوار
سمن اپنے ہمراہ لیکر... ہرن   سوار ہاتھی پر وہ ہوا گلبدن

سبھی لوگ اپنی سواری پہ جا   ہوئے ہین سوار وہ سواری منگا
کوئی گھوڑے پر کوئی بر پالکی   کوئی ہاتھی پر کوئی بر نال کی
کوئی رتھ پہ بیٹھا ہے جلد لیسے جا   کوئی اپنا میانہ لیا ہے منگا
وہ درجے کے اپنے موافق تمام   ہوئے ہین سوار وہ سبھی خاص و عام
مکلّل وہ پہنے تھے سارا لباس   وہ دسنے لگا ہے عجب خوش قیاس
جواہر مین ہو غرق تھے سب سپاہ   کہ گویا کہ شب گشت نکلا ہے شاہ
بھی چلنے لگی شہ کے پیچھے جریب   پھر آواز کرنے لگے ہین نقیب
لگے نوبتیں بجنے کے نہج سے   مراتب و ماہی بھی ہمراہ تھے
نمایان تھا شہ کے یہ آگے علم   تھے سب اوسکے پیچھے سپاہ یکقلم
چلا سب کے آگے نشان کا جو فیل   گویا موج کہاتی ہے دریاے نیل
بڑاؤ کئے ہاتھی کو چوب دار   لگے کرنے کو اہتمام ایک بار
لگی شاہ پر اوڑنیکو مورچل   جواھکے تھے مورچل بے بدل
سواری چلی شہ کی اس شان سے   بڑے ایک حکومت و سامان سے
بھی وقت صبح جب نمایان ہوا۔۔   سبھی وقتِ شب کا جو پایان ہوا
عجب ایک سمایا ہوا اوس جگا   کہ کہنے ہین نہین آتا وہ ماجرا
لباس اور جواہر یہ لوگان کا سب   صبح کا نمایان ہے ہوتا ہے تب
وہ شبنم کا جھاڑونپہ گرنا ٹپک   وہ جھاڑون سے ہو لو نکلی آنا چمک

وہ اوس وقت چلتی تھی ٹھنڈی ہوا
عجب وقت فرحت کا اس وقت تھا
تھا اوس وقت موسم شروع بہار
شرف مین تھا خورشید تابندہ وار
سُبھون پر ہوی تازی فرحت نئے جب
خوشی خرمی تھی وہ لوگون پہ سب
لگی دسنے کو پھر تو جائے فرود
یکایک ہوئی دور سے وہ نمود
لگے دسنے بازار دو راستہ
بہت خوش طرح اَوْر آراستہ
سبھی خیمے دسنے لگے ہین تمام
خوشی سے چلی فوج کر تیز گام

دربیانِ فرود آمدنِ پادشاہ وسپاہ در منزل اوّل

تماشے کے تئین دیکھتے شہ چلے
وہ جا خاصے خیمے مین داخل ہوے
کیا خیمے مین جا کے شہ جب نگاہ
مُہیّا سبھی چیز دیکھا ہے شاہ
بہت خوش ہوا دیکھکر پادشاہ
نظر بند بیٹھا ہے خیمے مین جا
چھپر گھٹ پہ لیٹا ہے جا ایکبار
لگا پادشاہ رونے بے اختیار
پھر عاقل نے دیکھا ہے شہ پاس آ
کہ روتا چھپر گھٹ پہ ہے پادشاہ
یہ پھر آکے سمجھانے اوسکو لگا
کہا اوسکو اس طرح ای پادشاہ
یہ رونا مناسب نہین تیری تئین
تو کس واسطے روتا کہہ میرے تئین
تیری جان کے سات عالم کی جان
لگی ہینگی بیشک میری بات مان
بہر طور عاقل نے سمجھا اوسے
منگا خاصہ عاقل کھلایا اوسے
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
کہ ہین پھر کے آتا ہو لشکر مین جا

نظر بند نے سن کے یہ چپ رہا
لگا کرنیکو بند و بست یہ تمام
سبھی لوگ اترے ہین ڈیریمین جا
یہ اتنے مین عاقل کو ہوی ہی خبر
تب عاقل پری پاس وہان سے چلا
عجب پایا صنعت تمہاریمین مین
کہ مین تم کو دیکھہ آیا جس طرح پر
تفاوت نہین کچھہ بہی اسمین ذرا
میرے شاہ کے واسطے ایک گھر
پری سن کے یہ بات کہنے لگی
پری نے پھر عاقل کو میوے منگا
پھر عاقل پری سے یہ کہنے .... لگا
تب عاقل پری سیتی رخصت منگا
پری پھول آ اتری ہے اوسجگا
سفر کا نہین تعب بالکل اوسے
ہین یک گھر کیتین اوس ستی جون کہا
یہ سنکر نظر بند نے خوش ہوا

پھر عاقل نے لشکر مین پھرنے لگا
بلاکر یہ لوگون کو فرمایا کام
سبھن اترے ہین اپنے ڈیریمین آ
پری آکے اتری ہے اوسجای پر
محل دیکھہ اوسکا یہ کہنے .... لگا
تفاوت سفر اور اقامت مین مین
اوسی طرح پایا تمہارا یہ ... گھر
عجب کچھہ تماشا یہ دیکھا کھا
منگائے تو خوش ہویگا دیکھکر
منگادیوُن گی شام تک مین کھی
کھلائی پلائی ہے شربت بنا
نظر بند کے واسطے بہی بہیجا
نظر بند کے پاس سیدا ... گیا
گیا اب مین تنہا اوسکے گھر کو کہا
کہ گھر جیسا ویسا سفر ہے اوسے
سو اب شام تک بہیج تی ہے بنا
نظر بند خفا تھا سو تب خوش ہوا

اور اُسمین سمن آکے حاضر ہُوا
تب اُن آکے تعریف کرنے لگا
کہا بھائیصاحب یہ مین کیا کہون
نہین کچھہ ہوا ہم کو تاب سفر
نظر بند سے اس طرح وہ کہا
نظر بند یہ بات سنکر ہنسا۔
تمہارے چلے بیاہ کو پادشاہ
تعجب ہے یہ بات دِستی مجھے
سمن بولا معلوم ہے شادیکی بات
تب عاقل کہا بصرے کو جائینگے
یہ سن بات شہ مُسکرانے لگا

پری نے دو میوے کے خونا ان بنا
نظر بند کے تئین ہوی جب خبر
اور انعام کچھہ انکو دلوا دیا
سمن ڈیرے کو اپنے اوٹھکر گیا
غرض وقت جب سہ پہر کا ہُوا
تب عاقل کہا شہ کو باہر چلو
خبر شہ کو ہوئی شہ بلا لیو کہا
سب عاقل کی توصیف کرنے لگا
اَب اُن کے سلیقہ کے تئین کیا کہون
گویا بیٹھے آرام سے اپنے گھر
کہ کس جا چلے ہو تم ای پادشاہ
تب عاقل نے یہ ہنس کے کہنے لگا
نہین تم کو کچھہ بھی خبر اَب ذرا
خبر نین ہے عاشق کو معشوق سے
مگر جاتے کان ہین تم ای نیک ذات
وہان بیاہ صاحب کا کر آئینگے
تب عاقل نے اس بات کو پھر کہا
نظر بند کے واسطے دی بھیجا
نظر بند سنگوا لیا جلد... تر
پرون کو مرخص کیا بادشاہ
نظر بند چھپر کھٹ پہ جا سو رہا
تب عاقل نے دیکھا کہ شہ ہی خفا
ہین چمنان بتاتا ہون اسمین پھر

بہت دور تک مین بندہا یا قنات
بہت وقت بہتر ہے اوٹھکر چلین
پھر اُنے لگا شہ کو جمپنون مین جا
تب عاقل نظر بند کے تئین کہا
پری پاس عاقل نے وہانسے گیا
اوٹھاتے ہین بار اسے دیوان آ سبے
وہ دیوان ضرر کسکو نا دیوین گے
وہ دیوٗن کے سردار کو لے بُلا
تب عاقل پریکو کیا وہ سلام
وہ چوکیان مُقَرَّر کرو انکے تئین
جب حاضر ہوسگی وہ تم پاس آ
مقرر کرو چوکی اِس طور سے
محل بھیجی ہون ہین تمہین جاو اب
محل جب کہ دونون کی اوڑکر چلے
پری خوب ہے بولی عاقل کے تئین
نظر بند تم مت کہے جو کہین
نظر بند کو جا کے کہنے... لگا

تیرے واسطے ای شہِ نیک ذات
دل ہوویگا باہر چلا پالے ہین
پری اُسمین عاقل کو بھیجی بُلا
وہ گھر واسطے شاید ای پادشاہ
پری بولی گھر آیا ای پادشاہ
مین شہ پاس بھیجواتی ہون مین تیرے
تو کر بات دیوٗن کی سردار سے
وہ آیا ہے انسان کی صورت بنا
پری نے تب عاقل سے کی یہ کلام
بھی جو کام ہے سو کہو انکے تئین
دیٗو بعد دو سر دن کے تئین تم رضا
یہ پھر کوچ کے وقت سب آئینگے
پری سے کہا عاقل نے اس طرح تب
یہ آپس مین ملکر برابر چلے
پھر عاقل چلا اوٹھ کے شہ پاس وین
محل اترے دستا ہوا شہ کے تئین
محل اب اترتا ہے دیکھو ذرا

لگا دیکھنے ... شاہ ... بر آسمان
ستارا سا کچھ ایک ہوا ہے عیان
لگا دیسنے یکبار پھر کچھ بڑا
طلا کے نمط سے چمکنے لگا
مچی غل تھی لوگون تین شہ کی سب
وہ سمجھے بلا ہوتی نازل کچھ اب
لگے گھابرے ہوکے سب دیکھنے
محل پھر اترنے لگا جلدی سے
چمکتا تھا از گردش آفتاب
اترنے کے تئین پھر لگا وہ شتاب
ہے نزدیک جب وہ محل آگیا
تب عاقل نے باہر نکل آگیا
پکارا ہے اوس دیو کا لیکے نام
جواب اُن دیا ای شہ نیک نام
کہ فرماتے ہو کیا سو بولو مجھے
تب عاقل نے اسطرح بُولا اوسے
کہ اس جا اوتارو محل کو لے آ
انہون نے بہت خوب کرکے کہا
محل کو اوتارا اوسی جائے پر
ہوا ہیگا لشکر مین زیر و زبر
کہ اترا ہے کچھ شاہ کے پاس آ
نہ کوئی عمر مین اوسکو دیکھا سُنا
ہے اقسام کی بات لوگان کہے
وہ آپسمین ہر طرح باتان کئے
غرض دیو انسان کی صورت بنا
گئے شاہ کو تسلیم وہ سارے آ
نظر بند کے تئین دیکھ سمجھی وہ زن
وہ آپسمین کرنے لگے ہین سخن
پری نے جو عاقل سے چوکی کی بات
کہی تھی سو عاقل کہا شہ کی سات
قبولا ہے اوس بات کو پادشاہ
تب عاقل نے دیون کی تئین یہ کہا
کہ آؤ تمہین جاکے چاریکو ... کہا
پھر آؤ پری جس طرح سے کہا

وہ دیوان نے آداب لا کر بجا
یکایک ہوئے غیب مین اوس جگا

پھر عاقل نے یون شاہ کے تئین کہا
محل دیکھ کرشمہ بہت خوش ہوا

موافق وہ دل کے ملا شاہ کے
نظربند اس واسطے خوش ہووے

وہ رہتا تھا شہ جو ہمیشہ خفا
وہ خفگی نہین کچھ رہی یک ذرا

ضرورت کی سب چیز تہی اوس جگا
طلا کی سبھی چیز تھی جا بجا

غرض شب کے تئین شہ محل مین رہا
اور عاقل نے لشکر مین جا کر رہا

کہ پچھلے پہر رات سے کوچ ہو
نہ دیکھو کوئی شاہ کے راہ کو

سمن سن کے اس حکم کو دوڑ آ
میرے حق مین کیا بولتے ہو کہا

کہا جائیو تم بھی لشکر کے سات
سمن خوب ہے بولا یہ سن کے بات

تب عاقل نے لشکر کا سب کام کر
نظربند کے پاس آیا وہ نامور

محل مین نظربند جا سو رہا
بہت دلہن ہے اپنے شہ خوش ہوا

سبھی سو رہے شاہ بھی سو رہا
وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا

گئے لوگ پچھلے پہر رات سے
مگر خیمے تھے شہ کے باقی رہے

بھی جس وقت پر دو گھڑی دن چڑھا
نظربند عاقل سے چلنا ... کہا

تب عاقل نے لوگون کتئین کو بلا
مقامات جان کرتے تھے پادشاہ

یہ کرتا یہی حکم تھا اوس ... جگا
سراگنتہ دیول بنا اوس جگا

یہی جا بجا حکم کرتا ہوا
وہ بھرے تلک شاہ سج ہے چلا

جو بستی بناتا تھا پھر جا بجا
مگر دل مین مرکوز کچھ اور تھا

پری سیتی ملنے تب عاقل گیا
بہت شکر جا کر پری کا کیا

پری سیتی اس طرح سے وہ کہا
محل دیکھکر خوش ہوا پادشاہ

مکدّر ہمیشہ جو رہتا تھا وہ
اوسے دیکھکر خوش ہوا ہیگا وہ

کہ چلنا ہمین کب تب عاقل کہا
پری بولی اب تم چلو پادشاہ

تمہاری ہی ہین راہ تھی دیکھتی
چلو مین بھی چلتی ہون ہمراہ ابھی

در بیان سوار شدن نظر بند معہ عاقل در منزل اوّل در محلی کہ پری برائی شاہ فرستادہ بود و برآمدن ان محل و روانہ شدن و فرود آمدن در منزل دویم

پھر عاقل لیا ہے پری سے رضا
نظر بند کے پاس جا کر کہا

پری سے رضا لیکے آیا ہون مین
محل حکم ہو تو اوڑاتا ہون مین

نظر بند نے تب اوڑاؤ ... کہا
بھی دیوُن کو عاقل اشارہ کیا

کہ یون محل کو ہمارے اوڑا
محل کو اوٹھائے ہیں دیوُن نے آ

پری کا اودہر سے اوڑا وہ محل
ملے ہین یہ آپس مین دونون محل

یہ آپسمین دو ملکے اوڑنے لگے
تماشا اوسے خلق کرنے لگے

یہ سب کو عجب کچھ لگا ہیگا تب
لگے خلق کہنے عجب وہ عجب

بھی خلق اس طرح باتین کرنے لگے
کہ دیوانہ عاقل کیا شہ کو ربیے

یہ دو کوڑی کا پاجی تھا آپ تو
سبھی شاہ کے کام ہے دیکھتا
پری کے تئین یہ لیا ہے ... ہلا
یہ پاجی تو ہے لیکن عاقل ہے سچ
اسی طرح سے لوگ باتان کئے
بھی دشنام عاقل کے تئین کو دئیے
بلند جو ہوا ہے محل شاہ ... کا
یہ جب دونون محلان جو اڑتے چلے
تب عاقل کہا دیکھو ای پادشاہ
تب عاقل کہا تم محل یہ لیجا
موافق حکم کے وہ دیوان ... لیجا
پری اتری ہے ایک جنگل مین جا
کہ یہ سحر ہے یا تو جادو ہے یہہ
اور عاقل پہ سب طعن کرنے لگی
غرض شہ سے عاقل نے لیکر رضا
وہان جا شکر اوسکا لایا بجا
کہ شہ نے تیرے تئین سلام ہے کہا
کہ بیٹھا ہے اب شہ کتئین داب وہ
بٹھایا ہے شہ کو یہ خفتا بنا
کہ نفرا یہ ہیگا سیانا ... بڑا
یہ دانا ہے نین آپ کامل ہے سچ
اور آپسمین لڑنے جھگڑنے لگے
لگے اوسکی تعریف کرنیکو کئے
یہ شہ کے تئین تب بہت خوش لگا
اور یہ بوند جب آسمان پر ہووے
نمایان ہوا خاص ہے بارگاہ
اتارو شہنشہ کے خیمہ مین جا
اوتارے محل کو وہ ڈیرو نمین جا
سبھی خلق وہان کا تعجب کیا
ہوا پر یہ اوڑتا محل جو ہے یہہ
بھی دشنام گئے طرح دینے لگے
پری کے محل کے تئین ہے چلا
نظر بند کا پیغام جا کر ... کہا
بہت شکر تیرا لے آیا ... بجا

پری نے بھی یہ سُن کے باتان ہنسی
کہ مین شہ کو بھیجوائی ہون ناشتا
وہ پھر بعد لیکر پری سے رضا
اسی طرح سے کوچ ہونے لگا
غرض ایک منزل جو بصرہ رہا
ملاقات عاقل سے اوّل کیا
اونے پہلے دیکھا تھا اوسکو خفا
پھر عامل نے عاقل کو کہنے لگا
وہ سب ہینگے طیار چیزان تمام
یہ عاقل نے سُن اُس ستی خوش ہُوا
تب عامل نے عاقل سے کہنے لگا
اونے بولا مین عرض کرتا ہون جا
کیا جاکے اُن عرض ای شہریار
وہ کہتا قدم دیکھکر جاؤن گا
مین اب اس سے تو مِل سکونگا ہنوز
تب عاقل نے عامل سے جاکر کہا
کوئی وقت شہ پھر ملونگا کہا
وہ عاقل سے اس طرح کہنے لگی
تب عاقل نے مجکو خبر نین کیا
نظر بند کے پاس عاقل گیا...
مین احوال جس طرح سے ہون کہا
تب عامل نے آیا ہے خود پیشوا
وہ عاقل کو خوش دیکھکر خوش ہُوا
پھر اب دیکھ خوش اوسکتین خوش ہوا
کہ جو کچھ کہ ارشاد مجکو ہوا
بھی تفصیل اوسکی کہا نیک نام
بہت آفرین اسکے تئین کو کہا
حکم ہو تو شہ سے ملونگا کہا
یہ کہکر نظر بند پاس وہ گیا
کہ بصرے کا عامل ہے اُمّیدوار
نظر بند تب اس طرح سے کہا
چلا دیو کوئی حیلے سے اوسکتین
کہ اِس وقت نین وقت ہے شاہ کا
کہ تم اب ہی بھر یکیو جانا بھلا

جو کل صبح ہم آتے ہین اوس جگا
وہ عامل کے تئین کو روانہ کیا
پری بولی اب گھر کو جاتی ہو نہین
تب عاقل کہا کچھ یہ درکار نہین
اور اُس پاس سے اوٹھ وہان آنکر
کہ کل کی تو منزل ہے بصرہ کہا
ای شہ کل محل مین نہین آونگا
نظربند تب عاقل سے کہنے لگا
ترے سارے یہ دیو ہین آشنا
نچھوڑونگا مین تیرے تئین تو یقین
تب عاقل نے لاچار راضی ہوا
کہ حضرت کو دیونگا کیا ہے ہراس
ترے تئین سبھی دیو ہین جانتے
مین اس واسطے تجھکو ہمراہ رکھا
تب یہ بات کو سن کے عاقل ہنسا
غرض شب گذر دوسرا دن ہوا
اوسی طرح سے دونون محلان اوڑکے
شہ آ کھانیکو کھاتے ہین اوس جگا
وہان سے پری پاس عاقل گیا
کہ دے حکم اے شاہ اب کے تئین
ہمارے تو ہمراہ چلیو یقین
نظربند کو آ کہا سر بسر
کہ داخل ہمین ہونگے کل اوس جگا
مجھے کام ہے مین نہین آونگا
مجھے دیو نہین چھوڑ کہان جاونگا
مجھے جانتے کوئی بھی نہین کہا
چلونگا تجھے لیکے ہمراہ مین
وہ پھر ہنسکے یون شہ سے کہنے لگا
نظربند بولا ہے ہو کر اوداس
نہین کسیکے تئین کوئی پہچانتے ؛
کہ آسیب تا اونکا نا ہو .... ذرا
نظربند کو خوب کر کر کہا
اوسی طور سے کوچ لشکر کیا ؛
شہنشاہ بصرے مین داخل ہوے

در بیان داخل شدنِ پادشاہ در ملکِ بصرہ و داخل شدنِ چھولپری در خانہ خود

پری نے تو گھر اپنے اوتری ہے جا
خوشی خورمی سیتی اُتری ہے جا
پھر عاقل نظر بند سے پا رضا
چلا دیکھنے کار و بار اوس جگا
اَوُر عامل نے آ اوسکو مجرا کیا
تب عاقل نے یہ اوسکیتئین کو کہا
کہ کیا کیا ہین چیزاں کہو تم طیار
تب عاقل سے بولا یہ تفصیل وار
کہ خط آپ جو میرے تئین تھا لکھا
وہ طیار اشیا ہین سب ہون رکھا
جمع سب کرایا ہوں لکڑیوں کو مین
اور حاضر رکھایا ہون کسبیونکو مین
سبھی ہینگے اینٹان کٹا کر طیار
مین ایک حکم کا اب ہون اُمّیدوار
تب عاقل نے عامل ستی خوش ہُوا
جو کہنا تھا سب اوسکیتین کہہ دیا
چلا ہے پھر عامل کو ہمراہ لے
بُلا بھیجا کاماٹیان کو بھی وے
تب عاقل نشانیان بتا کر کہا
تم اس طرح کے یہان گھران دیو بنا
وہ کھپریل کے گھر بناؤ کہا
یہ داروغہ اوسپر مقرّر کیا

در بیانِ نوشتنِ عاقل وزیر خطوط از طرف نظر بند شاہ بہر جا بسمتِ ملک برائے ضروریاتِ شادی

بلا منشیون کو لکھایا ہے خط
وہ عمّالون کو اس طرح خوش نمط
کہ ہے کام شادیکا شہ کو .... پڑا ...
ہے یہ یہ ضرور ہمکو اشیا لکھا

سبھی سو کہے میون کتئین ہین لکہا   ضرورت کے پہر سارے کا مان لکھا
جلانیکے روغن کا لکہا ہے نام   یہ عاقل لکہا عاملون کو تمام
بھی جو کچھ ضرورت کے چیزان ہین سب   اونے عاملون کو لکہایا ہے تب
کہ بھیجواؤ ہر طرح کے کسبیان   لکہایا ہے خطون کے سب درمیان
یہ پہر اپنے لوگان سے کہنے لگا   جواب پادشاہ آتے ہین اوس جگا
کہ سات آئیگا اُن کے لشکر تمام   بہت ہوویگی اوس جگا اژدہام
نہ بس آویگا پانی یہ اوس جگا   بہت سے کھودادیو گُنٹھے کہا
سے آدمیان پہر کیا ہے تعین   ہراک جائے گُنٹھے کھودانے کتئین
ہراک مُلک سیتی منگایا برنج   خزانہ جمع یہ کیا گنج گنج
یہ باروت سازون کتئین کو بُلا   بھی فرمائیش یہ بہت سی کیا
بہت خوب باروت کو تم بنا   کئی قسم کی تم لے آؤ کہا
وہ بعد از سنارون کتئین کو بُلا   منگا کر اونہون کو بھی پیسے دیا
کہ مشکیان طلا نقرہ کے تم بنا   بہت جلدی سے تم لے آؤ کہا
کئی مشکیان پہر رنگانے دیا   بہت خوب رنگ کر لے آؤ کہا
چمن کاغذی پہر بنانے دیا   بہت بہتر اوسکو بناؤ کہا
جواہر کا بھی پہر بناؤ چمن ٭   دیا ہیگا منگوا کے پہر نورتن
کہ ایک شخص اوسکا مصاحب جو تھا   وہ اس طور سے عرض اوسکو کیا

ای حضرت یہ کس کی ہے شادی کی دھوم
بڑی کرّ و فر سے ہوا ہے ہجوم
تب عاقل نے ہنسکر کہا اوسکے سات
سمن شاہزادہ جو ہے نیک ذات
نظر بند نے اوسکی شادی کے تئین
ہے تشریف فرمائے بصر کے تئین
کہ اوسکی ہے شادی کی یہ دھوم دھام
یہ سب کارخانہ یہ سب اژدھام
غرض اُن نے یہ بات سُن چپ رہا
لے شہ پاس عاقل نے خطّان چلا
نظر بند یہ پوچھنے کو ...... لگا
کہ اتنے بہت خطّین کیا ہے کہا
تب عاقل نے تفصیل اسکی کیا
سمن کے یہ شادی کے خطّان کہا
جو اس ملک مین چیز ملتی نہین
سبھی ملک سیتی منگایا ہو نمین
یہ سُن کر نظر بند نے چپ رہا
تب عاقل نے خطون پہ مُہرین کیا
پھر عاقل نے اوٹھہ وہان سے باہر گیا
سبھی جاے پہ خط روانہ کیا

دربیان رفتن عاقل نزد چھولپری درمحل خانہ او

غرض بندوبست جبکہ یہ کر چکا ؛
پری پاس تب دوپہر کو گیا
جو یہ من کے تئین کو رکھا تھا چھپا
تب یہ اپنے ہمراہ اوسے لے گیا
وہ دروازون کے تئین بتاتا چلا
پری کے محل مین یہ داخل ہُوا
پری آئی ہے پیشوا اُوس کے جب
پکڑ لے گئی ہات اوسکو وہ تب
وہ ہنستی ہوئی اوس سے باتین کئی
محل مین غرض لے کے داخل ہوئی
تب عاقل کہا اوس سے ای نیک نام
نہین شادی کا کچھ بھی دستا ہے کام

پری نے تب اس طرح کہنے لگی
ہین خویشون کو اپنے سبھی خط لکھی
کہ ایک خاکی کا بیاہ ہے اِس جگا
ہین نرگس پری کا لکھا نام ہین ✣
چھپے گے تیرے لیے میرے اقربا
مِلُون گی ہین دیوڑہی ہین آ تیرے لیے
تب عاقل کہا مجھہ کو ہے تجھسے کام
ملینگی تو دروازہ ہین آکے جب
یہ باتون کو کر دونو ہنسنے لگے ✣

پری سے کہا اب تو جاتا ہو نہین
پری نے دئی ہے رضا اوس کے تئین
لگا دیکھنے جاکے باہر کے کام
بھی ایک دن پری پاس جاکے کہا
یہ آخر کو کس طور سے ہوئے گا
ہراسان تو مت ہو پری نے کہی
پری نے پھر عاقل سے کہنے لگی
کہا مین سمجھے تو شادی کا... کام

کہ ہین کام لوگون کو فرما دئی ✣
کہ مین باپ اَوْر مان کو بھی خط لکھی
تُمہین آو اسباب لے شادیکا
کہ پوشیدہ لکھا ہے خط اوسکے تئین
میرے لوگ جب آوینگے اِس جگا
مین اندر بلا نین سکون گی تجھے
میرے تئین تیرے بن نہین کسی سے کام
میرا مُدّعا حاصل ہے مجھہ کو سب
تب عاقل نے پھر بعد کے وقت کے

کہ باہر بہت کام ہے میرے تئین
تب عاقل نے باہر گیا ہے وہین
اوسی طرح سیتی وہ ہر صبح و شام
بہت ہے نظر بند میرے سے خفا
ہے اس واسطے گھبرا دل میرا
بہت اوسکو تسکین باتان کئی
کہ اب تم تو کیا کام مین ہین کہی
ہون طیاری مین اوسکے ہر صبح و شام

پری نے یہ سُن بات ہنسنے لگی
مگر تیری طیّاری کرنا ہے تو +
کہ تیرا سرانجام شادی کا مین
تب عاقل نے کہنے لگا مُسکرا
کہ اُس دن کے تئین جب خدا لائے گا
کہ تلخ ہووینگی اوسکی سب زندگی
خُدا جب کہ وہ دن کے تئین لائیگا
میرے اقربا جب کہ سب آئینگے
سہل ہیگا یہ کام کرنا مجھے ... +
تب عاقل پری سے یہ کہنے لگا
کہین غم سے ضایع نہو پادشاہ
پری بولی یہ تو نہین ہووے گا
رہے جو تو بیفکر اس بات سے
غرض اس طرح سے وہ باتان کئی
پھر عاقل رضا لے پری سے گیا
کہ طیار ہینگے گھران اب تمام
یہ عاقل نے سنکر بہت خوش ہُوا
یہ سب اوس کے طیّاری مین ہے کہی
کہ خاطر جمع رہ تو اسبات سو
کرونگی بہت خوبی کے سات مین
مین اس واسطے سخت ہون گھبرا
نظر بند کا تب حال کیا ہوئے گا
پری نے تب عاقل سے ہنسکر کہی
تیرا کام ایک پل مین برآئے گا
کہ تیرے بھی مان باپ تب آئینگے
تو خاطر جمع رہ سبھی بات سے
کہ شادی تو آسان ہینگی کہا
مجھے ڈر اگر ہے تو اسبات کا
تو اندیشہ مت کر کسی بات کا
مین ایک آن مین خوش کرونگی اوسے
اور آپسمین ہنسکر مذاقان کئی
یہ عامل نے عاقل سے کہنے ...لگا..
ہے طیار اسباب سب لا کلام
منگا کر وہ انعام سب کو... دیا..

اور اتنے مین ہرکارہ آکر کہا
سمن کے تو مان باپ پونچے ہین آ

تب عاقل نے سب عاملون کو لکھا
کہ آتا ہے کوئی اس طرف پادشاہ

سلوک ان سے کر کر تمہین سب تمام
روانہ کرو ان کو با احترام

مدارا سبھی چیز سے کر تمہین +
بنو پیشوا اوس کے از سر تمہین

وہ خطُون کو لے شاہ کے پاس جا
یہ رہداری کے خط ہین شہ کو کہا

سمن کے تو مانباب کے واسطے
مین سب عاملون کو لکھا اس لئے

سمن کے پدر کو پھر یک خط لکھا
کہ تم بصرے مین آؤ ای پادشاہ

غرض شہ کی لے مُہر خطون پہ کر
روانہ کیا جابجا جلد تر

سمن آیا ہنستا ہوا شہ کے پاس
لگا عُذر کرنے کے تئین بیقیاس

کہا یہ تمہارے طرف سے ہُوا
کہ مانباپ آئے میرے اس جگا

سمن بولا عاقل سے پھر یہ کلام
یہ تم دو کے احسان کا ہون غلام

سمن اس طرح شہ سے باتان کیا
وہ عاقل کا بھی شکر و احسان کیا

گئے وقت کے بعد وہ گھر گیا
کہا بعد گئے دن کے ہرکارہ آ

سمن کے تو مان باپ نزدیک آ
دو منزل پہ اترے ہین اب آسیگا

تب عاقل سمن کو کرایا خبر +
سمن خوش ہوا جب پایا خبر

سمن آکے عاقل کو کہنے لگا
مین جاتا ہون مانباپ کے پیشوا

کہ یہ خوب ہے تم چلو میرے سات
تب عاقل سمن سے کہا ہے یہ بات

سواری دلاتا ہون تھوڑے سپاہ
اگر فرصت ہووے تو مین آؤن گا
اور ایک گھر سمن کو وہ بتلا دیا
غرض اوس نے تھوڑے سواران بلا
سواری کے تئین ایک ہاتی منگا
سمن نے یہ سب دیکھکر خوش ہوا
سمن وہان سے پھر اپنے گھر کو گیا
تمہین پیشوا جاؤ آتا ہے شاہ
مین ناچار ہون نین توکر کے کہا
تمہین یہان اوتارو سمن کو کہا
سمن کے تعینات عاقل کیا
سوار ہوکے تم جاؤ اِس پر کہا
بہت شکر عاقل کا اُن نے کیا
صبح دو گھڑی رات سے وہ اوٹھا

دربیان سوار شدن سمن برائے استقبال پدر و مادر خود و ملاقات کردن پادشاہ و ہمہ را با خود آوردن اوشان را

وہ ہاتھی پہ جا جلد ہو کر سوار
اودہر سے بھی اوسکا پدر ہو سوار
سمن نے جو دیکھا کہ آتا ہے باپ
پیادہ وہ ہو کر گیا ..... پیشوا
تب ہاتی کو اپنے بٹھایا ہے وہ
بلا جلد چھاتی لگا کھینچ ..... کرہ
تب اُن مان سے اپنے بلوگا کہا
تمہین جاکے گھر اپنے مان سے ملو
چلا باپ کے پیشوا ایکبار
جو آتا تھا ہاتھی پہ چڑھ نامدار
جب ہاتھی سے جلدی سے اترا ہے آپ
دیکھا باپ بیٹا وہ آتا ہوا
وہ بیٹے کو اپنے بلایا ہے وہ
مسرت سے روئے پدر اور پسر
پدر اوسکا تب اُس سے کہنے لگا
بہت جلدی سے اپنے گھر کو چلو

سمن نے چلا ہونے کتئیں سوار
وہ جاتے ہوئے یہ کہا ہے پکار

کہ اماں سے آداب میرا کہو
کہ گھر چل کے یکدم ملونگا کہو

اور ہاتھی پہ اپنے ہوا جا سوار
چلے باپ بیٹے جو ل اکیبار

غرض گھر مین جا کر وہ داخل ہوئے
وہ اُس گھر کے تئین خوش ہوئے دیکھکے

کہ آرام تھا وہان سبھی بات کا
سب آب طعام اور دن رات کا

سمن نے ملا ماں ستی گھر کو جا
بھی بیٹے کو ماں نے گلے لی لگا

وہ رونا خوشی سے تو رونے لگی
وہ بیٹے کو رو کر دعائین دُئی

لگے باپ ماں پوچھنے اوس کا حال
کہ کیا تجھپہ گذرا سو کر قیل و قال

اونے جو کہ گذرا سو وہ تب کہا
شروع حال عاقل کا اوسب کہا

کہا اُن کے باعث تمام یہ ملے
کہ یہ دوستان اب جو باہم ملے

سمن انکی تعریف کرنے لگا
بہت انکی توصیف کرنے لگا

غرض وقت جب سہ پہر کا ہُوا
پہن کپڑے وہان سے سمن نے اوٹھا

نظر بند کے پاس وہان سے گیا
گلے شاہ کے دوڑ کر وہ ... لگا...

وہین شاہ کے پھر گرا پاؤن پر
تمہارے طرف سے یہ آئے مگر

تمہارا تصدق یہ سب ہے کہا
یہ سب تو واِلّا محالات تھا

پھر اتنے مین عاقل وہان آگیا
گلے دوڑ اُس کے سمن تب لگا

سمن اُس سے بھی عُذر خواہی کیا
اوسی طرح باتان کیا اور بنا

سمن شاہ سے پھر لیا ہے رضا
اور عاقل نے پھر شہ طرف سے تمام
وہ پھر تین دن تک ضیافت کیا
وہ پھر تین دن ہو گئے بعد ازین
کیا ہے وہ معمول اس طور سے
میرے باپ شہ سے ملا چاہتے ہین
تب عاقل سمن سے یہ کہنے لگا
نظر بند جو مجھ سے فرمائیگا ÷
سمن وہان ستی اپنے پھر گھر گیا
یہ کہنے لگا ہے کہ اے پادشاہ
کہ اپنا پدر ہیگا بے اختیار
یہ سُن کر نظر بند نے چُپ رہا
مناسب ہے ملنا اب اوسکو بُلا ÷
تب عاقل نظر بند سے کہنے لگا
نظر بند نے یہ بھی سن چپ رہا
سمن کے تئین وہ بُلا کر کہا
تمہین کل پدر کو لے آؤ ... بُلا

غرض وہان سے مان باپ پاس وہ گیا
ضیافت وہ بھجوایا با احترام ÷
بمعہ فوج اوسکے او کھانا کھلا ÷
دو وقتہ مقرر وہ کھانے کے تئین
پھر عاقل کو ایک دن سمن آ کہے
تم اس بات مین بولو کیا کہتے ہین
نظر بند سے پوچھتا ہو نہین جا
یہ عاصی تمہارا یہی کہلاوے گا
نظر بند کے پاس عاقل نے آ ... ÷
سمن عرض اس طرح سیتی کیا
قدم دیکھنے ہیگا اُمیدوار ÷
تب عاقل نے اس طرح کہنے لگا
نظر بند مختار ہو تم کہا
لے آتا ہون کل صبح کو مین بُلا
اور عاقل نے اوٹھ وہان سے باہر گیا
ملو لگا کہا صبح کو پادشاہ
یہ سنکر سمن نے بہت خوش ہُوا

سمن اوٹھ کے پھر وہاں سے گھر کو گیا
کہا باپ سے اپنے یہ حال جا…
وہ شب جا کے جب دوسرا دن ہوا
تب عاقل نے یک شخص بھیجوا دیا
کہا جا سمن سے کہو باپ سے
ہے طیار ملنے کو شہ آپ سے
کہ جلد ہی ستی آپ اب آئیو
مت ہرگاہ تم دیر لگوائیو…
سمن سے کہا آکے وہ چوبدار
سمن بولا آتے ہیں ہو کر تیار

در بیان ملاقات کردن پدر سمن و نظر بند شاہ

غرض باپ بیٹے تو تیار ہو
بھی گھوڑے پہ چڑھ کے چلے جلد او
تب عاقل نظر بند کو بولا ہے جا
سمن کا پدر آکے حاضر ہوا
نظر بند اوسکو بلا لیو کہا
تب عاقل نے خود اوٹھ کے باہر گیا
اور اتنے ہیں دونو پسر اور پدر
ملی ہینگے عاقل سیتی آن کر
تب عاقل کہا شہ کو کر کر سلام
بلایا ہے تمکو شہِ خاص و عام
غرض تینو ملکر جو اندر گئے
سمن اور پدر دونون مجرا کئے
دیا پھر جو بعد از سمن کا پدر
کئے اشرفی شاہ کے تئیں نذر
نذر لیکے پھر شاہ نے خوش ہوا
طلا کا منگا پاندان ایک دیا
وہ پھر بیٹھ کے باتاں کرنے لگے
گئے وقت کے بعد اوٹھ گھر گئے
بھی پھر وقت جب دوپہر کا ہوا
اوٹھ عاقل نے گھر کو پری کے گیا

در بیانِ رفتنِ عاقل در خانۂ پری و حائل شدنِ او میانِ [illegible]

دیکھا کوی بیٹھا ہے دیوڑی مین آ پری تم کو اندر نہ آؤ کہا کہ تم بیٹھو اس کرسی پر آن کر وہ عورت یہ بولی سو دوڑی گئی یہ سنکر پری آئی ہے اوس جگا دیکھا وین پری کو کری ہے سنکار پری نے یہ عاقل کے تئین کو کہا پری نے پھر عاقل سے کہنے لگی مگر اوسکی تجویز تو ایک بھی مگر تیرے سیتی وہ کہتی ہون مین میرے مان سے نرگس پری کی مین بات کہے آکے تیرا اگر پادشاہ +

تب اُن بولا وہ آسکیگا نہین کہ تیرے طرف سے تو پیغام دے تب اُن بولا جس مین ہو تیری رضا تو کس طرح سیتی کہینگی مجھے تب اُن بولی اسطور پیغام دے وہ عاقل کو اِس طرح کہنے لگا +

کہ آئے ہین سب لوگ اوسکے کہا ہین کرتی ہون جا کر پری کو خبر ہے جا کر پری کو خبر تب گئی تب عاقل نے دیکھ اوسکو ہنسنے لگا وہ ہنستی ہوی آئی بے اختیار کہ میرے سبھی آئے ہین اقربا بہت ایک دشوار بات ہے کہی میرے حق مین تجویز وہ نیک تھی تیرے تئین پسند آتی ہے یا نہین نہین کہہ سکی ڈر کے ای نیک ذات تو مانینگے شاید میرے باپ و ما +

پری بولی یہ نین تو سُن اوسکے تئین وہ مانینگے خاطر سے بیشک تیرے میری بھی خوشی اوسمین ہیگی کہا مین اوس طور پیغام دونگا مین جو کہتی ہون سو تو سُن میرے لیے

بہت خوب اُن نے کہا ہے یہ سُن — کہا شہ سے پوچھ آتا ہون یہ سخن
پری نے تب اوسکو دی ہے رضا — اونے وہان سے اوٹھ کر مکان پر گیا
نظر بند کے پاس وہان سے گیا — پری جو کہ بولی سو سارا کہا
نظر بند اس طرح کہنے لگا — کہ آنا میرا تو نہین ہووے گا
میرے طرف سے تم بھیجو پیام — وکیل ہو کے جا تم کہو والسلام
پھر عاقل نے اپنے مکان کو گیا — پری کو وہان جا کے ایک خط لکھا
کسلمند ہے شاہ کی کچھ مزاج — نہین آپ آتے نظر بند آج
کہ کہنا ہے کچھ تیرے مانباپ سے — مجھے بھیجا شاہ نے اس لئے
ہین آتا ہون اوسکا وکیل ہو لکھا — یہ خط لکھ پری پاس بھیجوا دیا ؛
پری نے وہ خط دیکھ سارا پڑھی — وہ مانباپ سے جا کے مضمون کہی
جو عاقل ہے شاہزادہ سوگریال کا — اوسے بھیجتا ہے نظر بند لکھا
اوسے آپ سے ہے کچھ کہنا ضرور — وہ آج آویگا آپ کے در حضور
کسلمند شاید ہے شہ کا مزاج — بدل اپنے وہ بھیجتا اوسکو آج
وہ آپسمین ہینگے بہت آشنا — دو قالب ہین اور جان ہے یک گویا
یہ سنکر پری کے سکھے باپ ما ؛ — بہت خوب عاقل کو لیو بُلا ؛

در بیان رفتن عاقل از طرف نظر بند شاہ برای نسبت سمن شاہزادہ

غرض وقت جب دوپہر کا ہوا — وہین ہو کے طیار عاقل گیا

پری کو کر آیا ہے جا کر خبر
کہی آج آنیکی تیری خبر
یہین جا اُن کو کرتی ہون اب پھر خبر
یہ بولی سو اوٹھ کر گئی ہے پری
انہون سنکے اوسکو بلاؤ کہے
تب عاقل نے اللہ کو یاد کر
جو عاقل نے دیکھا تو وہان جا کے گیا
پریان چھپ کے بیٹھیان ہین اندر تمام
اوسے دیکھکر سارے وہ غش کئے
پری کا پدر اوسکو تعظیم دے
پھر اُن سب پرون کو سلامان کیا
پری پھول کے جو ہین خالہ و مان
ہین آواب لایا ہون سُن لو تمام
کہا بھی نظر بند کا ماندا مزاج
یہ سنکر سبہون نے بلائین لئے
پھر عاقل نے اِس طرح کہنے ... لگا
نظر بند تم پاس بھیجا مجھے
پری جلد ہو آئی ہے دوڑ .... کر
میرے باپ مان کو کئی مین مگر
بُلا بھیجتی ہون تجھے جلد تر
خبر اپنے مان باپ کو جا کری
بولائے ہین عاقل کو آ کر پرے
محل مین گیا ہے وہ صلوات پڑ
کہ موتیان کے چق ہین چھوٹے جابجا
پرے ملکے بیٹھے ہین باہر تمام
سبھی دلہین اپنے وعشعش کئے
پکڑ ہاتھ اوسکا لگا ہے گلے
چقون کے طرف مُنھ کیا اور کہا
بھی نانی او دادی سبھی قربان
نظر بند سب کو کہا ہے سلام
نہین تو وہ خود آتا تم پاس آج
بہت دل سے اوسکو دعائین دئیے
وکیل ہو مین آیا شہنشاہ ... کا ...
کہ یک آرزو تم سے ہیگی اوسے

وکیل اپنا کر بھیجا وہ میرے تئین
بشرطے قبول ہووے بولون گا مین
وہ اس طرح سے سن کے کہنے لگے
قبول ہے تو جو بات بولے ہمے۔
تب وہ بولا اس طرح نین بولون گا
مجھے ایک لکھہ دیو اوّل لکھا
کہ تم عورتان اور مردان تمام
نشانی سبھی کر دیو خاص و عام
پری پھول سنکر تعجب کئی
وہ کیا بات ایسی ہووینگی کہی
غرض اُن یہ کہکے وہان سے اوٹھا
پری کے پدر کا لیا ہات جا
کہا لکھہ دیو ایک خط تم مجھے
نشانیان کرا لاؤ تم سارون کے
غرض لکھنے پر سارے رضی ہوے
منگا کر قلمدان کاغذ لکھے
سلیمان نبیؑ کو وہ لے درمیان
لکھے ہینگے کاغذ بھر و نشان
خیال انکو نرگس پری کا نتھا
وہ سمجھے کہ کچھ خیر ہے مانگتا
نشانیان کے تئین کر دئے وہ تمام
نشانیان جو سب کر چکے خاص و عام
پری کے پدر اور مادر کے تئین
کہا آؤ نزدیک کہتا ہون مین
پری کے پدر کا وہ پکڑا ہے دست
پھر وہ چمن ڈال ہاتھہ کو نیک بخت
پری کے وہ مان کا پکڑ لے کے ہات
لگا اُن سے کہنے کو اسطرح بات
کہا تم میرے مان ہو یہ میرے باپ
سنے جی جو مین بولتا ہون سو آپ
وہ نرگس پری کا کیا ہے سخن
وہ سُن سُند ہوگئے سبھی مرد و زن
سنئے وقت کے بعد پھر یہ کہا
کہ اب فائدہ ناخوشی کا ہے کیا

تمہار یسے کاغذ لیا ہین لکھا
نہین تو مجھے کہاؤ یا دیو جلا
سمن کا پھر اُن سارا قصہ کہا
بڑی اوسکو اُمید ہیگا...... دیا
غرض ابتو جو کچہ ہُوا..سو.... ہُوا
وہ لاچاری سے ساری راضی ہوئے
تب عاقل نے مصری کو جلدی منگا
تب عاقل کے تئین سارے کہنے لگے
کوئی چیز منگتا ہے ہم سمجھے تھے
تب عاقل نے پھر ان سے کہنے لگا
تب عاقل کے تئین سارے کہنے لگر
پھر عاقل نے اُن سیتی رخصت ہُوا
پری سے تب عاقل نے کہنے لگا
پری سُکن عاقل سے کہنے لگی
بلائے ہمارے تئین کیا سبب
تیرا نام لے تال دی اُن کے تئین
شروع تم کرو جبکہ دل چاہئے

سلیمان نبیؑ درمیان ہین کہا
نہین کام کردیو برائے خدا
پھر اُن بولا اوسکو رکہا پادشاہ
زبان اوس سے ہارا ہین ازابتدا
خوشی سے کرو میرا تم مدعا
وہ ناخوش ہوکر بارے راضی ہوے
وہ مانباب کے تئین کہلایا لے آ
کہ یہ بات ہمتو نہین سمجھے تھے
خیال اوسکا ہرگز نہین رکھتے تھے
کرو شادیکی تم طیاری کہا
کہ ہم سارے طیار ہین سب کہے..
پری دیوڑی ہین ملی اُس سے آ...
میرے تئین بچایا خدانے کہا
یہ جب آئے پوچھے ہین مجھہ سے کبھی
.کبھی ہو نہین لیکر تیرا نام تب
وگرنہین تو تھی سخت مشکل ہین ہین
خبر ہمکو اوس روز کروائیے ۞

پری بولی شادی شروع اب کرو
پھر عاقل نے رخصت پری سے ہوا
سبھی جو کہ گذرا کہا ماجرا
کہا شاہ سمن سے کہیے یا کہ ہین
نظر بند سمن کو بلاؤ کہا
مخاطب سمن سے ہو شہ نے کہا
تب عاقل سے شہ نے کہو سب کہا
تب عاقل سمن سے یہ کہنے لگا
اِیتنے دن سے تھی قید مین وہ پڑے
اب آسان ہوئی اوسکی مشکل برے
وہ عاقل کے اول گلے کو لگا
کہا تم جو دونون کے صدقے ستی
نہین تو پریان کان تھے اور کان تہا ہین
ذرا مجھکو اُمّید ہرگز نہ تھی
سمن نے پھر عاقل سے کہنے لگا
کہا طوق و زنجیر مین تھی پڑی
یہ سُن بات عاقل نے ہنسنے لگا
تب عاقل نے بولا کہ مختار ہو
نظر بند کے پاس وہان سے گیا
نظر بند سنکر ہُوا - گہا برا
تب عاقل کہا نین ملا اوس سے ہین
سمن آکے جلدی سے حاضر ہوا
کہ اب اسکے تئین کو بچایا خدا
جو کچھ تم پہ روداد سارا ہُوا
کہ معشوق صاحب کی ہوی اب روا
مقید ہو کر طوق و زنجیر سے
یہ سنکر سمن نے لگا ہے گلے
قدم پر نظر بند کے بعد از پڑا
میرا کام اب تو بنا ہے سبھی
نہ بر آتی اُمّید یہ میرے تئین
تمہارے سبب سے ہُوا یہ سبھی
کیا نرگس پری قید مین تھی کہا
خبر یہ میرے تئین نہین تھی ذری
پھر اکر سمن کو جواب یہ ...... دیا

کہ ہم عاشق ایسا نہ دیکھے کہین
خبر جسکو معشوق کی کچہ نہین
کہ نا قید کی اوسکے تم کو خبر
رہائی کی او سکے نہ تم کو خبر
کرے جا کے محنت کوئی دوسرا
کہ معشوق خود کو ملے مفت آ
نہ یہ عشق ہم دیکھے کہین درجہان
یہ نادر تماشا ہین دیکھے یہان
نظر بند بھی یہ سن کے ہنسنے لگا
پھر عاقل نے ہنسنے کے باتان کیا
کئے وقت بعد از سمن گھر گیا
نظر بند عاقل سے کہنے لگا
ہے کیا دیر ساماں ہے سب تیار
کرا دیو شادی شروع ایکبار
تب عاقل نے یہ شہ سے کہنے لگا
نہین دیر ہے واقعی کچہ کہا
کہ جس دن کہینگی میرے پری
شروع ہوگی شادی اوسی دن ستی
کہ دوے طرف بھی نہین کچہ تیار
پری کی تھی میرے تئین انتظار
کئے روز اس طرح سے جب گئے
تب عاقل سے عرض آ کے عامل کئے
سرانجام شادی کا ہے سب تیار
کوئی چیز کی اب نہین انتظار
یہ عاقل نے سنکر بہت خوش ہوا
وہ انعام سارون کو دلوا دیا
پری سے تی عاقل نے بولا ہے جا
شروع شادی کرتے ہو تم کب کہا
پری نے ہمین دیر کچہ نین کہی
تمہارے سیتی دیر تھی سب یہی
ہے شادیکی بات وہ تقرر کیا
اوسی روز منجہ مقرر کیا

در بیان منجہ نرگس پری و سمن شاہزادہ شروع شادی

پری جاکے نرگس پری کے تئین
پھر عاقل نظر بند سے جا کہا
تب عاقل سمن کو کہا ہے بُلا
سمن اپنے مان باپ سے جا کہا
لگے خلعتان بٹنے سار وکے تئین
بھی ہر روز ہونے لگا ناچ و رنگ
نظر بند شادی مین آیا نہین
سوا اوسکے آتے تہے سب پادشاہ
پری بھی بہت دہوم سے آئی ہے
شہر گشت کی جب کہ آئی ہے رات
نظر بند جب تک نہین آئے گا
بہلا شادی مین آیا نین پادشاہ
وہ آئے سوا جلوہ ہونیکا نین
تب عاقل پری سیتی کہنے لگا
نظر بند کو جاکے سمجہاؤن گا
پھر عاقل پری سیتی رخصت لیا
پری جو کہی تھی سو شاہ سے کہا
بٹھائی ہے منجہ بہلا اوسکے تئین
نظر بند یہہ سنکے چپ ہو رہا
کہ دولہن کو منجہ بٹھائے ہین جا
بٹھائے سمن کو پھر منجہ لیجا
کہ تورے بھی بٹنے لگے ہین وہین
لگا جشن ہونے وہان رنگ برنگ
مین بیمار ہون بول وہ سب کے تئین
بہت دہوم سے بیاہ ہونے لگا
جو کچھ رسم مہندی تہا سو لائی ہے
پری پھول بولی ہے عاقل کے سات
یہ جلوہ نہ ہرگز کیا جائے گا
کیا جلوہ کے دن بھی نہین آئیگا
تیرے کان کے تئین تو کہولی ہو نیز
سوا اُسکے آئے نہوگا کہا
پری نے پہر عاقل سے کہنے لگا
نظر بند کے پاس وہان سے گیا
کہا فائدہ نین ہے اب پادشاہ

یہ سب کام تیرے طرف سے ہُوا
کہ یہ کام تو چل کے دے انصرام
یہ بدنامی ہے گھر مین تو بیٹھنا
غرض شاہ نے نیم راضی ہوا
تمہین کیون تو بھی چلکے اب شہ کے تئین
یہ سُن کے سمن نے ہوا گھبرا
وہ لوگان ستی اپنے تئین کو چھپا
گیا ہے خبر وہ جو پھر شہ کے تئین
گیا سو پڑا شاہ کے پاؤن پہ جا
کہا میری مشکل کو آسان کرو
یہ شادی تمہارے طرف سے ہوی
سرافراز تم چل کے کرنا مجھے
سمن شہ سے سن کر بہت خوش ہُوا
تب عاقل کے تئین یون بھیجا ہے وین
اور عاقل نے بھی سن کے یہ خوش ہوا
جو بیٹھا تھا تب فکر مین پادشاہ
کہ کس فکر مین آپ ہین آج تو
نہ جانے سے تیرے اٹک جائیگا
ثواب اوسکا اور دنیا مین نام
تو چل سب کو خوش کر کے ہیر پادشاہ
تب عاقل سمن پاس ہان سے گیا
کہ راضی کرو چلنے اوس مہ کے تئین
وہین پالکی اُن نے اپنے منگا
نظر بند کے گھر مین اترا ہے جا
بلاؤ کہا شاہ نے سن کے وینا
کہا میرے خاطر سے ای پادشاہ
تمہین چلکے میرے پہ احسان کرو
نہوتے تم یہ نہوتی ...... کبھی
یہ سن کر غرض شاہ راضی ہوے
وہ پھر گھر کے تئین اپنے وہان سے گیا
کہ راضی ہوے شاہ آنے کے تئین
وہ پھر پادشاہ پاس گھر سے گیا
تب یہ دیکھ عاقل نے شہ سے کہا
کہ مت فکر مین اپنے دلکو رکھو

پھر عاقل کے تئین پادشاہ نے کہے
پھر عاقل کو آنا سمن کا کہے
اوٹھ عاقل نے پھر وہان سے باہر گیا
غرض شب ہوے دن گیا ہے گذر
شہرگشت کے تئین جو دولہ چلا
لگے مشعلان تھے بہت بے حساب
اناران لگے چھوٹنے اور مہتاب
برے دہوم سے اور بڑے ٹہاٹ سے
کہ جب دو گھڑی پچھلی باقی تھی شب
جو کچھ رسم کرنے کے تھے سو کرے
پہر عاقل نے شہ پاس وہانسے گیا
کہا شاہ طاوس میرا ... منگاؤ
تب عاقل نے بولا کہ ہے وہ تیار
بھی پوشاک شہ کا تب عاقل منگا
کہ جب کپڑے پہنے ہین سب پادشاہ
اوتھا دہوپ کو ہاتھ مین شہ لیا
تھی اوس روز لوگان پہ شہ کی خوشی
طیاری کرو چلنے کی یہ میرے
سنجانے سر لیکا تب عاقل سنا
سواری کی شہ کی طیاری کیا
ہوا شمس باطل و تابان قمر
بڑے دہوم سے گھوڑے اوپر چلا
چلا سوئے دلہن ہو دولہ شتاب
لگے بان چھٹنے کے تئین بیحساب
خوشی خرّمی اور ارمان سے
وہ دلہن کے گھر دولہ پونچا ہے تب
مگر ایک جلوے کو باقی رکھے
کہا شاہ کو چلئے ای پادشاہ
بھی موتیان کی جھول اوسکے اوپر ڈلاؤ
منگایا ہے کپڑون کے تئین شہریار
کہا پہنو جلد یسے ای پادشاہ
وہ ہر چارقب ہے پہنایا ... منگا..
وہ بیٹھا ہے طاؤس پر اپنے جا
گویا عید وہ سارون اوپر ہوئی

غرض شاہ جب آ ہوئے ہین سوار
بڑی شان سے شہ چلا ہے سوار
پری کے جو گھر پونچا ہے پادشاہ
تب عاقل نظربند کے تئین کہا
کہ مردانہ ہے گھر کے اندر چلو
تمہاری ہی رہ دیکھتے ہین سب او
محل مین جو گئے عاقل و پادشاہ
دئے اوسکو تعظیم سب پادشاہ
سبھی جن و انس اوسکو تعظیم دے
ملاقات سب اس سے آ کر گئے
بڑے سمجھے ہین اوسکو یہان دیکھکر
چھپو نہین سے اوسکو پریان دیکھکر
پچھانیان سو اوسکو ہویان گھا پریان
بلا پھول پری کو وہ کہنے لگیان
نظربند تو یہ نہین ہے ..... مگر
کہ زن ہیگی اس بھیس مین سربسر
یہ تو ہمکو سمجھا معمے کے تئین
پری ہنس کے بولی ہے اُن سبے وین
ہین اس وقت نہین کہہ سکون گی کہی
ہین اس وقت اپنے پرائے سبھی

در بیان جلوہ سمن شاہزادہ و نرگس پری

غرض وہان سے بیٹھا نظربند آ
سبھی پادشاہ بیٹھے ہین جابجا
بھی طیاری جلوہ کی ہونے لگی
پری پھول دولہن کو لانے گئی
سمن کو پوچھائی پری پھول وین
کیا سب روبرو لاؤن دولہن کتئین
سمن نے یہ پیغام سنکر کہا
ہے نامحرمان کوئی نہین اسجگا
میرے بھائی عاقل نظربند کہا
نہین پردہ کرنا ہے اُن سو روا
پری سن بھجوائی دلہن کے تئین
وہ تب رسم جلوہ کئے ہینگے وین

که جب رسم سارا ہوا ہے ادا
لگے رونے تب لوگ وہان غل مچا
لگے رونے دولہن کے لوگان تمام
بڑے چھوٹے لوگ اور سبھی خاص و عام
دئے منھہ دکھائی سبھی پادشاہ
جواہر بھی پیسے و نقرہ طلا
وہ مقدور اپنے موافق دئے
ہر ایک پادشاہ یہ تواضع کئے
بہت کچھہ ہوا ہیگا وہ درحساب
وہ لکھنے مین آتا نہین درکتاب
وہ پھر سارے مردون کو رخصت کرئے
نظر بند عاقل کو بیٹھو کہے
ہوے روبرو ان کے سارے پریان
اونہو کے تئین دیکھکر خوش ہویان
جو دیکھے نظر بند عاقل کے تئین
زمین پر گریان ہیگیان غش کہاکے وین
پری پھول چھڑکی ہے لاکر گلاب
جو ہشیار اُن کو کئی ہے شتاب
پریان نے غرض اُن کو رخصت کیان
وہ دولہن کے تئین کو بہی رخصت کیان
بہی دولے نے لیکر دولہن کو چلا
وہ گویا ہے بلبل چمن کو چلا
نظر بند اپنے گیا گھر کے تئین
گھرن کو گئے ہین سبھی لوگ وین
غرض وہان سے دولہ بنی اپنی لے
بہت شان سے گھر کو پہنچا پرے
وہان رسم جا کر کئے ہین ادا
سو لائے چھپرکھٹ پہ دلہن کو لا
لے آ دولی کو چھوڑے ہین اوس جگا
سرک گئے ہین پھر لوگ سب جابجا
سمن مستعد ہو کے تب ایکبار
چلا ہیگا وہ بر سر کاروبار
یہ حالت کے تئین دیکھہ نرگس پری
بہت اپنے دلمین ہوئی گہابری

سمن جاکے دولہن سے لٹ پٹ ہوا
بھی دولہ نے دولہن کا شلوار بند
وہ انمندہ موتی کے تئین کو سمن
ہوا لعل وہ لولوئے بے بہا
پریان جابجا سیتی تھی جہانکتیان
بھی دولہ نے وہان سیتی باہر گیا
یہان لوگ دولہن کے پاس آئے ہین
دیکھے سب پھٹا ہیگا اوس کا لباس
یہ حالت کے تئین دیکھکر سب پریان
رسومات سارے لے آئے بجا
یہین اور مانباب کو یہ خبر
سنتے جب کہ سب اقربا یہ خبر
سبھی جابجا پھر وہ بٹوائے ہین
پہنائے ہین دولہ دولہن کو پھول
سمن پھر نہایت خوشی بے حساب
بڑی شان و شوکت سے چوتھی ہوی
نظر بند ہوا سب گئے پادشاہ
وہ دونون مین اوسوقت جھٹ پٹ ہوا
لگا کھول پانے کتئین کو انمند
کیا چھید الماس سے بے سخن
جو کچھ ہونی تھی سو ہوی اوسی جگا
یہ حالت کے تئین دیکھ کر خوش ہویان
وہ جلدی سے حمام کو کر لیا
برا حال دولہن کا وہ پائے ہین
سبھی ٹوٹا زیور پڑا اسپاس
بھی دولہن کے تئین کو اٹھا لیگیان
نہلائے ہین دولہن کے تئین بعد لا
وہ بھجوائے ہین بول کر جلد تر
پنجیری وغیرہ بنا سربسر
نظر بند حاقل کو بھجوائی ہین
وہ دولہن نہایت ہوئی تھی ملول
ہوا اپنے مقصد سے وہ کامیاب
دولہن اپنے مانباپ کے گھر گئی
کہ جب رسم یہ بھی ہوا ہے ادا

کہ جب پائی یہ شادی ہے انصرام
مراد آئی ہے تب سمن کی تمام

خوشی خرمی سے وہ رہنے ... لگا
خوشی سے ہراک دن گذرنے لگا

دربیان رسانیدن خبر ہرکارہ بعاقل از آمدن پدر و مادر.... او

خبر آکے ہرکارے اسمین لئے
وہ عاقل کو اس طرح کہنے لگے

کہ نکلا ہے موگریال کا پادشاہ
اور آیا ہے وہ روم کی لیکے راہ

یہ عاقل نے سن کر بہت خوش ہوا
بہت انکو انعام دے خوش کیا

یہ رہ داری کے بیٹھہ کر خط لکھا
وہ سب روم کے تئین روانہ کیا

کہ آتا ہے موگریال کا پادشاہ
دیو انکو درکار جو ہے لکھا

یہ تاکید عمالون کے تئین کیا
ضیافت ہراک جا کرے جو لکھا

وہ پھر باپ کو ایک عرضی لکھا
دے ہرکارے کے ہاتھہ بھجوا دیا

پھر عاقل خبر کو یہ مخفی .... رکھا
وہ ظاہر کسی کے تئین نین کیا

نظربند کے پاس وہانسے گیا
پدر کی وہ آمد کو بولا ہے جا

وہان سے وہ اپنے مکان پر گیا
پدر کے خبر کی تفحص کیا

بھی خط اوسکو انجل پہ آنے لگے
جواب اوسکا عاقل نے لکھنے لگے

اسی طرح سے جب گئے دن کئے
خبر آکے ہرکارے یک دن کہے

کہ مسعود شاہ یہانسے نزدیک آے
یک ہفتہ کے رہ پرہے او پادشاہ

یہ عاقل نے سن کر بہت خوش ہوا
منگا انکو انعام دلوا دیا

پری پاس جب دوپہر کو گیا
خبر اوس سے ماں باپ کی وہ کہا
پری سن کے یہ خوش ہوی ہے خبر
گیا وہاں سے شہ پاس یہ خوش سیر
خبر شاہ سے بھی کیا ہے وہ جا
نظر بند سُن کر بہت خوش ہُوا
نظر بند عاقل کے تئین کو کہا
کہ جانا تمہین خُوب ہے پیشوا
تب عاقل نے یہ شہ سے کہنے لگا
قدم آپ کے چھوڑ نین جاؤن گا
پھر عاقل نے دربار وہانسے گیا
کسی پر یہ ظاہر خبر نین کیا
پری اور نظر بند کے یہ ہوا
کسی کو خبر یہ سنایا نتھا
سو پھر خط یہ خط آنے کے تئین لکھے
تب عاقل بہت خوش ہُوا دیکھکے
پھر ہرکارہ آکر خبر یہ دیا
کہ سہ روز کی رہ پہ اُترے ہین آ
جب اُترے ہین یک روز کی رہ پہ آ
یہ عاقل نے سُنکر بہت خوش ہُوا
پری سیتی بولا ہے اول وہ جا
قریب آئے ماں باپ میرے کہا
ہین کل پیشوا اُن کے تو جاؤ نگا
پری نے مبارک ہے سنکر کہا
نظر بند کے پاس وہانسے گیا
وہین ماجرا شاہ سے بھی کہا
کہا پچھلی ہین رات سے جاؤ نگا
اُنہین کے ہین ہمراہ ہوآو نگا
ہووی حکم تا اہل کارون کو مین
کہون پیشوا جائین اوس شہ کے تئین
نظر بند عاقل کے تئین تب کہا
کہ پونچاؤ پیغام تم سب کو جا
سمن اور اوس کے پدر کو کہو
تمہین پیشوا جاکے اوس شہ کو لیؤ

میری طرف سے تم یہ سارا پیام
بہیجو سب کے تئیں تم والسلام
پھر عاقل نے دربار وہاں سے گیا
بلا چوبداروں کے تئیں کو کہا
کہ شہ کے طرف سے کہو سب کو جا
جو آتا ہے ہوگریال کا پادشاہ
سب ارکان دولت سبھی اہل کار
یہ سب پیشوا جاؤ ہل ایکبار
بڑی شان و عزت سے اس سے ملو
بڑا ہے شہنشاہ سب کو کہو
پیادوں کو عاقل بلا کر کہا
سمہن اور پدر کو کہو اسکے جا
کہ مسعود شاہ ہوگریال کا
وہ اترا ہے ایک روز کی رہ پہ آ
تمہیں صبح تیار ہو جلد جا
شہنشاہ کے تم بنو پیشوا
سبھوں کو یہ پیغام بہجوا دیا
بلا بہیج بخشی کے تئیں کو کہا
جلوس اور سب فوج کر کر تیار
سب حاضر رکھو پچھلے شب سے سوار
کہ آتا ہے ہوگریال کا پادشاہ
کیا حکم شہ جاؤ سب پیشوا
پدر کے تئیں ایک عرضی لکھا
غلام صبح کو آ قدم دیکھے گا
قدم دیکھنے کا ہوں امیدوار
بہت جان و دل ہے میرا بیقرار
یہ عرضی کے تئیں کو روانہ کیا
خوشی سے یہہ دل میں سمایا تھا
بھی تسلیم و آداب ماں کو لکھا
پدر کو لکھا جیسا مضمون تھا
پہری پاس پہر سے پہر کو گیا
پری دیکھہ عاقل کو خوش ہو کہا
جواہر کے تئیں باندہ تو اب تبھی
تب عاقل کہا لب میرے تئیں سیی

غرض وہان سستی اُس نے رخصت ہوا
وہ شہ پاس جا شب کے تئین سو رہا
کہا سوتے وقت یہ سہیلیان کتئین
اُٹھا دیو مجھے سہ پہر شب سے وین
خوشی سے اوسے نیند آئی بہت
غرض سوتا جگتا پڑا اتھا وہین
ہوا وقت جب سہ پہر رات کا
سہیلیان اٹھایان اوسے جلد جا
تب عاقل نے جگتا بچھونے پہ تھا
بڑی ایک خوشی سے وہ ہشیار ہُوا
سو مُنھہ ہات دھویا وہ پانی منگا
پہن کپڑے جلدی سے فارغ ہُوا
وہ معمولی جامے کو پہنا منگا
وہی پگڑی اپنے وہ سر پر رکھا
وہ باھر جو آ دیکھا کیا ہے تمام
لئے پہنے پوشاک سب خاص و عام
سواریان پہ اپنے سوار ہین تمام
موافق مراتب کے با احترام
کوئی ہاتھی پر کوئی... بر پالکی
کوئی گھوڑے پہ کوئی... بر نالکی
جلوس اور فوج نظر بند اودھر
کھڑے تھے تیار ہو مُتّصل نزد

در بیان رفتن عاقل برائے استقبال پدر و مادر خود بشوکت تمام

یہ عاقل نے سب دیکھکر خوش ہُوا
منگا اپنے گھوڑے کے تئین کو چڑھا
کسیکو بھی ھرگز نہین تھی خبر
کہ عاقل کا مسعود شہ ہے پدر
وہ سمجھے تھے کوئی اور ہے بادشاہ
گمان اوسکا ہرگز کسی کو نتھا
تب عاقل نے یک آدمی کو کہا
سمن اور پدرہ کو بُلا لاؤ جب
کہ تیار ہو سب گئے... پیشوا
بہت جلد صاحب بھی آو کہا

بہت جلدی سے دوڑتا وہ گیا
تب یہ آدمی رہ مین بولے ہین آ
جو عاقل کھڑا اوسکا تھا انتظار
تب اوسوقت مین دو گھڑی رات تھی
صبح جبکہ جنگل مین ہونے لگی
سبھی زرق اور برق کا تھا لباس
غرض وہان ستی جبکہ چلنے لگے
کہ جب دو گھڑی دن چڑھا اوس جگا
نمودار ہوی پھر وہان سیتی فوج
ہراول جو نزدیک جب آچکا
سوسا ہاتی پر تخت ہیکا دھرا
ہوا ہے تب عاقل نے بے اختیار
تب عاقل نے جب سب کے آگے ہوا
وہ عاقل ہے شہزادہ جو گم ہوا
سمجھ اوسکو شہزادہ اپنا یقین
سبھی لوگ دوڑے ہین بے اختیار
کوئی گھوڑے سے پالکی سے کوئی

جو نکلا تھا وہ آنے کو پادشاہ
وہ بولے کہ آتا ہو نہین بول جا
اور وہ بھی نمودار ہوا ایکبار
چلے ہین غرض مل کے وہان سے سبھی
عجب اک سمایا ہوا اُس گھڑی
ایک عاقل کا تھا ان مین سادہ لباس
خوشی سے وہ طے راہ کرنے لگے
بہت دور سے اک ڈولا را دِسا
دِسی فوج گویا وہ دریاے موج
نمودار تب شہ کا ہاتھی ہوا
ہے اوسپر کیا شاہ مسعود جا
چلایا ہے گھوڑے کے تئین ایکبار
شہنشاہ کے لوگان نجہائیتو کیا
خوشی ہوی ہے لوگون پہ پھر جا بجا
گئے عرض مسعود شہ کے تئین
سب اترے سواریون سیتی ایکبار
کوئی ہاتھی سے نالکی سے کوئی

اترنے کی فرصت نتھی ان کے تئین
گرے اپنے کے تئین لئے برزمین
گرے ہین قدم پر سب عاقل کے آ
بڑا ایک رونیکا وہان غل مچا
شہنشاہ بھی بیٹے کا رخ باندکر
وہ آیا ہے بیٹا جدہر تھا ادہر
ہجوم خلائق ہوا اُس ... جگا
سبھی گھیر عاقل کے تئین کو لیا
بڑی دہوم اور ایک بڑی غل مچی
وہ لکھنے ہین ہرگز نہ آوے کبھی

دربیان ملاقات کردن مسعود شاہ بپسر خود

جو بیٹے کے نزدیک آیا ہے شاہ
بہت روکے تب غل مچایا ہے شاہ
وہ ہاتی سے اُترا ہے روتا ہُوا
اور آنسو سے مونھہ اپنا دہوتا ہُوا
چلا جلد شاہ ہوکے بے اختیار
گیا جان کر عاقل تھا وہان اکیبار
گرا بیٹے پر ہوکے وہ بیقرار
ہے اڑلا کے رونے لگا زار زار
گرا باپ کے پاؤن پر وہ پسر
لگا رونے کو پاؤن پر بیٹھ ... دگر
عجب ہوئی ہے اوسوقتمین ایک دہوم
بڑا خلق کا ایک ہوا ہے ہجوم
کہا ہیگا عاقل ستی پادشاہ
بھلا بیٹا چھوڑ ہمکو تم ...... گم ... ہُوا
اگر اب بھی تیری نپاتے خبر
نہین جیتے ایک سال ہم جا کے مر
یہ باتون کے تئین کرکے روتا تھا شاہ
اور آنسو سے مُنھہ اپنا دہوتا تھا شاہ
نظربند کے لوگ یہ دیکھکر
عجب ہو رہین ہینگی وہ سربسر
وہ آپسمین ہین سب لگے پوچھنے
یہ کیا ہے تماشا عجب سا کہے

کہ یہ فوج آتی تھی جو ایک بار
ہو سب جمع یہ فوج اتی جو ... تھی
شہنشاہ اترا ہے ہاتھی سے کیا
سمن اور پدر اُس کے حیران ہو
یکایک یہ کیا دہوم ہیگی مچی
غرض مسئلہ کس سے نہین حل ہُوا
سمن یہ پکارا ہو تب گھبرا کے
کہ شاید یہ معلوم ہو گا اوسے
سبھی ڈہونڈہے لشکر مین عاقل کتئین
یہ اور اُن پہ حیرت زیادہ ہوے
معمہ یہ کس سے بھی نہین حل ہُوا
کہ مسعود شہ کا سنو یہانسے حال
جو پیری تھی اوسوقت مین شاہ پر
وزیران جو اوسوقت نزدیک تھے
وہ بیٹھا ہے اوسوقت مین پادشاہ
ہوا بیٹے کا غم یہ پیری مین جو
پھر اوس وقت مین شاہ عالم نواز
ملی ہو گی کیون خاکمین خاکسار
یہ کیون خاکمین مل گئی ہے سبھی
سو ایک غل عجائب اودہر کیا مچا
لگی پوچھنے وہ پریشان ہو
کہ جاتا رہا کیا اودہر کا کوئی
وہ لشکر کو سارے تعجب ہُوا
یہ عاقل کو پوچھو برائے خُدا
تب عاقل کو ڈہونڈنے کے تئین کو لگے
غرض اوسکا پتا نہ پائے کہین
غرض تہک گئے سارے کہڑے سے سووے
کہڑی ساری تھی فوج اپنی جگا
وہ آپسمین جبدم ملے نونہال
وہ چاہا کہ بیٹھے زمین کے اوپر
بچھونا بچھاتے ہین لا جلدی سے
بھی بیٹے کے تئین کو بٹھایا بُلا
بہت مبتلا ہے غم مین سو او
دوگانہ پڑہا ہے بچھا جانماز ؛

دوگانہ وہ حق کا لے آیا بجا
شہ بیٹھا ہے تب بیٹے کے پاس آ
غرض جب کہ بیٹھے پدر اور پسر
تب عاقل کہا ہے شہ بحر و بر
کہ ہین لوگ اُمیدوار اب تمام
نذر دینے کیتئین کھڑی خاص عام
یہ سُن شہ کہا اونکو لاؤ .... بلا
وہ پھر خیمہ برپا کرادیو کہا
کئے عرض یہ سب وزیرون نے آ
شہنشہ کے خدمتمین ای بادشاہ
محل مین بُلاتے ہین شہزادے کو
وہ رو ضعف کہاتے ہین بیہوش ہو
کہا شاہ کھنچو سراچون کے تئین
لجاکر اوتارو سواریون کیتئین
تب عاقل کا لے نام شہ نے کہا
کہ جلدی اوتارو تمہین مان کو جا
تمہارے لئے ہے بہت بیقرار
تمہین جاکے مل آؤ اب ایکبار
سراچون کو کھنچاؤ اوّل تمام
سواریان اتارو کرا اہتمام
پدر سے یہ عاقل نے سنکر اُٹھا
پھٹا اُوس کا جامہ تھا سب جابجا
تب اون جاکے جلدی سے کر اہتمام
سراچی کھڑا کرکے وہ نیک نام
وہ مان کے سواری کنے نین گیا
سبب کیا کہ رووین گے اوبلبلا
اور آواز بھی اوسنایا نہین
سراچی کھڑا کرنے آیا اودین
غرض جب سراچی کھڑی رہ چکی
سواریان تبھی اندر اترنے لگی
سواریان سبھی سارے مغلانیان
پڑیان باہر آکرکے سب دائیان
سبھی گھیریان عاقل کیتئین آن کر
لگی بلبلانے کے تئین مان اودھر

نتھیان چھوڑتیان سب یہ عاقل کیتئین
لگیان غل مچا کر یہ رونے کیتئین

دربیان ملاقات کردن عاقل از مادر خود و روانہ شدن شاہ

تب عاقل نے اپنے کے تئین کو چھوڑا
وہ مان پاس اپنے گیا .... دوڑتا

یہ سب بھی چلیان دوڑتیان اوس جگا
کہ جان مان ستی بیٹا ملنے گیا

قدم پر گرا مان کے بیٹے نے جا
غرض دو نو غلطان ہوے اوس جگا

لگی رونے کو اس طرح وہ پکار
کہ جس طرح سے روئے ابر بہار

وہان بھی بہت غل ہوا اور دہوم
سبھی عورتان کا ہوا وہان ہجوم

کہ اس طرح سے دہوم اوسجا مچی
وہ آوازہ باہر تک آنے ... لگی

وزیران کو شہ نے بلا کر کہا
محل مین تمہین بول بھیجو ذرا

یہ شادی کا رونا ہے غم کا نہین
کہ تم شکر بھیجو خدا کا یقین

یہ رونا مناسب نہین ہے تمہین
ہے اب شکر اللہ کا لازم ہمین

سبھی لوگ اپنے پرائے تمام
یہ آواز سنتے ہین سب خاص و عام

کرو منع اونکے تئین جلد جا
یہ سنکر وزیران کہے جلد آ

یہ سنکر غرض وہان کا رونا.... دبا
تو مان نے بجا لائے شکر خدا

بلا لاؤ بیٹے کو شہ نے کہا
محل مین اصیلان بلائے ہین جبا

ہوے حکم تو جاؤن عاقل کہا
یہ سنکر لگی کہنے رو رو کے عما

کہ پنج سال کے بعد تو نے بلا
اور اس وقت بھی کہتا ہے جاؤن گا

لگائی گلے اوسکو یہ بول ... کر
خدایا تو مطلب انہون کا دیا
غرض بیٹے کے ہاتھ کی تئین پکڑ
وہ دیوڑی مین آ اوسکو رخصت کئی
دیکھے جامہ اوسکا سبھی پھٹ گیا
کہا ایک خلعت ہماری منگا
وزیران شہنشہ سے جب یہ سُنے
گئے حکم اس طرح سے پادشاہ
دئیو جلدی سے خاصی خلعت لے آ
وہ کپڑون کا سارا پکڑ آسرا
سبھی گرد کو پونچ کر وہ تمام
بھی دستار شہ زادی نے باندھکر
سمن اور نظر بند کے لوگ سب
لگی اُون کے لوگون سے وہ پوچھنے
دئے شاہ کیون سرفرازی اوسے
یہ ہے شاہ مسعود کا نور عین
اوسے عمر مین ایک بیٹا... ہوا
دعا دے وہ ہاتان اوٹھا سر بسر
بحق نبی سُن میری یہ دعا
اوٹھی وہان ستی مان نے اللہ کر
جو باہر وزیران کھڑے تھے سبھی
وزیر ایک جا شاہ کے تئین کہا
پہنا کر لے آؤ اوسے اس جگا
بلا داروغے کیتئین کو کہے
کہ شہزادے کو دئیو خلعت لے آ
یہ داروغہ سُن دوڑ لایا ہے جا
نکالے ہین جامہ وہ شہزادیکا
پہنائے ہین خلعت کو با احترام
چلا شہ کے مجرا کو وہ شیر نر
اوسے دیکھ حیران ہوئے سارے تب
پہنائے ہین کیون شا خلعت اوسے
تب وہ لوگ اون ستی کہنے لگے
کہ شاہ اوسکے غم سے یہ چھوڑا تھا چیز
کہ پنج سال ستی تو وہ غیب تھا

ملایا ہے رب آب پدر سے پسر
تب عاقل نے مجرا کیا شہ کو آ
جو تعظیم دے اوسکو بیٹھے ہین سب
سمن اور لوگان سب حیران ہوے
بہت پھر تو افزود حیرت ہوا
شہنشاہ بیٹے کے تئین کو بلا
کہا کیون جواہر نہین تیری تئین
یہ بولا سو اپنا جواہر اوتار
تب عاقل نے یہ عرض کرنے لگا
مبارک جواہر یہ حضرت کو ہو
تب اُن بولا یہ سارا تیرا ہے مال
جواہر وہ تب اپنا خاصہ تمام
تب عاقل نے جلدی ستی پہر اُٹہا
بہی خوش ہو کر اوسکو بلایا اوسے
کہا تو میرے تئین بہت دکھہ دیا
تو شش ماہ کے آگے ایک خط لکہا
نہین تو یقینی مین جیتا نہین
خوشی ہیگا کرتا شہ بحر و بر
سوا شاہ مسعود سب کوئی اوٹھا
یکایک کہلی چشم سارون کی تب
سبھی اپنے دلمین پریشان ہوے
عجب انکے تئین یہ تماشا دسا
لیا پیار سے پی گلے کو.... لگا
یہ میرا جواہر لے بند اوسکے تئین
دیا ہیگا بیٹے کے تئین ایکبار
مجھے اور دیو جواہر منگا کے
مجھے اور دوسرا پہنگا ...... دیجیو
رکھا تھا تیرے واسطے مین سنبھال
پہنایا ہے بیٹے کو بااحترام
پدر کو وہ آداب لایا بجا
قریب اپنے بلوا بٹھایا اوسے
کبھی خیریت کی خبر نہین لکھا
وہی خط میرا جان اب تک رکہا
ذرا دیکھہ تو میری حالت کیتئین

وہ شہ بیٹے سے ایسے باتاں کیا
سبھی اہل دربار رونے لگے
ای عاقل تو اب اپنے ماں پاس جا
تب عاقل نے یہ شہ سے کہنے لگا
پھر اوسمین نظر بند کے طرف سے
کئے خوان جو اوسکے لائے ہین وہ
سے پھر تورے آئے ہین شہ واسطے
شہنشاہ اسطور سے کہنے لگے
تصدق انہون کو لیجاؤ کہا
پھر عاقل کے تئین کو کہا پادشاہ
تب عاقل نے تسلیم کر کر اوٹھا
تب عاقل نے ہے راہ چلنے لگا
کہا مین پچھانا تھا اول تجھے
یہ اشراف دستانے ای بھائیجان
سمن بعد ازین اوسکے ہنسنے لگا
ذرا تو دکھائی دیا نہین...... کبھی
تب عاقل جواب اوسکا کچھ نہین دیا

بھی رویا ہے یہ بولکر پادشاہ
گئے وقت کے بعد شہ نے کہے
وہان جاکے اوس سات کہانیکو کہا
ای حضرت یہی میرے دلمین بھی تھا
جو صدقے لے آئے ہین شہ واسطے
اور ہاتی اور گھوڑے اوتارہین وہ
یہ پھر عرض مسعود شہ سے کئے
منگا لیو تم تورے اب کہانے کے
فقیرون کے تئین کو دلاؤ کہا
کہ تو کہانیکو جاکے ماں پاس کہا
سمن نے بھی عاقل برابر اوٹھا
سمن دوڑتا آکے گلے...... لگا
نظر بند کو بولا تیرے طرف سے
مین شہ سیتی بولا ہون ای مہربان
رکھا تھا سبب کیا تو خود کو چھپا
تعجب وہ اس بات سے ہین سبھی
یہ سنکر وہ تھوڑا سا ہنس چپ رہا

نظر بند کے پھر وزیران سب آ
ادب سیتی عاقل کو بولے تب آ
کہ ہم تو رہے پہونچای ہین شہ کو جا
اُتارے ہین شہ پر تصدّق بھی لا
مودب تھے اوسدن وہ سارے وزیر
سب حیران ہوے دیکھ کر یہ اسیر
وہ آپس مین اس طرح کہنے لگے
مدمغ جو تہا وہ اوسی بات سے
غرور اوسکو شاہی کا تھا بالیقین
یہی بات ہوی سب کے تئین دلنشین
ادب سے وہ عاقل سے آکر کہے
جو کچھ پوچھنا تھا سو پوچھے اوسے
اور ہمیش کی طور اُنکی نہ تھی
وہ بات اپنے بند کر کہڑی تہے سبھی
جو کہنا سو عاقل نے اونکو کہا
بھی وہان سے زنانہ طرف وہ گیا
غرض اوسکے سارے ملے آ وزیر
لگے رونے دیکھ اوسکیتئین کو امیر
وزیر اوس کے بچپن کا جو تھا قدیم
اور وہ شاہ مسعود کا تھا ندیم
گلے لگ گیا اوس نے جلدی سے آ
وہ شہزادہ کو اس طرح سے کہا
کہا واہ واہ تم نے خوب بھاگ جا
ہمین خوب تمنے ستائے کہا
لگا رونے یہ کہکے تب زار زار
اوسے دیکھ عاقل ہوا اشک بار
پھر آہستہ وہ کانمین یہ کہا
پری تمنے پیدا کئے ہون سنا
تب عاقل نے یون اوسکو ہنسکے کہا
مین گھر جاکے تجھکو کہون ماجرا
غرض وہان سے عاقل محلمین گیا
تو مان بیٹے کے آئی تھی پیشوا
وہ جلدی سے بیٹے کے گلے لگی
بہت زار زار ہوکے رونے لگی

وہ پھر بعد بیٹے کے تئین لے چلی
نظر بند کے پھر وزیران تمام
طرف سے نظر بند کے کہہ سلام
وہ کہانے کے تئین شاہزادی لئی
تب عاقل نے یہ مان سے کہنے لگا
مین جا آپ کے پاس کہاؤن طعام
کہ حضرت نے جلدی سے کہانیکو کہا
سبھی آدمی جانور رہین تہکے
یہ سُن شاہزادی نے کہانا منگا
نوالہ بنا ہات سے وہ تمام
جب عاقل نے کہانیکتئین کہا چکا
دئی بعد سب عورتان کو بٹھا
تب عاقل ستی مان نے کہنے لگی
بولایا ہمین جلدی تو کیا سبب
تب عاقل نے اس طور کہنے لگا
یہ قصہ تو میرا ہے طول وطویل
تب عاقل نے یہ مان سے کہنے لگا

ہجوم عورتان وہان گئے تھے سبھی
تصدق بھی بھیجے وہ خاصہ طعام
کہے ہم سبھی ہینگے حاضر غلام
تصدق تمہین لے بٹاؤ کہی
کئے حکم میرے تئین پادشاہ
اب اس واسطے ہیگا حاضر غلام
سواریان سے ہوکے چلے جی کہا
وہ گہر جاکے آرام پاوین برے
کہلانے لگی ہے وہ بیٹے کو ما
خوشی سے پسر کو کہلائی طعام
تب اوسوقت مین کہانا کہائی ہی ما
وہ کہانیکو کہالیو جلدی کہا
کہا تو اپنی نسبت کیا ہے کہین
میرے سیتی کہہ حال تو اپنا سب
مین گہر جاکے سارا کہون ماجرا
نہین وقت ہے اب تو کرنیکو ڈہیل
ہوی حکم تو دیون سواریان لگا

که میرے تئین بھی دیو اب رضا
سوار آپ کے تئین کرونگا مین جا
مین سب بند و بست اپنو کرتا ہون جا
دئی مان نے بیٹے کے تئین تب رضا
وہ بیٹے نے مادر کو تسلیم کر
بھی باہر خوشی سے گیا جلد تر
وزیرون سے یہ جاکے کہنے لگا
زنانے سواریان لگا دیو آ
یہ کہکر گیا ہے وہ نزد پدر
ہے بیٹھا ادب سات تسلیم کر
شہنشہ سے اس طرح کہنے لگا
تہکے ماندے سب لوگ ہین اسجگا
چلو گہر کے تئین مرضی ہو تو اگر
یہ مسعود شہ نے کہا از پسر
تب عاقل کہا مرضی جو آپ کی
مین تابع ہون مرضی جو ماں باپ کی
یہ سن شہ کہا اب سواری تیار
کرو نوبت کوچ کو ایک بار
تب عاقل نے کہنے لگا از پدر
چلو گہر کے تئین ای شہ بحر و بر
سبہی حکم پہونچا وہ لشکر کو جا
یہ سن لوگ دوڑے ہین سب جابجا
تہ و بالا لشکر ہوا سب تمام
تہیا سفر کا کئے خاص و عام
مہاوت شہنشہ کا ہاتی لے آ
حضور معلیٰ مین حاضر کیا
تب عاقل کہا حکم ہو تو مین جا
زنانے سواریان چلاؤن کہا
تب عاقل کو شہ نے دیا ہے رضا
شہنشہ کے بر حکم عاقل کیا
وہ دیکھا تو ہین سب سواریان تیار
کہڑے ہین سب عاقل کے در انتظار
پہر عاقل نے سیدہا محل مین گیا
اور اس طرح سے مان سے کہنے لگا

ای حضرت سب ہینگے سواریان تیار　　چلو آپ چنڈول مین جا ہو سوار
سُن عاقل کی یہ بان اوتھی اکیبار　　وہ چنڈول پر جا ہوی ہے سوار
زنانہ ہُوا بعد ازین سب سوار　　اوٹھائے سواریان کو آکر کہار
وہان سے تب عاقل نے باھر گیا　　تعینات لوگون کیتئین کو کیا
کہا آو تم سب زنانے کے سات　　گیا باپ کے پاس وہ نیک ذات
پدر اوسکے بیٹھا تھا در انتظار　　اوسے دیکھ پوچھا شہ نامدار
زنانے سواریان روانہ ہووے　　کہا شہ سے اون ہان روانہ ہووے
بھی بیٹھے سیتی باپ کہنے لگا　　کہ تیری سواری کو کیا ہے کہا
پدر سے تب عاقل بولا ہے دین　　ہے گھوڑا سواریکو اب تیرے تئین
شہنشاہ تب اس طرح سے کہے　　عماری مین آ بیٹھ تو اب تیرے
مین تیرے خواصے مین اب بیٹھکر　　اوڑاتا ہون لے مورچل تیرے پر
تب عاقل نے بند ہاتھ کہنے لگا　　نہین میرا مقدور ای پادشاہ
پدر نے پھر عاقل کو کہنے .... لگا　　کہ تیرے خواصے مین تو بیٹھ آ

در بیان سوار شدن مسعود شاہ بر فیل و ہمراہ نشانیدن عاقل پسر خود را و داخل شدن در بصرہ و تعجب کردن خلق از حال عاقل

مہاوت نے ہاتی بٹھا یا لے آ　　سوار اوسکے اوپر شہنشہ ہوا
اور عاقل نے بیٹھا خواصے مین جا　　لگا مورچل کرنے بر بادشاہ

بڑی شان سیتی سواری چلی
وہ لکھنے مین ہرگز نہ آوے کبھی
سہ شاہونکا لشکر ملا ایک جا
لکھے پھر زیادہ قلم اوس سے کیا
قیاس اس سے کرلیو تم اب تمام
کہ کیا ہوویگا دہوم اور اژدحام
غرض اس طرح سے چلا پادشاہ
تب عاقل نے اک آدمی سے کہا
کہ یہ ساری جائیگی جس جگا
وہان خاصہ ہاتی چلے شاہ کا
وہ پہلے ستی کہہ چکا تھا اونہین
کہا آدمی سارنیوالون سین
کہ وہ ساری سب کے آگے ہووے
سبھی اہل لشکر چلے سپٹ سے
غرض شہر مین جب سواری گئی
عجب طرح کی دہوم وہان یک پڑی
تماشا لگے لوگ سب دیکھنے
لگے دیکھنے سارے چھوٹے بڑے
جو عاقل محل تھا مقرر کیا
چلی ساری شہ کو لے اوسجگا
شہنشاہ تب جاکے اوترا وہان
مقرر کیا تھا جو عاقل مکان
مہیا تھا اسباب سب اوس جگا
وہ چھوٹا تو گھر تھا مگر خوشنما
صحن مین چمن حوض تھے جابجا
بہت خوب تہی جا بہت دل فزا
ہے پھر حکم عاقل نے شہ سے لیا
وہ پھر مان سے ملنے محل مین گیا
دیکھا مان اترتی ہے اوسوقت پر
گیا ہیگا جلدی اونہین دوڑکر
وہ جلدی سے مان کو اوتارا ہے جا
بھی ہمراہ مان کے وہ گھر مین گیا
دیکھے گھر ہے چھوٹا یہ ہے دل لگن
کہ ہے صحن مین حوض بھی اور چمن

اواسباب ضروری ہے سب اوسکا
اوتر کر پھر آیان ہین سب عورتان
پھر عاقل کو مان نے گلے سے لگا
کہی مان نے پھر تو سنایا ہمین
اب ہر دم مین کرتی ہون شکر خدا
جو پھر حکم عاقل نے مان سے لیا
دیکھا شہ کے پاس ہینگی لوگان تمام
اور عاقل بھی بیٹھا ہے شہ پاس جا
کئے وقت کے بعد پھر پادشاه
منگا پاندانان دلایا تمام
تب عاقل نے یہ عرض شہ سے کیا
غرض شہ نے سن بیٹی کی بات وین
چلا ہات مین دہوپ لے پادشاه
زنانے کی دیوڑی پہ شہ نے گیا
گئے جو محلمین پدر اور پسر
وہ بیٹے طرف ہات کو کھول دی
نہ تو باپ کے آگے وہ جاسکی
سو مان بیٹھی ہے کر کے شکر خدا
سبھی دیکھکر وہ مکان خوش ہویان
وہ رو رو کے اوسکے تئین دی دعا
بوڑھاپے مین یہ غم دکھایا ہمین
یہ دن بھی تیرے تئین دیکھایا خدا
پدر پاس جلدی سے باہر گیا
بہت خلق کا ہیگا وہان اژدہام
دئے اوسکو تعظیم شہ کے سوا
کہ سب لوگ کے تئین کو رخصت کیا
گھرون کے تئین گئے سبھی خاص و عام
اب حضرت محلمین چلے جی کہا
اوتھا ہے محل ہین وہ جا بیگمین ؛
اور عاقل بھی ہمراہ شہ کے ہوا
اوتھائے ہین پردونکو خوجون نے آ
بہت خوش ہوے مان نے یہ دیکھکر
یہ بیٹے کو اوسوقت مشکل پڑی
خفا مان ہوی یہ کہ پیچھے رہی

جو دیکھا ہے یہ طور کو پادشاہ
کہ تیرے تئین کو بلاتی ہے ما
یہ عاقل نے سن باپ سے وین چلا
بہت دن کے بعد از یہ دو نو کتئین
وہ بیٹے کو اور مرد کو دیکھی جو
تب عورت کو مسعود شہ نے کہا
غرض بھیجی شاہزادی شکر خدا
شہنشاہ مسند پہ بیٹھا ہے جا
ادھر ماں ادھر باپ بیٹا ادھر
غرض سارے بھیجے ہیں شکر خدا
خدایا تو اونکی دیا سب مراد
بحق نبیؐ او بآل نبیؐ
شہنشاہ کئے وقت بعد از اٹھا
تب عاقل کو ماں نے کہی ای پسر
یہ عاقل نے سن ماں سے کہنے لگا
کہ حضرت میرے تئین کو دیو اب رضا
غرض ماں سے ان نے لیا ہے رضا

تب عاقل کے تئین شاہ کہنے لگا
تو ماں پاس جلدی ستی اپنے جا
وہ ماں کھینچ اوسکو گلے لی لگا
جو دیکھی ہے یکجا وہ شہزادی وین
غرض روئی بے اختیار دل سے او
نروؤ تمہین بہیجو شکر خدا
بمحنت وہ ضبط اپنا رونا کیا
اور عاقل نے بند ہات بیٹھا ہے آ
سبھی عورتاں دیکھیاں یہ آن کر
خوشی کا سمایا وہ ساردن پہ تھا
میرے دلکی تو بھی لیا اب مراد
میرے دلکی مطلب تو برلا سبھی
وہ دیوان خانیمین بیٹھا ہے جا
تو ماندہ ہے اس جا پہ آرام کر
میرے تئین بہت کام ہیگا پڑا
میرے کام سب بند ہینگے کہا
پدر بھی یہ سنکر دیا ہے رضا

پھر عاقل نے گھر مین سے باہر گیا
ملے ہین پدر کے وزیران سب آ
وزیران کے تئین پھر وہ کہنے لگا
بندھوشہ کے گھوڑے لے آ اسجگا
کہ لشکر کے تئین حکم یہ پھیر کرد
نہ کس پر تعدی تمہین ہونے دو
بہت خوب سارے وزیران کہے
سبھی حکم لشکر مین بھیجوا دئیے
لگے پوچھنے پھر وہ عاقل کے تئین
کہ تشریف لیجاتے کس جا ہین
کہا شہر کے تئین آون گا
نظربند کے پاس اب جاؤنگا
یہ کہہ اپنا گھوڑا ایسا ہے منگا
نفر لاکے گھوڑے کو حاضر کیا
وزیران سبھی آکے مانع ہوے
ہمین اوسپہ نا چڑنے دینگے کہے
شہنشہ کا ہاتی ہے خاصہ تیار
کہ حضرت تمہین ہووے اوسپر سوار

در بیان سوار شدن بر فیل پدر و در خوبی نشستن عاقل از رفتن نزد بہول پری و ازان نزد نظربند رفتن

تب عاقل کے شان منظور تھا
سوار وہ تب ہاتھی منگا کر ہوا
جو بچپن مین پالا تھا اوسکو وزیر
وہ بیٹھا خولے مین تب خوش نظیر
جلوس اوسکے ہمراہ سارا ہوا
جلوس پدر اوسکے جو کچہ کہ تھا
نفر گھوڑے پر جو کہ عاقل کا تھا
بلا کر تب عاقل نے اوسکو کہا
پری پاس گھوڑے کو تیرے لیجا
نفر سن بہت خوب کر کر کہا
نفر فوج کو اپنے ہمرہ لیا
پری پاس اوس فوج کو لے چلا

لگا پوچھنے اوسکے تئین کو وزیر
یہ کس محل مین تم چلے ہو کہا
کہا بولونگا مین مفصل تجھے
پری اپنے دی ہے پرے دو بھجا
وہ آکر پری سے کئے تھے بیان
پری نے پھر عاقل کے آ پیشوا
جواہر وہ خلعت کے تئین دیکھکر
بے غش کہا پری نے زمین پر گری
یہ کہنے لگی ہے وہ عاقل کتئین
اب اس وقت سمجھی ہون ای پہچان
تیرے تئین سہاتا ہی یہ پہت
یہ عاقل پہ صدقے اتاری منگا
پھر عاقل پری سیتی کہنے لگا
پری اوسکے تئین کو دیئی ہی رضا
تب عاقل نفر کے تئین کو کہا
وزیر وہ پھر عاقل کو کہنے لگا
کہ کتنے محل تم ہو پیدل گئے
کہان جاتے ہو ای شہ بے نظیر
یہ سُن بات عاقل نے ہنسنے لگا
اور اترے پری پاس جا جلدی سے
کہ گر دیکھے جو تم ملاقات جا
پری خوش ہوی تہی یہ سُن استیان
ملی اوس ستی دیوڑی مین وہ آ
وہ حسن و ملاحت کے تئین دیکھکر
اور ہشیار کئے وقت بعد از ہوی
جواہر تو پہنا سو مین دیکھی نین
بجا تو کہا ہیگا ای مہربان
کہا تہا تو جو کچھ وہ سب تہا بجا
وہ عاقل کتئین پھر مبارک کہا
مین ماندا ہون میرے تئین دی رضا
سوار وہان سے ہاتی پہ آکر ہوا
نفر سند کے پاس یہ سواری لیا
چلے دوسرے پھر محل کو ہو گیا
خدا واسطے تک کہو میرے سے

یہ عاقل نے وہ سُن کے ہنسنے لگا
سہیلیان نے یہ دیکھہ حیران ہویاں
ہم آزما سپاہی سمجھہ تب اوسے
یہ آخر کے تئین شہ کا نکلا پسر
تب عاقل نظر بند کی دیوڑی پہ جا
نظر بند دیکھا ہے جو آنکھہ اوسا
جو دیکھا ہے اوسکے تئین غش کیا
غرض بیٹھا یہ جا کے شہ رو برو
جواہر کو بعد از سے کہولا ہے وہ
کہا شہ کے تئین ای شہ خوشخصال
کہ لاچار بند نا پڑا تب ضرور
یہ مسعود شہ کے تمامی اسیر
وہ نذرون کے پادشہ نے لیا
یہ کہلایا شہ ہین بہت خوش ہوا
تب عاقل نے کہلایا اُن سبکتئین
سب آرام پاؤ تمہین گہر کو جا
گہر ونکے تئین لوگ سارے گئے
غرض شہ کی دیوڑی مین پہونچا ہے جا
یہ کہہ اپنے دامن پریشان ہویان
نظر مین نہ لاتے تہے ہم سب اوسے
وہ حیرت زدیان سب ہوئے ہین مگر
ز آداب آداب گہہ سے کہا
سو نزدیک غش کہانیکے ہوگیا
زن و مرد سب لین غش غش کیا
وو باتین کیا شہ سے ہو دو بدو
بہی تکئے کے تئین لیکی بیٹھا ہے وہ
جواہر یہ اپنا دیا شہ ..... نکال
مین لاچار بند آیا ہون در حضور
نظر بند کو نظران بہجائے وزیر
سبہون کتئین پاندان وہ دیا
سلام اب کہو شہ کتئین میرا جا
کہ تم لوگ سب جاؤ آؤن گا مین
مین کل آؤن گا آج نین آؤ نگا
اور آرام پائے ہین سب جا بجا

اور عاقل نے سب کے طرف سے طعام
پدر کے تئین اپنے بہجیا یا تمام
بڑی شان کی وہ ضیافت تمام
شہنشہ کو بھجوا دیا ہے طعام
جواہر کے باسن مین کہانا تہا وہ
وہ اس شان و شوکت کا تورہ تہا وہ
ظروف انکے لوگون کو دلوا دیا
وہ پھر باز پرس اُن ستی نین کیا
وہ آرام تہوڑا سا پاکر اوٹہا
نظر بند کہانیکو لاؤ کہا
آپے اور شہ دونو کہانیکو کہا
وہ پھر شہ کو بیڑیان بنا کر دیا
مکدر بہت شاہ اوس روز تہا
پہر آخر کے تئین شاہ رونے لگا
تب عاقل نے سمجھانے شہ کو لگا
اودہر اور ادہر کے وہ باتان کیا
وہ سمجھایا ہے بادشاہ کو برے
جو تسکین شہ اپنے دلکو کرے
وہ خوب کے تئین سو ہے ہل تمام
ملے ہینگے اسمین بھی یکدل تمام

در بیان رفتن روز دیگر نزد پدر و مادر خود

ہوئی صبح عاقل نے ہوشیار ہو
گیا باپ کے مجرے کو جلد او
سے آداب لایا پدر کو جب
وہ پھر والدہ پاس اپنے گیب
وہ پھر مان کو بھی جا کے مجرا کیا
بلا اوسکے تئین مان گلے لی لگا
جو مسعود شاہ اوسمین آیا ہے گھر
اوٹھا تب ہے تعظیم کے سین پیر
جو بیٹھا ہے مسند پہ آ پادشاہ
پہ بیٹھیا آداب لاکر سجب
لگی پوچھنے مان نے بیٹے ستی
نظر بند کے حال کے تئین سبھی

وہ ماں کے مصاحب اک عورت کتی
پھر عاقل نے ماں باپ سے یوں کہا
ہے تاکید اُس زن کتیں بھی کیا
وہ پھر اپنا قصہ کہا ہے تمام
وہ عورت کتیں بولتا تھا سبھی
نظربند کا حال پھر سب کہا
یہ سُن باپ ماں اوسکے کہنے لگے
پری کا بھی قصہ وہ سارا کہا
پھر عاقل نے مانباب سیتی کہا
اگر یہ نہوتی تو بچتا نہیں
یہ سُن ماں نے بیٹے سے کہنے لگی
کئے وقت پیچھے لے عاقل رضا
پری پاس سے جو کہ عاقل اُٹھا
دو وقتہ وہ جاتا تھا مانباپ پاس
مقرر یہ معمول عاقل کیا
ضیافت طرف سے نظربند کے
دو وقتہ یہ شہ روز بھیجا طعام

تب عاقل بُلایا ہے نزدیک وین
یہ مخفی رہے جو کہ یہیں بولنگا
یہ ظاہر کسی پر نہووے کہا
کہا ہے شروع سے وہ تا اِنصرام
وہ عورت نے مانباپ سے کہتی تھی
وہ عورت ہے نہیں مرد کر تب کہا
پری کیوں پڑی تیرے پیچھے برے
جو مارا تھا یہ بحر سے مین اژدھا
پری کے سبب یہ میرا جی بچا
وہ پھر قید کا حال بولا ہے وین
نظربند کو صدقہ کردوں تجھ پہ سے
وہ سیدھا پری پاس اُنسے گیا
نظربند کے پاس وہاں سے گیا
پری پاس ایک وقت وہ شبکی پاس
وہ اِس طور سے آپ رہنے لگا
بھی عاقل نے بھجوائے شہ واسطے
کہ جب تیس دن ہو چکے ہیں تمام

پری شاہ مسعود کے واسطے
ضیافت بھی بھیجی بڑی شان سے
بہت خوب کھانے کئے اقسام کے
وہ سب خوان نقرہ طلا کے اتھے
تھے باسن جواہر کے اوس مین تمام
وہ بھیجی ہے پاکیزگی سے طعام
پری نے بھی شتہ روز بھیجی طعام
وہ شہ دیکھہ سب خوش ہوئے ہین تمام

در بیان ضیافتِ نرگس پری

سمن ایک دن بولا عاقل سے آ
تمھین بھائی صاحب کہتین کہ ذرا
بُلا لینا نرگس پری کے تئین
بہت چہتی ہے دیکھنے کے تئین
تمھین دیکھنے کو بہی چہتی ہے وہ
تمہارا بہت شُکر کرتی ہے وہ
تب عاقل سمن سے قبولا یہ بات
نظر بند سے جاکے بولا یہ بات
نظر بند کی مرضی آئی نہین
اور اُس شہ کو یہ بات بھائی نہین
مُناسب نہیں ہے تب عاقل کہا
وہ آملکے جاوینگی اَب پادشاہ
بُلانا مناسب ہے دُلہن کو وہ
کہا شہ بُلا لیو جب چہتے ہو
تب عاقل ضیافت کو تیار کر
اونے شاہ سے اپنے پھر بولکر
بُلایا ہے دولہ و دُلہن کے تئین
بڑی شان سے آئی دلہن وہین
تب عاقل نظر بند سے بولا ہے جا
تمھین تاج پہنو برائے خُدا
نظر بند مُشکل سے راضی ہُوا
شہ پہنا بھی کپڑے سب اپنے منگا
پھر اتنے مین آئی ہے نرگس پری
شرم سے سلام ہے نظر بند کو کی

نظر بند اوسکو لگا یا...... گلے
ذرا مسکرائے اوسے دیکھ کے
پری پھر تو عاقل سے جا کر ملی
بہت شکر ہے اوسکو تیرا کہی
نہوتا تیرا اگر قدم درمیان
نہ ہرگز کبھو میرا بچتا یہ جان
تب عاقل کہا رب کیا تیرا کام
ہیں کیا چیز ہون نہیں ہے یہ میرا کام
وہ پھر بیٹھی ہے پاس شہ کے پری
لگائی نظر بند کو تھی ٹکٹکی
تب عاقل نے کہا نا لے آؤ کہا
سمن شاہ کو بھی بلاؤ کہا
سمن شاہ دیوان خانہیں تھا
اوسے تب بلا لائے جلدیسی جا
سمن شاہ نظر بند کو دیکھ کے
پڑے پاؤن پر اور گلے کو لگے
کہا یہ ترے طرف سے میرا کام
ہوا ہیگا ای شاہ عالی مقام
ترے مقصدان بھی خدا لائے بر
خدا دیویگا تجھکو اسکا ثمر
اور عاقل کے بھی او لگا ہے گلے
جو پھر کھانا کھانے کے تئین کو چلے
وہ پھر لاکے دستر بچھائے ہین وین
سبھون کے وہ ہاتان دھلائے ہین وین
بھی نرگس پری اور سمن ارجمند
لگے کھانا کھانیکو شہ نظر بند
تب عاقل تھا بیٹھا نہ کھاکر طعام
سمن بولا کھا بھائی آکر طعام
پری بھی بلائی ہے عاقل کے تئین
تب عاقل نے بولا مجھے بھوک نہین
غرض پھر وہ سب ملکو کھانیکو کھائے
لگے ہاتھ دہونے کے تئین جابجائے
پری ہاتھ دہونیکے وقت شہ کے تئین
لگے دیکھنے کو تب اوس مہ کے تئین

سمن دیکھتی دیکھہ نرگس پری
میرے بھائی صاحب کے تئین ہیگا حول
اگر دیکھتی پہلے تو اوسکے تئین
نہ پریون مین جنّون مین ایسا نکولی
سمن کو پری پوچھی ہے تب ہان
سمن نے پھر اکر دیا ہے جواب
میرے بھائیصاحب یہ جو بیٹھے ہین
یہ بیماری سے اونکو ہے لاغری
تو کہتی کہ سچ مچ تو یہ ماہ ہے
یہ سُنکر پری نے ہنسی کھل کھلا
پری پھر جو تکرار کر بولی وین
یہ سُنکر سمن نے تعجب کیا
کہ شاید تمھین حسن ایسا کہین
دیکھو شہ کو اور اوسکا جو ہے وزیر
یہ سُنکر پری دیکھی شہ کے تئین
پھر عاقل نے جوڑی ہین اور پھول پان
بتا شہ کے تئین اودیا اُن کو لا
کہا دیکھتی کیون نظر بند کو بھی
بنا اوسکا اس واسطے ایسا ڈول
تو کہتی نہین دیکھی ایسا مین کہین
میرے بھائی صاحب کے جیسا ہے کوئی
کہو بھائیصاحب تمہارے کہان
ہلا اوسکے باتون مین تھا کچھہ عتاب
نظر بند شہ اون کے تئین کہتے ہین
اگر پہلے تو دیکھتی اے پری
کہ دنیان مین ایسا نہ کوی ماہ ہے
سمن دیکھکر یہ تعجب کیا
بتاؤ تمھین بھائیصاحب کے تئین
کہا پوچھتے ہو تم اتنا سو کیا
نہین دیکھے کہین اور دیکھے نہین
کہ یہ دونون ہین حسن مین بینظیر
ہنسی ہیگی پھر دیکھہ اوس کے تئین
جواہر لے آیا ہے اور عطر دان
سو پھر اُن کو رخصت کیا بادشاہ

سمن اور پری وہان سے رخصت ہوی
وہ پھر وہان سے پونچے ہیں گھر کو برے

در بیان پرسیدن سمن از نرگس پری سبب خندیدن پری را

سمن پوچھا ہے پھر پری کے تئین
دیکھے بھائی صاحب کے تئین یا نہین

پری بولی دیکھی نہین کان ہے وہ
سمن بولا دیکھے نظربند کو جو

کہ وہ ہے شہنشاہ عالی تبار
وہی بھائی صاحب میرا اختیار

یہ سن کر سمن سیتی نرگس پری
نہین مرد ہے وہ جو عورت کہی

یہ سنکر سمن کو ہوی تہر تہری
وہ غصہ ستی یون کہا ای پری

مزاخین مرلیسے تو کرتی ہے کیا
مجھے اوس سے صحبت رہی بارہا

اوسے کھیلتا دیکھا ہو نہین شکار
مین اوسکے بہت دیکھا ہون کاروبار

وہ گھوڑے پہ چڑ نیکو ہے بےمثل
چلا نہین ہے تیر وہ بے بدل

پہ بولے سو بولے میر لیسے تمھین
کہ بولو نکو پھر کسی سے تمھین

اگر بھائی صاحب سنے اوسکے تئین
وہ میر لیسے تمسے نہو خوش کہین

پری سن کے یہ بات ہنسنے لگی
وہ بے شبہ عورت ہے عورت کہی

میرے بات مین کچھ تفاوت نہین
تو سمجھیگا یہ بات آخر کے تئین

یقین مرد ہے بھائی حاصل میرا
نظربند زن ہیگی بے افتر

سمن سن کے یہ بات غصے مین آ
کہا تم پریون سیتی ڈرنا پڑا

تمھین مردو کچھ تئین بناتے زنان
زنونکے تئین مرد بھی بولین گیان

تمہارے لیے اللہ رکھے درپناہ
عجب کچھ تماشا ہے اب واہ واہ

دربیان شروع شادی عاقل و پرسیدن مادر و پدر او

جو اُسپر گئے دن گئے ہین ..... گذر
لگے کہنے عاقل سے مادر ..... پدر
سمن کی تھی شادی سو وہ ہوچکی
ہمین انتظار ہے تیری شادی کی
کہ اب تیری شادی کتئین کیا ہے دیر
جو سب ہم بھی اب آچکے ای دلیر
شروع شادی کر اپنی اب تو ضرور
ہماری وہ آنکھوں کا ہیگا سرور
تب عاقل نے بولا ہے ما نباپ سے
خوشی سیتی تابع ہون مین آپکے
تو منجے کو کان بیٹھے گا مان کہی
تب عاقل نے کہنے لگا مان ستی
پری بھیجے گی منجے خانہ کہا
یہ سُنکر بہت خوش ہوئے باپ ما
سبھی پھر نجومیون کو مسعود شاہ
بُلا کر کہا انکو فضل الٰہ
کوئی روز تاریخ اچھی ..... نکال
کرو تم خبر آکے بے قیل و قال
وہ پھر دوسرے دن نجومیون نے آ
کہے ہینگے یون عرض ای بادشاہ
جو ہے بارہوین رجب سے پھر
وہ پنجشنبہ کا روز ہے خوب تر
جمعہ تیسرہ دین دوسرا روز ہے
بہت خوب بہتر دل افروز ہے
کہ اب دولہ دلہن کے منجے کتئین
یہ تاریخ اوس روز کی خوب ہین
یہ عاقل نے سُنکر کہا از پری
پری سُن کے اوسکو مبارک کہی
پھر عاقل کو بولی پری ایکبار
دو محلان مین منجھ کو کی ہون تیار

یہ عاقل نے سُنکر بہت خوش ہُوا
پری ستی اِس طرح کہنے لگا
نظربند کا احوال کیا ہوئیگا
تو منجہ بٹھاوینگی جسوقت لا
پری نے یہ سُن اوس سے کہنے لگی
کہ وہ اَصلی حالت پہ آجائیگی
یہ عاقل ہنسا اور پری بھی ہنسی
پھر عاقل کے دلمین وہی بات تھی
پری نے مرصع کا پھر ایک محل
وہ عاقل کو بھجوائی ہے بے بدل
محل جو کہ دلہن کا تھا سو پری
رکھی اپنے گھرمین بھی اوسکو پری
تب عاقل کے ماں باپنے ایکجا
اوتارو کہے اوس محل کو لے آ
جو اُترا ہے آکر محل اُوس جگا
سُبھون کے تئین وہ تعجب لگا
محل کی مین تعریف اَب کیا کہون
کیا ہون وہ تعریف آگے کہون
پھر آگے کہون گا بیان بر محل
جو کسطور کا تہا مرصع محل

دربیان منجہ نظربند شہزادی و رفتن پھولپری کا بر آئے اور دن او

کہ جب آئے ہیں بارہوین تھی رجب
یہ عاقل کو بولے ہین ماںباپ تب
کہ دلہن کے منجے کو ہے اچھا روز
اوسے آج منجہ بٹھا دلفروز
یہ عاقل نے سُن اُن ستی چپ رہا
پری پاس جا کر کہا ماجرا
پری پھول بولی بفضل خُدا
بٹھاتی ہون منجہ اوسے آج .... لا
وہ سب اقربا اور نرگس پری
بُلا اپنے گھرمین جمع وہ کری
پھر عاقل کے تئین کو پری نے کہی
نظربند کے وہان سے پھر جاونگی

اوسے لا کے سنجہ بٹھاتی ہون مین
خوشی خورمی سے بھی آتی ہون نین

پری سے پھر عاقل نے کہنے لگا
کہ دیکین بہت ہون مین آب گھبرا

نظر بند کا کیا حال اب ہوئیگا
یقین ہے کہ سینہ تراک روئیگا

پہ بولا سو رونے لگا زار زار
پری اوسکو سمجھا ہنسی ایکبار

پری بولی مت ڈر کہ ہے کچھ بہی نین
کہ سمجھا کے اوسکو لے آؤنگی مین

تب عاقل نے بولا کہ از دل پری
اوسے لا تو سمجھا کے اے شہ پری

تو مت گھبرا ہو ذرا بھی ... کبھی
جیسے چاہا تو مین اوسے چاہونگی

ترا چاہتا سو سیرا چاہتا
کہ کس واسطے تو سیرا چاہتا

یہی ارنہین تکرار تھی بار بار
وہ آپس مین گفتار تھی بار بار

غرض وہان ستی عاقل نامدار
نظر بند کے وہان گیا بیقرار

کہلایا ہے اوسکو وہ جا کر طعام
موافق وہ معمول کے نیکنام

کہلایا نظر بند کو پان او
اپسے بھی وہ پھر کہایا ہے پان کو

نظر بند کے تئین کہا ہیگا او
پری سہ پہر آویگی آج ...... تو

نظر بند کو تو خبر کچھ نتھی
کہے کاہیکو آتی ہیگی پری

نظر بند بولا کیون آتی ہے وہ
طبیعت مری خوب نین بول دو

یہ عاقل نے سنکر ہوا گھبرا
کہ تب اوسکا کیا حال ہو جائیگا

بہت مشکل ہو ویگا جینا اوسے
سو تب کہانا کہانا و پینا اوسے

کہا ہے ذرا پھیر پھرانے کو کان
تیری بات ساری سُنا ہے پریان

ہمیشہ وہ روتے تھے اور تھے خفا
نظربند کا اوسدن بھی وہ حال تھا

نظربند بھی دو پہر کیتئین
جو سویا ہے عاقل بھی سویا ہے وہین

وہین اوٹھ کے منھ ہاتھ اپنے دھو
ذرا کھانا کھائے ہیں پھر دونو او

پھر اوسمین پری پھول یون بھیجی بول
مین آتی ہون کچھ شہ سے کہنا ہی کہول

تب عاقل نے پوچھا نظربند کیتئین
کہ کیا بول بھیجون کہو اوسکو مین

نظربند بولا کہ لیؤ ...... بُلا
تب عاقل کہا آدمی کو بُلا

پری سُن کے سارا قبیلہ بُلا
کبھی لاتی ہون مین نظربند کو جا

پری کا قبیلہ وہ مان باپ سب
کہے بہت اچھا بہت خوب تب

تو آئیسا کئی کام اے نیک نام
کہ ہون جس سے خوش جملہ عالم تمام

کہ عورت کے تئین تاج و تخت و کلاہ
سزاوار نین تھا سیوا اے پناہ

غرض سارون کیتئین جمع گھر مین کر
پری آئی ہیگی نظربند کے گھر

پھر اوس روز ہمراہ بہت سے پریان
پری لے گئی تھی نظربند کے وہان

سہیلیان نظربند کے آ پیشوا
پری کے تئین کو اُتاریان ہین جا

پری سے وہ عاقل نے دیوڑہین آ
وہ کر باتین اوس سیتی رونے لگا

پری بولی مت گھابرا ہو ای شاہ
تو خاطر جمع رکھ میرے پادشاہ

مین اچھے طرح سے کرونگی یہ کام
تو خوش رہ میرے ای شہ نیک نام

نظر بند کے لوگ دیکھے یہ حال
پری اور عاقل کے سب قیل و قال
تعجب کئے دیکھ عاقل کا غم
وہ سب اپنے دلمین ہوئے ہین ندم
پری نے تو پھر وہان سے آگے چلی
غرض یہ نظر بند سے جا کر ملی
نظر بند تعظیم دے کر بلا
موافق بہ معمول کے پادشاہ
پری اور کرنے کے باتان کئی
وہ کئے وقت کے بعد کہنے لگی
کہان ہیگا عاقل میرا پادشاہ
بلا لاؤ جلدی اوسے کوئی جا
بلاتے ہین عاقل کے تئین جا شتاب
تب عاقل نے کہلایا اوسکا جواب
مجھے کام ہے مین اوسی کام مین
پری چپ رہی سن کے یہ بات وین
پرن بعد تھوڑا سا وہ چپ رہی
نظر بند کے نزدیک بعد از گئی
وہ نزدیک جا کر گلے سے لگی
وہ پھر اپنا منہہ اوس کے منہہ پر ملی
کہی جو بنایا خدا نے ..... کریم
یہ بندہ رہنا اوسمین ہو مستقیم
بنا ہین سمجھ مین تیرے تئین کو زن
تیرے سامنے نکلی ہین بے سخن
میرا سب قبیلہ تیرے رو برو
اسی واسطے نکلے وہ رو برو
اسی طور کب لگ رہیگی بھلا
مناسب نہین ہے تجھے یہ ذرا
یہ سنکر نظر بند بے اختیار
ہے اڑلا کے رونے لگی زار زار
پری اوسکے تئین کو لگا لی گلے
پلائی ہے پانی منگا کر اوسے
وہ پھر تاج اوسکا منگا لی وہین
ہے پھر چار تب بھی اوتاری وہین

نظر بند روتے تھے بے اختیار
سہیلیاں بھی رونے لگے زار زار
سہیلیان لگیان شور کرنے کے تئین
وہ بے اختیاری سے لڑنے کیتئین
پری دیکھکر غصّہ مین آئی ہے
سبھون کے تئین تب وہ دبکائی ہے
کہی کیون برے تم خدا نا کرے
یہ غوغا مچائے ہین کس واسطے
یہ کہہ اونکے تئین بعدہ ایکبار
کہی اپنے لوگون کے تئین کو پکار
سواریان لگا دیو جلدی کہی
سوار ہونے آتی ہو نین اِسگھڑی
نظر بند کو گود مین خود اُٹھائی
کہا ڈول مین جلد لا کر بٹھائی
نظر بند رونے لگی زار زار
یہ سمجھانے کے تئین لگی بار بار
پری پھر لگی بولنے یون اوسے
مُناسب نتھا باپ مان کو تیرے
تیرا بھیس بدلا کے ای نازنین
پھنسائے ہین مشکل مین لاکر یقین
تجھے اِس مصیبت مین ڈالی ہین وہ
جو بچپن سے اِس طور پالے ہین وہ
تو مردانے کپڑے ستی ایک روز
نہ اچھی دسی مجھکو اے دِلفروز
خُدا جو بنایا وہی خوب ہے
وہی جملہ عالم کو مطلوب ہے
یہ باتون مین عاقل بھی وہان آگیا
پری کے تئین کو کری کیا کہا
پری نے کہی تیرے تئین کیا ہُوا
جو دنیا نہین ہے سو وہی ہوئیگا
سہیلیون کو بھی پھر نظر بند کے
سواری مین بٹھلائی ہیگی برے
وہ پھر چھوڑے پردون کے تئین بعد ازان
بلائے ہین بھویون کے تئین پھر وہان

نظر بند کے لوگ روتے ہوئے   اور آنسو سے منھہ اپنا دھوتے ہوئے
کہے کھیلی کچھ کھیل کو یہ پری   ہمین ساری اوپر مصیبت پڑی
ہمارے پہ روداد یہ کیا ہوا   پھنسے ہین مصیبت مین ہم سارے آ
نظر بند کا احوال ان سب کے تئین   نہ باہر نہ گھر مین تھا معلوم کہین
مگر ایک تھا جو وزیر…… کلان   ادسے اوسکا احوال سب تھا عیان
وہ فیروز شہ کا تھا خاصہ وزیر   قدیمون مین وہ اک اتھا بینظیر
غرض یہ سواریان ہوے ہین سوار   کہاران اوٹھائے ہین آ ایکبار
وہ باہر کے اور گھر کے لوگان تمام   لگے رونے کے تئین سبھی خاص عام
عجب وہان ہوا وقت خیر عظیم   لگے رونے سارے جدید و قدیم
غرض پھر وہان سے سواریان چلے   پری کے جو آ گھر مین داخل ہوے
خبر یہ سنے جب صغار و کبار   سبھی پیشوا آئے ہین ایکبار
سواریان جو اتریان صغار و کبار   لے آ منڈپ رسم کو ایکبار
نظر بند کو دھوم سے سب پریان   اوتارے ہین منڈپ پکڑ کر وہان
لگا راگ ہونے کے تئین وہان تمام   خوشی سے ہوا اک بڑا اژدحام
نظر بند کے تئین گو وہین لے لئے   نہلانے کو حمام مین لے گئے
پر ماین رسم سے پھر نہلائے اوسے   لیجا سوہا جوڑا پہنائے اوسے
پہنائے ہین پھر ہاتھ مین چوڑیان   وہی منجے خانہ مین پھر لے گیان

بھی نرگس پری اوس کے سب اقربا ۔ نظربند کو سمجھائے ہین لیکر بلا
نظربند روتی تھی بے اختیار ۔ نہایت نہایت ہوئی زار زار
گلے کو لگا لیکے نرگس پری ۔ نظربند کو سمجھاتی تھی اوس گھڑی
سہیلیان نظربند کے جو آئے تھے ۔ اُنہون کو بھی نہلائے ہین اوسگھڑی
پہنائے ہین کپڑے نئے اونکے تئین ۔ کہ چوڑیان پہنائے ہین تب اونکے تئین
وہ پھر سنجے خانے مین لا اونکی تئین ۔ نظربند کے پاس لا چھوڑے ہین
وہ آپسمین ایس نہایت تھے دنگ ۔ لگا پھر تو ہونے کے تئین ناچ رنگ
لگے گانے کے تئین سبھی جابجا ۔ کئے بہانت کے ریختے اوس جگا
لگے کھانے پینے کے تئین جابجا ۔ سے تورے جوڑے بٹے اوس جگا
دلہن روتی روتی ہوئی تھی تدم ۔ او سے سارے سمجھاتے تھے ایک قلم
کسی بات سے وہ سمجھتے نہ تھے۔ ۔ کسی سے بھی وہ بات کرتے نہ تھے
پری پھول سے بولا عاقل نے آ ۔ بُرا حال دُلہن ہوا ہووے گا
کسی حال سے اوسکا تم دل لگا ۔ کھلا کھانا اور اوسکو پانی پلاؤ
پری بولی تو جمع خاطر رہو ۔ ہمیشہ خدا اوسکا ناظر رہو
مین سمجھا کے کھانا کھلاتی ہون جا ۔ تمہین گھابرے مت رہو یک ذرا
وہ دن جا کے جب دوسرا دن ہوا ۔ تھی وہ تیرہوین اور دن جمعہ کا

در بیان سنجہ عاقل شہزادہ و شروع شادی

تب اوس روز مسعود شہ سب کے تئین
وہ دعوت کے رقعہ لکھایا ہے وین

وہ تب رسم کے سات عاقل کے تئین
نہلائے بڑی شان وشوکت سے ہین

اور ایک جوڑا اوسکو پہنائے نکال
جواہر لگا تھا اوسے ہمیشال

تھا دردامن لولوئے بے بہا
وہ جامے کے اطراف تھا سب لگا

وہ مسعود شاہ پھر جواہر تمام
پہنایا ہے بیٹے کے تئین نیکنام

یہ مسعود شہ پھر کہا لو خبر
جلوس آیا ہے یا نہین جلد تر

وہی لوگ جو دیکھہ آئے خبر
سبھی لوگ آکر کہڑے منتظر

وہین شاہ جلدی منگالیو کہا
کرد اطلاع پادشاہون کو جا

یہ پھر عرض وین شاہ کیتئین ہوی
جلوس آکے تیار ہیگا سبھی

نظر بند کی زوج حضرت کی بھی
کہڑے ہیگی اب منتظر آ سبھی

یہ سُنکر شہنشاہ بہت خوش ہُوا
پکڑ بیٹے کا ہاتھہ لیکر چلا

بھی گاتے بجاتے چلے عورتان
کہ تا دیوڑہی تک وہ سارے زنان

لگے گانے باہر کو سیہ اقنیان
وہ کھینچا ہے پردے کے تئین ڈیوڑیان

چڑہا فصیل پر جاکے مسعود شاہ
بٹھائے ہیں عاقل کے تئین تخت گاہ

بڑے دہوم سے ق وہ گاتے ہوے
چلے شادیانے بجاتے ہوے

غرض سنجے خانے مین پوہنچے ہین جا
وہین اُترا ہاتی ستی پادشاہ

وہان سنجے خانے مین پوہنچی پری
وہان آکے دیکھے عجائب سبھی

ہے تیار وہاں کار خانہ عجب
کہ داروغے اوسپر مقرّر ہیں سب

بچھے ہیں سبھی پادشاہوں کے تخت
سبھی چیز ہے جاے ہر ایک تخت

لگے ہینگے قندیل سب جابجا
اور اچھا ہوا فرش ہے اوسجگا

چنگیریاں تھے تیار اور عطردان
گلاب پاش تھے اور تھے پاندان

پرستان کے آکے رقّاص ما
ہیں بیٹھے ہو تیار سب جابجا

کہ ہے سامنے حوض اور ہے چمن
وہ خانہ بہت خوب تھا دل لگن

اور ایک کوٹھری شاہ عاقل لئے
وہ منجے کے تئین کو تیاری کئے

جواہر کا وہاں اک چھپر کھٹ بچھا
وہاں عود و عنبر کا مہکار تھا

پہ سب دیکھکر خوش ہوے ہینگے سب
کئے ہین پری کی وہ تعریفیا تب

پھر عاقل کو منجہ بٹھائے ہین جا
مبارک سلامت ہوے جابجا

سبھی تخت پر پادشاہ بیٹھے آ
کئے حکم تب ناچ کا پادشاہ

جو رقّاص تھے وہاں پرستان کے
او بیٹھے بڑی شان اور ناز سے

جو دیکھے اُنہون کے تئین غش کئے
سبھی اُن کی صورت پہ غش غش کئے

ہر اک ساز کو پھر لئے وہ اوٹھا
کھڑے ناز سون ناچ کو جلد آ

وہین ناچنے کو لگے سب پریان
بڑے ناز و انداز سے وہ پریان

تنبورا لگے چھیڑنے کو .... کوئی
بھی مردنگ کے تئین تھاپ دے کوئی

کوئی بین کے تئین بجانے لگے
وہ حالم کے تئین کو رجھانے لگے

بجانے کے تئیں کوئی لگی ہے ستار	عجب عیش کا وہان ہوا کاروبار
وہ رقاص کرنے لگیاں ہیں ادا	عجب خوش گلو تھے وہ اور خوش صدا
لگیاں گانے وہ ریختہ اور الاپ	سنے اوسکو جو کہائے وہ پیچ و تاب

ریختہ

شکر خدا زمانہ عجب سازوار ہے	عشرت کی ساعت اوسکا یہ سب کاروبار ہے
غم سارا گذرا اور خوشی ہے جہانمین	یک ابر کے سوا نہ کوئی اشکبار ہے
ساری جہان سے ہے اُٹھا موسم خزان	بلبل پُکارتی ہے کہ آئی بہار ہے
بہجت خوشی کا ہوگا جہانمین یہ جشن عام	جس سے کہ سب جہانمین خوشی آشکار ہے
دیکھے جدہر تو ہیگا اُدہر عیش و راگ و رنگ	عشرت تمام خلق پہ اب ایکبار ہے
ایسا زمانہ رب رکھے قایم تمام عُمر	کرتے ہیں ہم دعا یہی لیل و نہار ہے
سایہ ہے تیرے سر پہ محمد کے آل کا	حافظ تو اب جہانمین تیرے چار یار ہے

لگی بہاؤ پردہ بتانے کے تئین	سبھی خلق کو وہ لبھانے کے تئین
غرض سارے مدہوش وہ ہوگئے	سبھی محو بیہوش وہ ہوگئے
سبھی سُند تھے سارے دیوار و سنگ	یہ سن اُنکا آواز اور راگ و رنگ
عجائب خوشی کی وہ مجلس ہوی	کئے آفرین آفرین تب سبھی
جو رقاص تھے شاہ مسعود کے	نظر بند کے شہر کے بھی جو تھے
لگے ناچنے کو وہ ہر ہر جگا	جو کوئی چاہے سو دیکھے ہین اُنکو جا

کوئی شاہ سے عرض کر گھر کو گئے
وہان ناچ دیکھے ہیں اس طرح کئے
کہ جب رات ہوی ہے ہوی روشنی
سبھی شہر مین ہو گئی روشنی
سبھی شہر مین باندھ کر کٹ کران
چراغان لگائے ہین سب ایکسان
ہر اک جا نہایت ہوی روشنی
گویا دن تھا وہ رات ہرگز نتھی
بچھائے ہین دسترلے آکر وہین
سبھی بیٹھے ہین کھانا کھانے کتئین
سبھی پادشاہان بھی کھانیکو کھا
وہ پھر بیٹھے ہین تخت پر اپنے آ
وہ دولے کو بھی کھانا کھلوائے ہین
وہین ناچ کا حکم کروائے ہین
اسیطور سے رات ساری گئی
غرض پھر سحر وہان خوشی سی ہوی
جو مسعود شاہ تورے بٹوائے ہین
وہ پُر خوان سارا بھی دلوائے ہین
بھی جوڑے بٹائے ہین مسعود شاہ
دوشالے جواہر سے تب پادشاہ
وہ ہر ایک رُتبہ موافق دئے
جو لایق تھے جسکے سو اوسکو دئیے
اوسی طور سے پھر ہوا راگ و رنگ
غم و غصّہ بھاگا ہے ہو کر تنگ
سمن اپنے دلمین تب حیران تھا
نہایت نہایت پریشان تھا
کہ عاقل کی نسبت ہوی کس ستی
اور عاقل کی رغبت بھی تھی کس ستی
کہ شاید مری سالی ہے پھولپری
اب یہ شادی ہوتی ہے اب اُس ستی
وہ پھر اپنے دلمین کیا ہے یہ دھیان
نظر بند نین آئے سو کیا بیان
کہ عاقل مین انمین ہوی ناخوشی
نہین آئے ہین اُس لئے بیاہی

یہ عاقل نہایت کئے ہین بُرا
کہ اب بھائیصاحب کے تئین نین بُلا
وہ شادی مچائے ہین اس دھوم کی
میرے دل کے تئین کو وہ مغموم کی
کہ کیا بھائیصاحب کا ہوویگا حال
بہت اُن کے دل پر بھی ہوگا ملال
کہ مین بھائی عاقل کے تئین پوچھونگا
سمن اپنے دل مین مصمم کیا
لگے ہونے ہر روز پھر ناچ و رنگ
غم و غصّہ بھاگا ہے ہوکر تنگ
لگے کٹنے کو اِس طرح روز و شب
عیان تھے خوشی سب زمانے پہ تب
غم و غصّہ نین تھا کسی فرد پر
خوشی خورمی تھی زن و مرد پر
سبھی جن و انسان پر تھی خوشی
سنو بلکہ حیوان پر تھی خوشی
نبات و جمادات پر تھی خوشی
کہ تھی دِن پہ اور رات پر تھی خوشی
کہ اس طرح ایک سال تھا دھوم دھام
طرب اور خوشی تھی جہان پر تمام
پھر عاقل کے تئین کو سمن وقت پا
یہ پوچھا ہے جلدی سے نزدیک آ
کہا ہے مناسب کئے تم یقین
بلائے جو نین بھائیصاحب کے تئین
اگر مجھکو تم بولے تو جا بولاؤن
اسی وقت پر اُن کے تئین یہان لے اوُن
یہ سُن شاہزادے نے تھوڑا ہنسا
سمن نے تو پھر اوس کے تئین یون کہا
تمھارے کہو نام دلہن کا کیا
کہ شاید پری پھول ہیگی کہا
نہایت مین اسبات سے خوش ہُوا
میری سالی کو تم جو شادی کیا
اور یہہ بات بھی سُن کے عاقل ہنسا
جواب اوس کے تئین کو نہین کچھ دیا

غرض اسطرح روز وشب دھوم تھا
سمن شاہ ہر وقت مغموم تھا
نہ ملتی تھی اوس سیتی نرگس پری
جو احوال پوچھے نظر بند کا بھی
کہ وہ منجھے خانے مین دلہن کے تھی
سمن سیتی وہ مل نہین سکتی تھی

(در بیان ہولی)

بھی ہر روز ہونے لگا ناچ و رنگ
کہ جب الغرض آیا ہے روز رنگ
پری دہوم سے رنگ بہجوائی ہے
سبھی اُسکا اسباب دلوائی ہے
تھے پچکاریان اور کُنْدَن کرے کا
طلا اور نقرے کے چھوٹے بڑے
بھی کندن گھڑونمین بھرا تھا شہاب
بھی کتنونمین تہا زعفران اور گلاب
پری زاد جوڑے بھی بہجوائے ہین
سبھی بادشاہون کو دلوائے ہین
وہ حوضون مین سارا بھرا دیکھ رنگ
لگے کھیلنے کو وہ با راگ و رنگ
ہُوا رنگ کا وہان بڑا دھوم دھام
لگے کھیلنے رنگ کر کر تمام
لگے کھیلنے پادشاہان تمام
لگے کھیلنے قمقمے نیک نام
لگے کنچنیان گانے اور کھیلنے
وہ ہر ایک کو رنگ مین پکڑ ٹھیلنے
غرض شہر سارا ہوا رنگ رنگ
وہ رنگ مین عجب یہ ہُوا رنگ برنگ
وہی رنگ سے جب کہ فارغ ہوے
سبھی نہانے ہیں جا کے پھر جلدی سے
پری بھیجی ہے پھر حریرے بنا
بٹھائے وہ ہر اک کے تئین جا بجا

در بیان رسم ساچق یعنے بری

کہ جب وقت پھر سہ پہر کا ہُوا
تیاری ہوی ساچق کی جا بجا

جلوس آکے حاضر ہوا ہے تمام
سبھی زرد پوشی کئے خاص عام
نہایت تھے مسعود شاہ پر خوشی
اپے بھی ہوا زرد ایک بارگی
سمن بھی ہوا زرد پوش اوس جگا
کہ زردیکا وہان ایک سمایا ہوا
چڑہے گھوڑے پر کوئی برنال کی
کوئی ہاتھی پر کوئی … بر پال کی
پھر عاقل کی مان اور سمن شہ کی مان
مہاڈول پر پہ سوار ہو چلیان
ہزارون سے سٹکیان تھے بے انتہا
تھے سونے کے سٹکیان جواہر جدا
چمن تھا جواہر کا مینا نگار
عجب کچھ ہوا تھا تب اُسکا بہار
چھڑیان ہاتھہ مین پادشاہان لئے
تھے موتی مقیش وہ جِس پہ لگے
بڑی شان و شوکت سے لیکر بری
چلے ہین وہ دُلہن کے گھر کو سبھی
جو پونچے ہین گھر مین یہ دلہن کے جا
پری زاد آئے ہین سب پیشوا
وہ دونون طرف سے چھڑیان کھیلتے
چلی سوتیان کے لڑیان کھیلتے
وہ پھر سمدیون کو دئے صندلا تھہ
رکھے چوبے شربت لے آنیکذات
جو تھا رسم سارا لے آئے بجا
وہ پھر بیٹھے سب تخت پر اپنے جا
وہین ناچ کے تئین کرائے شروع
عجب عیش کا وہان ہوا ہے وقوع
کہ جب سمدنان گھر مین پونچی ہین جا
پریان آئے ہین اُن کے سب پیشوا
بچھا پائے انداز ساری وہان
اُنہون کے تئین اُس پہ سے لیگیان
اوسی طور سے کھیلیان وہ چھڑیان
وہ آپسمین آپہی سبھی سمدنان

صندل ہاتھ پھر اونکے تئین کو دئے
وہ شربت پلا اور چوبا رکھے

مزاخین وہ آپسمیں ہیں پھر گئے
وہ پھر ناچ کے تئین کرانے لگے

پھری پھول آئی ہنین سامنے
کہ عاقل کی مان ساس ہے اس لیئے

اور وہ دردسر کا بہانہ کئی
کسے اپنے لوگان ستی نین کہی

ہوا صبح تک وہان سبھی راگ رنگ
سبھی محو تھے تاکہ دیوار و سنگ

کہ جب صبح کو دو گھڑی شب رہی
سبھی سمدنان سمدیان اونگھڑی

رضا لیکے آئے گھرو کے تئین
بھی سو سو کے آرام پائے ہین وہین

در بیان مہندی

نمودار پھر جب ہوا ہیگا....روز
عجب روز تھا عیش کا دلفروز

بھی مہندی بڑی دھوم اور دھام سے
بڑی شان سے اور اکرام سے

دلہن کے وہ گھر سیتی دو لیکے گھر
لے آئے ہین اوس روز باکر و فر

جواہر کی مہندی تھی وہ بے بہا
لگے اوسکو موتی تھے سب جا بجا

ملیدے کے خوانان وہ ہمراہ لے
بھی جو جو لوازم تھے اور رسم کے

وہ دولے کے گھر کو لے آئے ہین تب
بہت عیش و عشرت سے آئے ہین سب

اوسی طور کا وہان ہوا دھوم دھام
کہ ساچق مین جو کچھ ہوا تھا تمام

پریان اور پریزاد آئے تمام
اوسی طور کا عیش پائے تمام

اور اُس روز بھی آئی نین پھولپری
بھی وہ دردسر کا بہانہ کئی

اوسی طرح کا پھر ہوا دھوم دھام   قریب سحر گئے گھرون کو تمام
گئے ہین گھرون کے تئین آرام جا   نمودار ہوی صبح اور شام جا

دربیان شب گشت عاقل شہزادہ

ہوا روز شب گشت کا جب عیان   لگے کرنے خوش وقتی ساری جہان
پری پھول بھیجی ہے دولے کتئین   گھڑے سونے کے تب نہانے کتئین
که اک دولے کا جوڑا تھا بے بہا   تھا موتی ٹکا اور جواہر لگا
تھی گھوڑے کی پاکھر جواہر نگار   وہ دولے کے بھی پھول کو نیک کار
جو تھا رسم بھیجی ہے دولے کتئین   وہ بھیجی ہے عاقل کے ماں پاس وہین

دربیان جملہ معترضہ سمن شہزادہ بہ عاقل شہزادہ

سمن آکے اوس روز عاقل کتئین   لگا بولنے ہو نہایت غمین
تمھین بے مناسب کئے آج ایک   که اسمین نظر بند کی نکلی ہتک
مگر آج کا روز اے بھائیجان   مین کہتا ہوں سو تو میری بات مان
نظر بند کو کسطور سے بھی تو لا   لڑا یا ہے تو مل اوس ستی آج جا
مین یہ بات کہتا ہون سو مان تو   مجھے اپنا کر دوست پہچان تو
که کیا ناخوشی لا کے ڈالی پری   جو اس طرح تم مین جدائی پڑی
نہین تو تم آپسمین تو نیک تھے   دو قالب تھے اور جان تم ایک تھے
یہین حکم کر دیو اب میرے تئین   نظر بند کے تئین جا بلا لاؤن مین

که اوس بن نه سهرا بندھو تم کہین
رکھو یاد یه بات میری یقین

که سهرا انهو کے بندوبات سے
مجھے فکر ہے یه بڑی رات سے

میرے جلوه کے روز دیکھا نہین
وه آئے بن سهرا مین باندھا نہین

خدا نا کرے آگے سے ناخوشی
نہین ہوی ہے بلکه نہین ہووے گی

که جس وقت مین تم په غصه ہوا
تمہین قید جب تھا کیا پادشاه

تب اوسوقت مین بھائی صاحب میرے
میری سب نصیحت کتئین مان لے

تمھارے بلانے کے تئین آپ جا
وه ہمراه اپنے لے آئے بلا

دیکھو کچھه تو اب بھی نہین ہے ہوا
میری بات سن لو برائے خدا

مجھے دوست اپنا پچھانو تمھین
پچھانو اگر نا پچھانون تمھین

پر اتنی سنو بات میری تمھین
وگرنه تو پچھتاؤگی تم یقین

که تب اوسکا حاصل نہین ہوئیگا
مثل کے تئین یاد ہے ایک کہا

که جو وقت جاتا سو آتا نہین
مگر یاد رہتا سخن سب کے تئین

یه میری سنو بات اوسکو بلاؤ
بلاؤ بلاؤ اوسے تم بلاؤ

یه بولا سو مین دوستی سے کہا
که تو سن نه سن اختیار ہے ترا

یه عاقل نے سن کے اوس سے کہا
بھلا ہے بھلا ہیگا اوس سے کہا

سمن بولا تو مت اڑانا اوسے
یه کام آویگی بات آخر تجھے

یه کہکر سمن اپنے گھر کو گیا
جو پھر سہ پہر کا سمایا ہوا

در بیان شب گشت عاقل شہزاده

جمع سب ہوئے سنجھ خانے مین آ
لگا ناچ ہونے کے تئین جابجا
خوشی خرّمی سے جب آئی ہے شب
وہ مُنھہ اپنا خوش ہو دکھائی ہے شب
کیا حُکم اس طور مسعود شاہ
کہ روشن کرو مشعلان جابجا
جلوس شہی کو لے آؤ تمام
دیئو اوسکو ترتیب کرو انتظام
وزیران یہ سُن حکم لائے بجا
کیا او جو کُچھ شاہ نے تھا کہا
جلوس نظر بند و مسعود شاہ
وہ جلدی ستی آکے حاضر ہُوا
نظر بند کے ارکان وزیران جو تھے
سبھی اپنے دلمین پریشان اتھے
وہ آپسمین غم سے تو کُڑھنے لگے
پھر اس طرح سب ملکے کہنے لگے
ہمارے شہنشہ کے تئین یہ پری
کہ وہ کُچھ تو کُچھ دشمنی سے کری
نظر بند کے تئین دیوانہ بنا
اپے سلطنت اوسکی لی بجیا
کہ عاقل بھی اس کام مین ہے دخیل
دیکھو پہلے نفرا تھا اور تھا ذلیل
کہ کیا کیا کپ ہیگا وہ عجیب
وہ آخر نمک پر حرامی کیا
نظر بند اوس سے کیا کیا سلوک
وہ آخر کے تئین شہ سے ہوگئی ہے چوک
وہ ایسے کے تئین کو بڑھانا نہ تھا
اور اپنا مصاحب بنانا نہ تھا
ہمین بولے ہین شاہ سے بارہا
نہین پادشاہ کچھ ہماری سُنا
نظر بند کے لوگ آپس مین تب
وہ اسطور خفگی سے کہتے تھے سب

جو کچھ مُنھ مین آیا سو کہتے تھے وہ
جو القصّہ گئی ہے پہر رات جب
کہ شہزادہ عاقل کے تئین کو نہلاؤ
نہلائے ہین پھر شاہزادی کے تئین
نہایت تب اوس وقت تھا اژدحام
سمن اور اوس کا پدر جا کے وہین
نہایت خوشی مین تھا مسعود شاہ
سمن پھر کہا ہیگا عاقل کے تئین
غرض شاہ لے نام اللہ ..... کا
مبارک سلامت ہوی جا بجا
تمھین اپنے مان پاس جلدیسی جاؤ
پھر عاقل نے وہان سیتی جلدی اُٹھا
پکڑھہ سر پہ منڈف وہ گاتے ہوے
یہ مان دیکھ بیٹے کے تئین خوش ہوی
مجھے یہ بھی دِن کو دکھایا خُدا
غرض مان نے جلدیسے بیٹے کے تئین
پھر عاقل کے تئین کو گلے سے لگا
اور عاقل کے تئین دی ہے مانے رضا
ہمیشہ ہی محزون رہتے تھے وہ
یہ مسعود شہ نے کہا ہیگا تب
پری جو کہ بھیجی سو جوڑا پہناؤ
بھی نہلا کے جوڑا پہنائے ہین وہین
سب اپنے پرائے جمع تھے تمام
لے آئے ہین شہ پاس عاقل کے تئین
کہا دِن دکھایا مجھے یہ خُدا
کہ کیون نین بلائے نظر بند کو ہین
جو سہرے کو بیٹے کے سر پر بندھا
شہنشاہ عاقل کے تئین کو کہا
وہان دودھ کا رسم کر جلد آو
محل مین جو مان کے وہ داخل ہُوا
چلے سات اوسکے بجاتے ہوے
کڑوڑون سے شکر الٰہی ..... گئے
مین کیا شکر اُسکا لے آؤن بجا
پلائی ہے پھر رسم سے دودھ وہین
کہے تیرے تئین ہیگا حافظ خُدا
اوسی طور سے پکڑے منڈف لے آے

اوسی طور گاتے بجاتے ہوئے
سبھی دھوم دھاڑے سے سیراشیان
وزیر و امیر اور سب بادشاہ
بہت خوش ہوا دیکھکر بادشاہ
پھر عاقل کو بولا شہِ بانصیب
مین سونپا ہون تیری تئین بر خُدا
تب عاقل نے تسلیم کر ایکبار
عجائب ہوا ہیگا اوسجا ہجوم
سواری کوی برعماری کیا
کوئی نالکی پر ہوا ہے سوار
کوئی اپنے رت کے تئین کو منگا
وہ مسعود شہ اور سمن اوسکا باپ
نہایت خوشی مین تھا مسعود شاہ
کہون کیا مین اسوقت کا اب سمان
مین کرتا ہون کُچھ مختصر وہانکی بات
وہ ڈولے کا آہستہ چلنا مٹک
تھی شہزادے اوپر نہایت خوشی
بیان روشنی کا مین اب کیا کرون
بھی پونچاے ڈیوڑی تلک لا اوسے
سبھی تھے کھڑے آن کر کنچنیان
گئے لیکے عاقل کے تئین نزد شاہ
لگایا گلے بیٹے کو جلد آ
کہ نصرٌ من اللہ فتح قریب
سوار ہو تمہین اب تو جلدیسے جا
ہوا ہیگا گھوڑے پہ جا کر... سوار
خلایق کا وہان تھا عجب دھام دھوم
کوئی پالکی کی تیاری کیا
کوئی جا کے گھوڑا چڑھا ایکبار
وہ بیٹھا ہے جلدی ستی اُسپہ جا
چلے ڈولے کے تئین پکڑ کر رکاب
وہ کرتا تھا ہر دم مین شکر خُدا
عجب کُچھ خوشی تھی جہان پر عیان
سنو کان دھر کر تم حال برات
وہ سہرے کا مُنھ پر سے پڑنا لٹک
کہ کرتا تھا شکر خدا ہر گھڑی
کہ لکھنے مین آتا ہے مین جو کہون

جہان آنکھ جاتی اتھی روشنی
کہ یہ خوبی دن تین بھی ہرگز نہین
تھے دولے کے سب گھوڑے آس پاس
گلال باڑ تھے وہ بہت بے قیاس
جو اُسکے اطراف تھے خوش چمن
نہایت وہ دلکو لگے خوش لگن
ہزارون سے آگے تھے تخت روان
کہ تھے اوسپہ سب ناچتے کنچنیان
لگے ایکطرف چھوٹنے کو- انار-
لگی تاراسنڈل کی وہ سہری قطار
لگے ایکطرف تہے سبھی ماہتاب
گویا رات کا دن ہوا ہے شتاب
لگے ایکطرف سیتی چھوٹنے کو بان
گئے آسمان سیتی جاکر قران
لگے باجے کیطرح سب باج نے
خوش آواز سیتی بہت ساجنے
عجب کچھ ہوا ہیگا وہان دھوم دھام
نہ ایسا کوی بیاہ دیکھا انام
دیکھو اوسکی یہ اور قدرت کیتئین
چچایان بھی نکلیان تماشیکو وین
پھر عاقل کی مان بھی ہوئی ہے سوار
بھی چنڈول خاصے ہین وہ ایکبار
سمن کی بھی ہمراہ لے مان کیتئین
چلے ہینگے دولہن کے وہ گھر کو ہین
غرض پچھلی جب دو پہر شب رہی
شہر گشت پونچا ہے دولے کا بھی
پریزاد سب پیشوا آئے.... ہین
دہینگانے کو دولے کے اٹھائی ہین
دہینگانے کا بھی رسم جو تھا ہوا
وہ دولے کو راہ چھوڑے ہین جابجا
پریزاد سب مل کے نوشاہ کتئین
لیجا تخت اوپر بٹھائے ہین وہین
بھی مسعود شہ اور سمن کا پدر
سبھی بیٹھے ہین تخت پر آن کر
پریزاد پھر اُن کو شربت پلائے
وہ پھر تہال چوبے کے تئین کو منگائے

تب وہ کھانے اقسام کے لا طعام
بچھا لا کے دستر رکھے ہین تمام
ہر ایک رسم وہان ساز لائے بجا
دئے ہینگے وہ پھول اور پان لا
وہان روبرو ناچ ہونے... لگا
تب اوس وقت پر ایک سمایا ہوا
کہ وہ صبح کے وقت پر رانگ و راگ
لگے پھر وہ گانے کے تئین کو بہاگ
تب اوس وقت پر ایک بنا تھا فرا
وہ لکھنے مین آتا نہین ہے ذرا
عجب تھی زمین آسمان پر خوشی
کہ عالم کے اوپر تھی سب خوّرمی
وہان قاضی کے تئین بلائے ہین پھر
بہت کچھ مہر اوسکا باندہے ہین پھر
پھر انعام قاضی کے تئین کو دئے
خوشی سیتی اوسکو روانہ کئے

دربیان جلوۂ عاقل و نظر بند

گھڑی آئی جلوہ کی جس وقت پر
بُلائے ہین عاقل کو اوسوقت پر
چلا باپ ہمراہ لے عاقل کے تئین
تب عاقل کہا بادشاہون سے وین
تمہارے سے نہین ہے مجھے کچھ حجاب
میرے ساتھ آؤ تمہین سب شتاب
پری اور خاکیان سبھی اوسکے سات
چلے دولے کے سات وہ خوش صفات
سمن کے تئین کچھ نہین تھی خبر
نظر بند کی شادی یہ ہوتی ہے کر
پری سیتی جلوہ یہ ہوتا سمج
چلا ساتھ دولے کے وہ نا سمج
محل مین گیا دولہ لے سب کے تئین
بٹھائے ہین سمدیان وہ دولے کو وہین
ذرا دولے کا حال موقوف کر
ہے دولہن کا اب حال کہنا مگر
لگی رونے دُلہن ہو بے اختیار
وہ غش کہانے کے تئین لگی بار بار

جو نرگس پری اور بھی پھول پری
تھے سمجھاتے اوسکو سمجھتی نہ تھی
اسی طرح سے رات ساری گئی
کہ جب جلوہ کی صُبح ظاہر ہوی
نہلائے ہین اوسکو رسم سے لیجا
مکلل وہ جوڑا پہنائے لے… آ
وہ دُلہن نہایت ہوی تھی تدم
پری پھول نے اُس کے چومی قدم
بلائین لئی اور گلے سے لگائی
بہت ساوہ دُلہن کے تئین کو بنائی
منانے سے کان مانتے دُلہنان
اوسی طور روتی تھی وہ سہ قران
غرض اوسکے تئین جلوہ کرنے لے آ
بٹھائے چھپر کھت پہ پردہ چھوڑا
چھپر کھٹ کچھ ایسا تھا وہ بے بہا
سراپا اوسے تھا جواہر لگا
چھپر کھت کے قسمت کھلے ہینگے تب
کہ وہ ماہ بیٹھی چھپر کھت پہ جب
لگے پھر تو گانے بجانے کے تئین
لگے کنچنیان بہاؤ بتانے کتُئین
عجب کچھ کیان ہین وہ ناز و ادا
ہراک مر انہون پر ہوا ہے فدا
بھی مشاطہ آکر ہوی جب تیار
لگے جلوے کا کرنے کو کاروبار
جو چھپتے سو بی بیان چھپی ہین ہین
لگے ہونگے سب جھانکنے کے تئین
کہ جو جو کہ پھر رسم جلوے کا تھا
وہ مشاطہ تب لائی ہینگی بجا
کلام اللہ اور آئینہ کو دکھائے
اور وہ رسم سے پھر تو مصری چبائے
مچا ہوگا تب رونا بے اختیار
پریان سب لگے رونے کو اکبار
وہ دلہن تو ہو جا کے بے اختیار
لگی رونے کو مثل ابر بہار

تو سمجھانے کے تئین لگی اوسکو ساس
کہے بیبیان ہینگے دولے کو تب
یہ سُنتے ہی دولے کو ہوئے خوشی
خُدا جیسا بر لایا اوسکی... مراد
کہ جب الغرض عاقل نامدار
وہ چنڈول مین تب بٹھائے لیجا
بھی نرگس پری اور عاقل کی مان
لگی رونے دُلہن بہت زار زار
گلے کو لگاتی تھی وہ ہر گھڑی
وہ چنڈول کے تئین کہارون نے آ
پھر عاقل نے وہان سیتی باہر گیا
بڑی دھوم سے عاقل نامدار
لگے بجنے نقارے با زیر و بم
بھی دولے کے گھوڑے کے تب رو برو
تھی عاقل کے اوپر نہایت خوشی
کہ تب تو عجائب ہوا ہے سمان
غرض وہان سے دولہ ٹھمکتا ہُوا

لگا کر گلے بولی مت ہو اوداس
اُٹھا لیئو دُلہن کے تئین گود آب
کہ یہ آرزو اوسکو مُدّت سے تھی
ہمارے بھی دل ویسی ہی ہووین شاد
اوٹھایا ہے دُلہن کے تئین در کنار
وہ گاتے بجاتے ہوئے جا بجا
وہ بیٹھے ہین ہمراہ دولہن کے جا
اوسے ساس سمجھاتی تھی بار بار
تھی سمجھاتی پھر اوسکو نرگس پری
اوٹھائے ہین بسم اللہ کہہ اوسی جگا
بڑی شان سے جاکے گھوڑا چڑھا
چلا جب کہ دلہن کو لے ایکبار
طبل اور شہنائی بھی دمبدم
لگا ناچ ہونے کے تئین دو بدو
برآئی مراد اوسکے دل کی سبھی
تماشا سبھی دیکھے آکے وہان
بڑی شان سے گھر کو پونچا ہے جا

اوتارے ہین چنڈول دیوڑیمین لا
وہان صدقے دُولہ و دُولہن پہ لا
اوسی طور دولے کے تئین کو گہیرہ
اُوتھا گود مین دُولہ دُولہن کو وہین
بٹھایا ہے مسند پہ دولہن کو جب
کہ پلّو پہ دولہن کے جلدی ستی
وہ تھا باوضو جلدی سیتی اُتھا
لے آشیر دولہن کے پاؤن کتئین
طعام ولیمہ پھر حاضر کیے
خوشی سے تب عاقل کے پھر باپ ان
اور وہ ہارے ماندے جو تھی سو اُٹھی
وہ جب الغرض دِن گیا ہے گذر
بھی دُولہن کے تئین لاکے کہانا کہلائے
وہ پرور وہ جوڑے کے تئین تھے گئے
تھی دولہن تو رونے سے بے اختیار
کرون حُسن دولہن کا مین کیا بیان
جہانین جو کچھ حُسن تھا سو تمام
بُلائے ہیں دولے کو پھر اوسبکا
اوتارے بہت کچھ سے بدفع بلا
تو دُولہن کو اپنے اٹھا گود مین
محل مین وہ داخل ہُوا جاکے وہین
تو عاقل کی مان بولی عاقل کو تب
بجا شکر کا لا دوگانہ ..... ابھی
دوگانہ وہ حقّکا لے آیا بجا
دُھلا سارے رسمان بجالائی وہین
سبھی خویش و پیوند کہائی اُسے
لے آئے ہین تب شکر حق کا بجا
کہ یہ ستہ پہر کے تئین جلد سیر
غرض تارے لے سات نکلا قمر
بھی ایک جوڑا اور لاکے تازہ پہنائے
معطر دماغین ہین جس سے ہوے
نہ کھانے سے پینے سے تھا اُسکو کار
کہ لکھنے سے باہر ہے ای سامعان
نظر بند پہ تھا ختم بس و السلام

قیامت ہوا پھر تو اوس کا سنگار جو کوئی دیکھے سو غش کرے ایکبار
جہان مین نہ تھا کوئی ثانی اوسے پریزاد بھی دیکھ... مانے... اُوسے
کہ چرچا تھا اوس حُسن کا درمیان سبھی مان تے تھے اوسے عاشقان
غرض پھر وہ دولہن کو کر کر سنگار چلے لیکو خلوت مین تب ایک بار
بھی دولے کے تئین چھوڑی ہین وہان بُلا کیا تب تو دولے نے شکر خُدا
سبھی لوگ وہان سیتی باہر گئے کوئی جاگتے تھے کوئی سو گئے
کبھی دولہ دُلہن کا تو یہہ سنگار نہ دیکھا تھا در عمر خود ایکبار
اوسے دیکھ غش کر گیا ایک بار پھر آخر کے تئین وہ ہوا ہشیار
جو دولے نے دلہن کو دیکھا خفا پڑا پاؤن پر اور گلے کو... لگا...
کہا مت خفا ہو مین قربان ہون تو شہزادی مین تیرا دربان ہون
غرض اس طرح وہ منانے لگا گلے سیتی اپنے لگانے لگا
بنا پان کے بیڑیان پھر تو وہین کھلانے کو چاہے دُلہن کے تئین
نہ کھائی ہے اور ہاتھ مین نہین لئی اوسی طور سے روتی تھی وہ پڑی
وہ پھر زور سے تب کھلایا اوسے بہت طور سے تب سنایا اوسے
نہین مانی تب بھی وہ با امتیاز تب اُن نے کیا ہاتھ اپنا دراز
یہہ دلہن نے گھبرائی ہے دیکھ حال جھٹک کر دئی ہات اوس کا نکال
تب عاقل نے دلہن سے لٹ پٹ ہوا بڑا کچھ وہ دونون مین جھٹ پٹ ہوا

دلہن کو گلے سے لگا وہ لیا
وہ آپسمین ایسا ہوے ہین وصال
لگا ہے بدن سے بدن لب سے لب
ہُوا ہے جب آپسمین دونون کا لاگ
مُراد آئی دولے کی اوسوقت پر
وہ آپسمین ہین تب ہوے ایک دو
فراغت جو پایا ہے دولے نے وہین
دیکھا توٹ گہنا پہٹا سب لباس
پھر عاقل نے اوسکو بہت سا منا
غرض دولہ باہر گیا فتح ... پا
جو کچھ رسم تھے سو لے آئے بجا
ہنایت ہوی تب سبھون پر خوشی
بھی دلہن کے کپڑے وہ بدلائے ہین
جو پھر ساس سمجھائی دلہن کتئین
کہے گہا برے مت ہو کچھہ غم نکر
سحر ہوی ہے وہ رات جاکر تمام
نیا ایک جوڑا پہنائے ہین ... لا
عجائب دلہن پر سمایا ہوا
دوئی کا وہان کچھ رہا نین خیال
مزا پائے ہینگے وہ دونون عجیب
حیا شرم وہان سے گئی ہینگے بھاگ
جو کچھ چھپتا تھا عاقل شیر نر
کوئی روسپید اور کوئی سرخ رو
منانے لگا ہیگا دُلہن کے تئین
وہ روتی پڑی ہیگی کہوکر حواس
گلے سے لگاکر دلاسا ... دیا
سبھی عورتان آئے ہین اوس جگا
وہین آئی ہے ساس بھی اوسجگا
وہ گائے بجائے ہین از خورمی
نیا گہنا لا اوسکو پہنائے ہین
گلے سے لگائی ہے دلہن کتئین
خدا تجھکو دیوے گا اچھا ثمر
نہلائے ہین دُلہن کو لاکر تمام
سنگارے ہین پھر اوسکو گہنا پنا

تھی دُلہن نے روتی تھی بے اختیار
وہ تھی فکر اور شرم سے زار زار
تھے سمجھاتے لوگان سبھی اوسکو آ
سمجھتے نہ تھے کس ستی وہ ذرا
بھی دولہ تو باہر نہایا ہے جبا
نہایت تھا دولہ خوشی مین بھرا
تیاری گئی ہے پھر عاقل کی ما
کہ تنبول پنجیری کی پھر جابجا
بنا سات اوس کے حریر دکن تئین
بٹائی وزیرون امیرا دکن تئین
پریزادون کے تئین بھی بھجوائی وہ
خوشی کی خبر سب کو کروائی وہ
یہ سُن خوش ہوئے ہین پریزا سب
پریان بھی یہ سُن خوش ہوینگے تب
مبارک سلامت وہ کہلا دیان
کہ تم ایسے لاکہون کرو شادیان

در بیان کنگن یعنے رسم چوتھی

بھی جب سہ پہر کا سمایا ہوا
سمن کو پری پھول بھیجا دیا
سبھی چوتھی کا رسم دے اوسکی ساتھ
بدل بہائے دلہن کی یہ نیک ذات
کہے جاکے دلہن کو ہمراہ لا
کہ کنگن کا جو رسم ہے آج جا
سمن کے تئین کچھ نتھی یہ خبر
نظر بند کے واسطے یہ ہے کر
سمن لیکے ہمراہ رسم و سوم
چلا ہیگا دولے کے گھر کو زدہوم
سمن جاکے پونچا ہے دولے کے گھر
رسم لیکے گھر مین گیا تب مگر
ملا ہیگا نرگس پری سے وہان
کہا کیا سبب مجھکو بھیجے یہان
مجھے بہائی کے بدلے بھیجے سو کیا
بہ مری اور تھی اون کو تھا بھیجنا

کہ مین آدمی ہون براے پری
وہ منھہ دیکھکر اوسکا نرگس پری
کہی کیون سمن تو دیوانہ ہوا
میری بہان سیتی ہوا بیاہ نین
کہا تم پریان کچھہ کیان اوسکے تئین
مین ہمراہ اوسکے رہا سالہا
یہ کہکر ہنسا ہیگا وہ ارجمند
پری بولی آگے کہی تھی تجھے
یہ باتون مین جو تھے کہ عاقل نے آ
سمن دوڑ عاقل کے لگ کر گلے
نظر بند کو کہتے ہین شادی کئے
نظر بند تھی کیا سو سچہ مجہہ کہ زن
پھر عاقل نے تھوڑا سا تب مسکرا
تب عاقل پری اور سمن بھی ہنسے
اور عاقل کی مان سے سمن جا ملا
کہ جو رسم ہمراہ لایا تھا وہ
تب عاقل کی مان نے بہت خوش ہوی

کہ خاکی ہون مین اور وہ آتشی
وہ غصے مین آئی وہ تھوڑا ہنسی
نظر بند کا عاقل ستی بیاہ ہوا
سمن سن کے کرنے لگا آہ وین
نظر بند تھا مرد سمجہہ بالیقین
نہ معلوم میرے تئین کچھہ ہوا
پری بھی ہنسی اوس سے ازبسکہ تند
جو لڑنے کو آیا تھا تو میرے سے
سلام علیکم سمن کو کہا
کہا تم عجب کام ہینگے کرے
مین سمجھا تھا شاید پری کر لئے
کہو میرے لیسے تم اے شاہِ زمن
کہا ہان وہ زن تھی زن بے بہا
کئے بات آخر مین پھر رسم سے
بہی آداب پھر اوسکو لایا بجا
رکھا شاہزادے کے لا روبرو
جو دولہن کے تئین وہ سنوار و کہی

کہ دولے کے تئین کو بھی جوڑا پہنا
وہی طور شب گشت کا تھا تمام
پری جاکے پونچی ہے دلہن کے گھر
بدل سالی کے ہوی ہے نرگس پری
بھی دُلہن کی مہیری کو کہلوائے ہین
غرض مہیریان کھولتے وقت پر
بجالائے پھر سارے رسمون کے تئین
دیوان خانے مین کھیلے مردان تمام
جواہر وہ موتی کے تھے سب چھڑیان
فواکے تھے اقسام اقسام کے
فواکون کے تئین کو دئے پہنا کر
محل اور باہر سبھی تھی خوشی
ہے پھر سپہر شب کا جب وقت ہوا
وہ پھر دولہ دلہن کو رخصت کئے
اوسی طور روتی تھی وہ گلبدن
غرض لیکے دولے نے اپنی بنی
موافق تھی شب گشت کی روشنی
چلے دو گھڑی دن تھا جب کہ رہا
چلے ہین خوشی سے سبھی خاص و عام
چھڑیان لیکے اترے اِدھر اور اُدھر
بڑی دھوم دھام اوس جگہ پر پڑی
مزا بامزا وہ عجب پائے ہین
لگے کھیلنے چوتھی سب خوش ہوکر
لگے چوتھی کو کھیلنے بعد ازین
عجب کچھ خوشی ہوی ہے در خاص و عام
وہ نقشی تھے اور پھول کے تھے چھڑیان
یہ آپس مین ہین کھیلنے کو لگے
چھڑی سیتی کوئی مارے ہین دیکھکر
لگا ناچ ہونیکو از خرمی
سبھون کے تئین نیند فردی مُلا
بڑی شان سیتی وہ رخصت ہوئے
کہ جسطرح بولا ہون آگے سخن
چلا ہیگا پھر گھر کو از خرمی
وہی طور تھی اور وہی دھوم تھی

وہ پھر پونچے ہین دھوم سے گھر مین جا
سبھی سو رہے ہینگے وہ جا بجا

صبح پھر خوشی خرمی سے ہوی
خوشی سے تی رہنے لگے پھر سبھی

نظر بند کی شادی ہوی انصرام
اب احوال آگے کا بولون تمام

نظر بند کی فوج تھی سب ملول
ہمارے یہ شہ پر ہوا کیا نزول

نظر بند کے باپ کا ایک وزیر
نہایت تھا ہشیار وہ بے نظیر

نظر بند کا احوال تھا جانتا
اونے سارے لشکر کتئین کو کہا

کہ رہتے ہو تم کیون ملول وخفا
وہ عورت تھی مین جانتا ہون کہا

جو اوسکے پدر کو نتھا کوئی پسر
تب وہ شاہ عالی نے یہ فکر کر

یہ دختر کے تئین کو بنایا پسر
کیا جانشین اپنا وہ نامور

یہ سن فوج سب خوش ہوی جا بجا
لگے کہنے اب تو ہوا ہے عجب

کدورت ہوی دفع ان کی تمام
وہ پھر خوش ہوے ہین سبھی خاص وعام

پھر عاقل کا معمول یہہ تھا پڑا
نظر بند کے پاس رہتا وہ تھا

پری پاس ہر روز ایکبار جا
تھا بھی دیکھتا کام دربار کا

کئے دن جو گذری ہین پھر اور بھی
عجب سب یہ تھی ان دونون خرمی

دربیان رخصت خواستن قبایل از پھولپری

پری کے قبایل پری سیتی آ
لگے ہینگے رخصت وطن جانیکا

جواب انکو کچھہ دی ہنین نیک بخت
پری پاس عاقل گیا اپنے وقت

پری نے یہ عاقل سے کہنے لگی
کہی میرا جو ہے قبیلہ سبھی
مُبارک تب عاقل پری کو کہا
فراموش کیا شرط اپنی کیا
مین رکھتی ہون کاغذ بمہر و سند
میرے طرف سے جان تیرالجب
تیرے عشقمین مُجھکو ہوتا خلل پڑ
تو عاشق کسیکا تھا مین تیری تھی
اگر شادی تو مجھکو کرتا نہین
یہ عاقل نے سُن معذرت تب کیا
بہت سا زمانہ گیا استداد
نظربند کو جاکے لاتا ہون مین
تو خاطر جمع رہ میری شہ پری
یہ کہکر گیا وہ نظربند کے پاس
نظربند تحقیق ہے تب کہے
وہ پھر ساس سے اپنے جالی رضا
پری پیشوا آ اوسے لے..... گئی

ٹلا ہیگا کیا اپنے وعدے سستی
کہ رخصت وہ منگتے ہین تیرے ستی
پری بولی عاقل ستی سُنکر
نظربند کو جاکے مجھ پاس لا
تو بھولا تو بھولا اے معشوقہ سرد
نہین اتبلک رہتا تو کس جگا
تجھے مارتی اژدھا کے بدل
تیرا کام اس واسطے مین..... کئی
تو مین خاک کر دیونگی سب کے تئین
کیا مین فراموش تھا تب کیا
یہ سُن تیریسے مجھکو آیا ہے یاد
کہ یہ کام دل سیتی کرتا ہون مین
اوسے جاکے مین بھیجتا ہون ابھی
یہ ساری حقیقت کہا حق متنا ،
کہ کاغذ بھی موجود ہے اب کہے
پری پاس گئی ہے سواری منگا
اور اپنی حقیقت وہ ظاہر... کئی

نظربند یہ سُن کے سچ ہے کہی
نظربند کو پھر پری نے .... کہی
میکے لوگ رخصت کو ہین مانگتے
نظربند کہی حکم لے ساس کا
نظربند یہ کہکے رونے ..... لگی
پری پوچھنے مین دئی یہ جواب
نہین تو مین تھی خوب سے دلکشا
نظربند یہ سُن کے سچ ہے کہی
پری نے نظربند سے یہہ کہی
نظربند پری کو دئی ہے نکال
کہی ساس سُسرے سے یہ ماجرا
تو سوکن لے آنے کو ہینگی تیار
کہ اُس کام سیتی ہمین نین خبر
یہ سُن کر نظربند نے چُپ رہی
پری کے کہی باپ اور مان سو وہ
نظربند سے جب کہ وہ یہ سنے
نظربند پھر اونکے تئین کو کہی
پری نے وہ کاغذ کے تئین لا دئی
مُقرّر تو اسبات کو کر ابھی
نہین راضی اسبات پر کر برے
جواب اسکا کل مین دیؤنگی ... لا..
وہ آنسو سے منھہ اپنا دہونے لگی
کہ تو نے کئی میرے تئین کو خراب
پری بولی قسمت مین تھا سو لکھا
جو تقدیر مین میرے تھا سو یہی
کہ کاغذ میرا دیو مجھکو ابھی
اور وہ اپنے گھر کو گئی خوش خصال
اُنہون نے ہمین کچھ خبر نین کہا
ہمارا گیا کیا ہے اے کامگار
تیرے دلمین جو کام آیا سو کر
پری پاس پھر صُبح کے تئین گئی
پریکو میرے شاہ کے تئین کو دو
کہے ہم سے کیا کہتی ہو تُم برے
مضائقہ کچھ اسبات کا نین ہے جی

سمن کے تئین ایک بیٹی دئے
بہیرے شاہ سے اسکی نسبت سجے

تعجب کئے سن کے یہ بات وہ
لگے کہنے کے تئین پھر اوس سات وہ

ہمین جانتے تھے کہ نرگس پری
وہ بیٹی ہمارے جو وہ گھر مین تھی

اوسے تو ہمین شاہ عاقل لئے
جو اک خاکی کے تئین اٹھا کر دئے

اوسے تو ہمین اپنی نین جانتے تھے
جو آپی اوسے ہم تھے جنکو دئے

اور عاقل نے اوس جن کے تئین مار ڈال
ہمارے سے ہم کو ملایا ہے لال

کہ یہ بات اب اوسکے ہے ہاتھ مین
پوچھا اوس کو ہم بھیجتے بات مین

بھی نرگس پری کو بلایان ہے وہ
پری پھول کے تئین پوچھایان ہین وہ

پری پھول نے سن کے شرمائی ہے
بہن کے تئین کچھ نفرمائی ہے

بہن بولی خاموشی نیم ہے رضا
کہی آکے اس طرح سے باپ ما

یہ سنکر ہوے راضی ہین باپ و ما
نظر بند کو اس طرح وہ کہا

کہ اک روز بہتر سے تقرر کرو
یہ شادی کو تم ہی تقرر کرو

نظر بند یہ سن بہت خوش ہوی
جو پھر وہان ستی اپنے گھر کو گئی

کہی ساس سسر سے وہ ماجرا
انہون بولے جو ہیگی تیری رضا

دربیان شروع شادی پھول پری بہ عاقل شہزادہ

وہ دن جا کے جب دوسرا دن ہوا
نظر بند لے ساس سے پھر رضا

وہ ہے پھول پری کے گئی گھر کے تئین
لگی اس طرح سے وہ کہنے کو دین

کہی اور پری کے وہ مان باپ سے
مُبارک بہت بہتر ہے آج روز
اُنھون بولے مختار ہے اسمین تو
نظربند سارے پریزاد دل
کہ جب سہ پہر کا ہوا ہے سمان
بڑی دہوم سے اوسکو منجہ بٹھائے
وہین دوسرا روز دولے کے تئین
نظربند کے شادی کا جو دہوم دہام
لگے تورے بٹنے کتئین کو تمام
اوسی طرح سے ناچ اور روشنائی
اوسی طرح سے رسم دونون طرف
بڑی دہوم سے پہر تو نکلی برات
بڑے دہوم سے پہر تو باندھے نکاح
وہ پہر جلوہ کے تئین دئے ہین وہین
پہر آئینہ قرآن دکھلائے ہین
جو پہر وقت رخصت کا آیا ہے وہین
اوٹھا گود مین دولہ دلہن کے تئین
کہ مین آئی ہون شادی کے واسطے
کہ دلہن کا منجہ کرو دلفروز
تو چاہینگی جس روز اس بات کو
ہوے ہین وہ راضی جو ہو ایک دل
دلہن کو لیجا کر نہلایان پریان
جو کچھ رسم تہا سو وہ سارے کرائے
بٹھائے ہین منجہ اوسی طور وہین
لگا اوسمین ہونے کتئین کو تمام
لگے جوڑے پلنے کتئین خاص و عام
اوسی طور کی دہوم ہونے لگی
اوسی طور سیتی خوشی ہر طرف
کہ لکھنے مین آتی نہین اوسکی بات
ہوی تب ہے دولے کو دلہن مباح
جو کچھ رسم تہے سو کئے ہین وہین
وہ پہر رسم مصری بجا لائے ہین
لگے لوگ رونے کہ دلہن سکے ہین
چلا جون کہ بلبل چمن کے تئین

وہا ڈول ہین پھر بٹھا یا لیجا
نظر بند بھی بیٹھی ہے تب اوسمین جا
چلا ہے بنالے بنی کے جو تئین
بہت دہوم سے شہ پری کتئین
بہت دھوم سے پونچے ہین گھر کو جا
وہ دولے کو پھر ایک دوکھہ آپڑا
طعام ولیمہ دیئے ہینگے پھر
سبھی کہائے ہین اور پئے ہینگے پھر
دھلائے ہین دلہن کے پا دودھ سے
کئے سب کو خوش بخشش و جود سے
ہوی شب گیا ہیگا جب دن گذر
ملے ہینگے آپس مین شمس و قمر
ہے کئے طرح سے اُن ہین کُشتی ہوی
چھٹا پٹ سے آخر کو دوستی ہوی
پہٹا ہیگا سارا لباس دُلہن
سبھی گھنا ٹوٹا ہے تا نور تن
تب عاقل نے ہو جنگ کیتئین تیار
چلا ہیگا لڑنے کے تئین شہسوار
چلانے ہین تھا تیر کے اوستاد
چلایا ہے وہ تیر کو ہو کے شاد
کہ جو شاہ رگ کے تئین تھا تکا
اوسی جاے پر تیر بھی جا لگا ؛
ہوا ہیگا عاقل نے تب شاد و شاد
پری کی بھی برآئی دلکی مراد
نہایت وہ دُلہن ہوی شرمسار
ہوا ہیگا لالہ کا وہان اک بہار
تب عاقل نے اوس جنگ مین پایا ظفر
جو باہر گیا وہان ستی جلد تر
سبھی عورتان آیان دلہن کے پاس
خوشی سیتی پھر آئے ہین اوسکی پاس
جو کچھ رسم تھا سو بجا لائے ہین
خوشی سے بجائے دم اور گائے ہین
خوشی سیتی وہ رات جا دن ہوا
رسم سے دلہن کو نہلائے ہیجب

بھی دولے نے حمام باہر کیا
نہایت خوشی سے پھر عاقل کی مان
حریرے بتاشے بنا کر تمام
پریزادون کو پھر وہ بھجوائی ہے
انہو دیکھکر وہ بہت خوش ہوے
کہ جب وقت پھر سہ پہر کا ہُوا
پری کی قرابت سے کوئی خوش نہاد
وہ آئے دُلہن کے بُلانے کے تئین
غرض پھر بڑی شان و شوکت ستی
نظر بند بیگم وہ نرگس پری
پھر عاقل کی مان بھی ہوی ہیگی سات
غرض پونچے ہین گھر مین دولہے جا
لگا ہونے کے تئین رسم و رسوم
بھی دلہن کے میرباین کہلائے ہین وہ
لگے کھیلنے چوتھی سب جا بجا
ہوا ہے بڑا ناچ و رنگ دھوم دھام
کہ تھا تہ پہر رات لگ یہ سما

نہایت خوشی خورمی مین وہ تھا
کئی حکم تنبول پنجیری کا وہان
لگی بانٹ نیکو وہ ہر خاص و عام
مُبارک سلامت وہ کروائی ہے
مُبارک سلامت انہو بھی کئے
تیاری ہوی چوتھی کی جا بجا
برادر چچا زاد...... یا خالہ زاد
بڑی شان سیتی لیجانے کتئین
وہ دولہ دلہن کی سواری چلی
دلہن کے وہ ہمراہ ہوی او گھڑی
چلا شاہ مسعود بھی نیک ذات
چھڑیان سے ملے ہینگے آپسمین آ
بڑا اسا ہوا ہیگا وہان ایک ہجوم
جو کھانا سبھون کو کھلائے ہین وہ
سبھی باہر اور گھر مین ہر ایک جا
سبھی انس و جن پر خوشی تھی تمام
پھر آپسمین رخصت لئے ہینگے آ

جو پھر دولہ دلہن کو رخصت کئے
جواہر بھی اور اُن کو خلعت دیئے
چلی ہنسکے پھر گھر کو دولہ دلہن
گویا نکلا شب گشت ہے جو گُدن
خوشی سے غرض پونچی ہین گھر کو جا
سبھی ماندے تھے سو رہے جابجا
اوٹھی ہنسکے پھر صبح کو از خوشی
عجب دن وہ گذرے ہین از خُرّمی
پری کی بھی شادی ہوی اب تمام
سبھون کی مراد آئی ہے لاکلام
پھر عاقل کا معمول یون تھا پڑا
کہ رہتا تھا ایک رات اک پاس جا
نظر بند کے پاس ایک شب رہے
پری پاس جا دوسری شب رہے
پری پاس جاتا تھا از ناخوشی
یہ کہتا نتھا یہ حقیقت کبھی
خوشی خورمی سے وہ رہنے لگے
خوشی سیتی وہ دن گذرنے لگے
جو گئے روز پھر کر گئے ہین گذر
پری اور خاکی کہے ایک سر
بہت دن ہوے چھوڑ اپنا وطن
ضرور ہیگا جانا ہمین گھر گُدن
پری سے پری کا قبیلہ کہا
پھر عاقل سے اوسکے کہے باپ ما
کہ ہجرت کا یہ جو سُنے ہین سخن
لگے رونے آپسمین سب مرد و زن
لگی رونے نرگس پری بھی جُدا
کہ ماں باپ سیتی بچھڑنا پڑا
پریون کی تو جو کچھ تیاری نتھی
جو رخصت کے تھے منتظر وہ سبھی
مگر شاہ مسعود اوس کا محل
تیاری لگی ہونے اُن کے بدل
سمن اور جو اوس کے مادر پدر
لگی ہونے تیاری اُن کی ادھر

سمن اور جو اوس کے مادر پدر   لگی ہونے تیاری اونکی ادھر
پھر عاقل نے سب لوگون کے تئین بُلا   کہا ہیگا اُن کے تئین بر ملا
کہ چہتے ہین رخصت سیر کے باپ مان   سوئے شہر موگرایل سب کو کہا
شہون کے سفر کی تیاری کرو   بہت جلدی سیتی خبر مجھکو دو
پھر عاقل سبھی ملک پر خط لکھا   کہ اس طرح سے آتے ہین بادشاہ
کوئی چیز کی تصدیع ہونے نہ دو   خبردار تم یاد اسکو رکھو
وہ ایک ماہ کے بعد سب آن کر   یہ عاقل کے تئین کو دئیے ہین خبر
سفر کی سبھی چیز ہینگی تیار   یہ سُن خوش ہوا عاقل نامدار
وہ پھر باپ مان کو بھی ظاہر کیا   یہ سُن وہ بھی خوش ہو دیے ہین دعا
تب عاقل بھی مان اوسکی رونے لگی   غم ہجر کو دلمین بونے ...... لگی
پھر عاقل کو مان نے لگا کر گلے   کہی پھر جدائی ہوئی ہے ہمین
جو دو دن ہمین ملکے تھے تیر لیے   فلک یہ بھی چاہا نہین ہے برے
یہ سُن باپ کو بھی لگا ہے بُرا   وہ تھوڑے سے آنسو دیا ہے بہا
غرض ایک دِن وہ مُقرر کئے   نکلنے کے تئین وہ مقرر کئے
یہ پھر اطلاع وہ سمن کو کیا   سمن آکے عاقل سیتی یہ کہا
وہی روز مین بھی مُقرر کیا   کہ مین چلنے کے تئین تقرر کیا
سمن پھر لگا رونے کو کوک مار   ہوا ہیگا عاقل بھی بے اختیار

اسیطرح سیتی وہ سب دن گئے جو دن وعدے کا پونچا ہے آن کے
تب عاقل کے مان باپ ہوکر سوار پریزاد کے پاس گئے ایکبار
نظربند و عاقل بھی ہمراہ تھے وہ آپسمین سب رخصت ہونے لگے
گلے لگ کے عاقل کے مانباپ کے پریان اور پریے سارے رونے لگے
پری پھول پھر یہ مقرر کئی وہ سسرال اپنے کہنے لگی
میرے دلمین آیا ہے اسطرح سے کہ ہر مہ مین ایکبار ہم سب ملے
وہ پھر ساس سسر سے یہ کہنے لگی کہ مین تخت اڑنیکا بھیجواؤن گی
تمھین اور جو چاہے سو ہو سوار رہلو روم مین ہم سے آ ایکبار
یہ سنکر بہت خوش ہوئے وہ تمام وہ رخصت ہوئے ہینگے پھر نیک نام
سمن اون کے مانباپ نرگس پری کہ اُن سب کو بھی پھر تو رخصت کئی
کھٹول نے مین جو بیٹھ کر وہ اڑی سواک آن مین گھر مین داخل ہوی
تب عاقل نظربند اور پھولپری تھے ہمراہ مسعود شہ کے سبھی
نہایت یہ عاقل کو دشوار تھا بچھڑنا تو مان باپ کا بار تھا
غرض جاکے یہ پہلے منزل مین سب رہے ہینگے یہ جا ٹھہر شب کی شب
صُبح کو وہ آپسمین رخصت ہوے لگا ہیگا عاقل نے مان کے گلے
لگی مان نے رونے کو بے اختیار لگی کہنے اِس طور سے بار بار
کہ رٹتے سو رات آئی تو نین سے ڈر بچھڑنا بہت شاق ہے اے پسر

وہ بہوؤن کو بھی پھر لگا کر گلے
سبھون کو خدا کے حوالے کئے

زمانت کا بازو پہ باندھے ہین پھر
زمرد و یاقوت و لعل و گہر

وہ پھر بعد عاقل کو مسعود شاہ
گلے کو لگا لیکے رونے لگا

لگایا ہے بہو کے تئین پھر گلے
وہ روتے ہوے سارے رخصت ہوے

بھی مسعود شہ اور اُس کا محل
وطن کے تئین گئے ہین وہانسے نکل

پری اور نظر بند و عاقل تمام
وہ آئیے مکان پر ہو ایکدل تمام

پریان اور پرے چڑھ کے تخت روان
گئے اپنے شہرون کے تئین اوس زمان

پھر عاقل نے بصرے مین چند رہا
کہ اوسجا پہ کچھ بندوبست اوسکو تھا

وہ پھر عامل بصرے کے تئین بُلا
دیا اوسکی منصب کے تئین کو ڑہا

سبھی صاحب کارخانون کے تئین
کیا خوش بہت دے کے انعام ہین

کئے روز کے بعد وہ شہریار
منگا روم جانے کے تئین نامدار

پری اور نظر بند سیتی کہا
ارادہ میرا اب تو ہے کوچ کا

وہ سُن بولے تابع ہین ہم حکم کے
کہ جسوقت چاہے تو چل تو برے

پری بولی لشکر کے تئین کو تمام
روانہ کرو تم سبھی خاص و عام

نظر بند اور تم میرے در محل
چلو ٹھیکرا اور اوسمین نہین کچھ خلل

کہ جس طرح سیتی ہوا آتے وقت
اوسی طور سیتی چلو جاتے وقت

یہ راضی ہوے سُن نظر بند شاہ
غرض کوچ کا وقت پوچھا ہے آ

اوسی طور لشکر روانہ کئے
محل مین آپ بیٹھکر چل دیے
سو منزل بمنزل چلے ہینگے وہ
کئی روز مین پونچے ہین روم کو
ہوی ہے وہان تب خوشی خرّمی
لگا جشن ہونے کے تئین ہر گھڑی
کہ جس وقت تہا وہان سے عاقل چلا
بلاکر خردمند کو تب کہا
کہ اسطور اس طرح کا ایک محل
بنادے مرے تئین کو تم بے بدل
جو چاہے سو لیو خزانے سے تم
بندہا دیو یہ کارخانے سے تم
خردمند اوسجا بندہاکر محل
رکہا تہا وہ عاقل لئے بے بدل
اوسے دیکہکر عاقل نامدار
بہت خوش ہوا ہیگا بے اختیار
کہا ہے پسند اوسے دیکہکر
نظربند کے تئین دیا ہے سگہر
پری کے تئین بہی دیا ہے محل
خوشی سے لگے رہنے کو بے خلل
سبہی عالم روم دیکہے سُنے
نظربند کو عاقل سے شادی کئے
بہت دلمین حیران اپنے ہوے
یہ آخر کے تئین سُنکے چُپ ہو رہے
پہر عاقل ہوا روم کا بادشاہ
سبہی حکم احکام کرنے لگا
لگے عیش سے دن گذرنے کیتئین
لگے خلق پر رحم کرنے کے تئین
یہ عاقل بجالایا شکر خدا
جو اوسکا ملا دلکا سب مُدّعا
نظربند کے پاس اک شب رہے
پری پہول کے پاس ایک شب رہے
اوسی طور سے روز تہوڑے گئے
پری اور نظربند سے عاقل کہے

Checked
1987

که شاہون ستی ہم گئے تھے جو شرط
بجالانا اوسکے تئین خوش نمط
انھون سُن کے بولے بہت خوب ہے
کہ یہ فکر تو دلکو محبوب ہے

در بیان طلبیدن عاقل پدر و مادر و شاہان را

پھر عاقل نے مانباپ کو خط لکھا
وہ آداب و تسلیم خط مین لکھا
لکھا خیریت سیتی ہم روم کو
جو پونچے ہیں آکر ہم اس بوم کو
وہ بعد از ستی اس طرح سے لکھا
کہ ایک تخت مین ہون دیا بھیجوا
کہ حضرت بھی اور والدہ بھی سوار
جسے چاہے اوسکو بھی کر لیو سوار
جو وعدہ کئے تھے سو لانا بجا
ہمین آپ کو چھتے ہین دکھیا
یہ خط لکھ کے تب عاقل نامدار
وہ خط پر کیا مہر کو ایکبار
پری پاس سے مانگ لے اک پرا
دے تخت اوسکے ہمراہ روانہ کیا
سمن کو بھی اسطور سے خط لکھا
پری کے قبیلہ کو بھی خط لکھا
جو عاقل نے شاہون کو خط لکھ چکا
تیاری وہ پھر جشن کی یہان کیا
جو کچھ جشن کے تھے لوازم تمام
مہیا کیا ہیگا وہ نیک نام
خطین پونچے ہین جبکہ شاہونکو جا
تہیّہ کئے وہ بھی سب چلنے کا
جو عاقل نے وعدیکا دن تھا لکھا
اوسی روز پونچے ہین سب جلد آ
مُہیّا یہان تھا سبھی کار جشن
ہُوا ہیگا پھر گرم بازار جشن
لگے کھانے پکنے کے تئین جابجا
لگا ناچ ہونے کے تئین ہر جگا

RARE BOOK

ہر ایک مہ مین اسطرح سے بار بار
مقرّر کئے جشن وہ نامدار
جو ملنے کا ملنا ہے آپسمین سب
خلل نین کسی بات کا جسمین اب
اسی طور سیتی وہ رہنے لگے
مدام اس طرح دن گذرنے لگے

در بیان تولد شدن پسر بہ نظر بند بیگم وغیرہ

گئے روز کے بعد ایکبارگی
نظر بند بیگم ہوی کاهلی
لگے اوسکو اروے رہاہے حمل
کہ خورشید داخل ہوا ہے حمل
یہ سُن خوش ہوے ہینگے سب ایکبار
ہُوا روم مین جشن سب آشکار
خوشی ہوی ہے عاقل کے اوپر بڑی
غرض نو مہینے گئے از خوشی
خوشی خُورّمی سے تولد ہوا
نمط مہ کے شہزادہ فضل خُدا
بڑی دھوم کی پھر تو شادی ہوی
سبھی مُلک اوپر مُنادی ہوی
سبھی شادیانے خوشی کے بجے
سبھی نظرین لے کے حاضر ہوے
مین کیا اوس خوشی کا لکھون مین بیان
قلم مین وہ لکھنے کی طاقت کہان
اگر وہ لکھے جاویگی داستان
کبھو نا تمام ہووے گی داستان
وہ پھر بعد کئے روز کے پھولپری
جنی ہیگی بیٹا ہوئی ہے خوشی
سمن اور نرگس کو دختر ہوے
بہت خوب سے نیک اختر ہوے
گئے گھر کو نرگس پری کے تمام
کئے دھوم سے شادی وہ نیکنام
اسی طور سیتی گذرنے لگے
خوشی سیتی ملکر وہ رہنے لگے

نظر بند کے بیٹے کو مسعود شاہ   کیا جانشین اور آپ لے گیا

در بیان خاتمہ کتاب گوید

بحمد اللہ قصہ ہوا ہے تمام   بحق محمدؐ علیہ السلام ؛
کہ جس طرح سے اونکی آئی مراد   ہمارے بھی اللہ کرے دلکو شاد
بحق رسولؐ و بآل رسولؐ   بحق علی و بحق بتول ؛ ؛
میرے دین و دنیا کے مطلب تمام   برآوین بحق نبی ؛ و امام ؛ ؛
مجھے دنیا اور دین مین چین دے   بحق ائمہ و حسنین کے
تیرے پاس مانگونگا جو مین دعا   بحق محمدؐ اوسے کر روا
نکر مجھکو مایوس اپنے ستی   بحق نبیؐ و بہ آل... نبیؐ
خدا دین احمدؐ کے تئین زور دے   سبھی کفر کو توڑ کر توڑ دے
مجھے شعر مین راہ نہین ہے ذرا   مین تکلیف سے ایک کے یہ کہا
یہ قصہ کے تئین سیر جو کوی کرے   مجھے یاد نیکی سے ہر کوئی کرے
پڑے فاتحہ اک میرے واسطے   نہ اسبات مین کوئی بخیلی کرے
یہ قصہ پڑہے جو لکھے جو سنے   خدا و نبیؐ اوسکے تئین خوش رکھے
یہ حاصل ہوا ہیگا جب مجھکو گنج   تہا سن یکہزار و دو صد بست و پنج ۱۲۲۵
شروع جو کیا مین یہ قصہ کے تئین   تہا بارہ سے بائیس وہ سن یقین ۱۲۲۲
مین چھوڑا تھا آدھا بنا کر اوسے   جو کچھ فکر مجھکو پڑی آن کے

ہوا ہے بفضل خدا ایہہ ... کلام
سن بارہ سے ۱۲۲۵ بیست و پنجہین تمام
شروع سے پکڑ کر مین تا اختتام
بنایا ہو نہین پنج مہ مین تمام
ہے مولود میرا غلام حسین
مدد مین میرے ہین امام حسینؑ
او عبد الحسن بھی میرا نام ہے
یہی نام سے مجھکو اکرام ہے
تخلص تو میرا محمدؐ ہوا
غلام اب مین تیرا محمدؐ ہوا
مجھے آسرا ہیگا سنیو یہی
محمدؐ و آل محمدؐ نبیؐ
یہی چاردہ کو مین ہون جانتا
سوا اسکے کس کو نہ پہچانتا
ہے بعد از میرا شاہ عالی مقام
وہ عباس علی جس کا ہون مین غلام
الٰہی بحق ہمہ کلہم
میرے پر تو کر فضل و رحم و کرم
بھی اول جمادی کی تاریخ چار
ہوا ختم یہ قصۂ نوبہار
تہا پنجشنبہ کا روز سعید
ہوا ختم یہ قصۂ با امید
محمدؐ نے طول کر اسکو بس
ہوس ہے تو تجھکو نہین قدر بس
کیا ہون مین اب ختم قصہ کی بات
کہو آل احمدؐ پہ ہر دم صلوات

تمت ۲۵ ۳ ۱۲۵۵ بماہ ذی الحجہ ۹ باختتام رسید

قطعہ

اے شاہ رعیتون کا تو کہتا ہے بہت غم
اے داد یہ کچھہ شاہون کا قاعدہ ہے رسم
تو حال سون غریبون کے الطاف اٹھا
رہے تخت و تاج و دولت و اقبال تجھہ ہم